وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

سُنن الکُبریٰ بیہقی (مترجم)

مُؤلف

لامام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی

المتوفی ۴۵۸ھ ہجری

مُترجم

حافظ ثناء اللہ

نظرثانی

مولانا افتخار احمد

جلد یازدہم

حدیث: ۱۷۷۰۱ —— ۱۹۷۲۶

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: ---------- السنن الکبریٰ للبیہقی مترجم

مترجم: ---------- حافظ ثناء اللہ

ناشر: ---------- مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: ---------- لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

فہرست مضامین

کِتَابُ السِّیَر
سیرتوں کا بیان

- عالم کی پیدائش کا بیان (خلق کی ابتداء کیسے ہوئی؟) ۲۵
- بعثت اور وحی کی ابتدا کا بیان ۳۵
- فرض کی ابتداء نبی ﷺ پر ہوئی۔ پھر لوگوں پر اور جو آپ ﷺ کو تبلیغ رسالت میں اپنی قوم سے تکالیف پہنچیں ان کا اختصار کے ساتھ بیان ۳۸
- ہجرت کی اجازت کا بیان ۴۵
- قتال کرنے کی اجازت کا بیان ۴۹
- مشرکین سے درگزر کے منسوخ ہونے اور ان سے قتال کی نہی کے منسوخ ہونے کا بیان اور حرمت والے مہینوں میں قتال کرنے کی ممانعت کا بیان ۵۳
- ہجرت کی فرضیت کا بیان ۵۷
- مستضعفین کے عذر کے بارے میں حکم کا بیان ۶۰
- جو اپنے گھر سے ہجرت کے لیے نکلے اور اسے راستے میں موت آجائے ۶۴
- مشرکین کی بستی میں اس آدمی کو ٹھہرنے کی اجازت جس پر فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو ۶۴
- جو آدمی اس بات کو ناپسند کرے کہ جس زمین سے اس نے ہجرت کی ہے اسی میں اس کو موت آئے اس کا بیان ۷۲
- ہجرت کے بعد اعرابی بننے کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے ۷۷
- فتنوں کے زمانے میں اس بارے میں جو رخصت آئی ہے اس کا بیان اور جو اس کے ہم معنیٰ کے بارے میں وارد ہوا ہے ۷۷

جہاد کی فرضیت کی دلیل کا بیان ۷۸
کن پر جہاد کرنا واجب نہیں ۸۲
جس کو جہاد چھوڑنے میں بڑھاپے، بیماری، اپاہج پن یا دائمی مرض کا عذر ہو ۸۷
جو خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں پاتا ۹۱
مقروض آدمی قرض خواہ کی اجازت سے جہاد کرے گا ۹۲
جس آدمی کے مسلمان والدین زندہ ہوں یا ان میں سے ایک زندہ ہو تو وہ ان کی اجازت کے بغیر جہاد نہیں کرے گا ۹۳
جو مسلمان لڑائی میں اپنے باپ کے قتل سے پرہیز کرتا ہے، اگرچہ وہ اس کو قتل بھی کر دے تو کوئی حرج نہیں ہے ۹۶
مزدوری لینے کی کراہیت کا بیان اور بادشاہ کی طرف سے اس میں رخصت کا بیان ۹۸
غازی کو تیار کرنے اور اس کو بھیجنے والے کے اجر کا بیان ۹۹
غزوہ میں اپنی خدمت کے لیے کسی کو اجرت پر رکھنا ۱۰۲
حکمران لشکر کو گھر واپسی سے نہ روکے ۱۰۲
جس پر جہاد فرض نہیں اس کا جہاد پر جانا ۱۰۴
حکمران جن لوگوں سے کسی بھی حال میں نہیں لڑ سکتا ۱۰۷
مشرکین سے مدد حاصل کرنے کا بیان ۱۲۴
جہاد کن مشرکوں سے شروع کیا جائے ۱۲۷
مسلمانوں کی پہرہ داری کی ابتداء کن اطراف سے کی جائے ۱۲۹
سپہ سالار کا دشمن کو روکنے کے لیے اس کے آنے سے پہلے قلعہ، خندق اور دوسری رکاوٹیں تیار کرنا ۱۳۱
امام پر واجب ہے کہ وہ خود لڑائی پر جائے یا لشکروں کو ہر سال روانہ کرے تاکہ مسلمانوں کی بہتر نگہداشت ہو سکے اور ایک پورا سال جہاد بند بھی نہ رہے مگر کسی عذر کی وجہ سے ۱۳۲
سپہ سالار کچھ مسلمانوں کو اپنے ساتھ محاذ پر لے کر جائے گا اور کچھ کو گھروں میں چھوڑے گا جو گھروں کی حفاظت کریں ۱۳۳
لشکر کے معاملات میں حکمران کی ذمہ داری ۱۳۴
دو بھلائیوں میں سے ایک کی امید رکھتے ہوئے خود کو لڑائی کے لیے پیش کرنے والا ۱۴۲

- اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵] ''اور اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو!'' کا بیان ۱۴۶
- احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ۱۴۹
- جہاد کے لیے نکلنا اور جس بنیاد پر کہا گیا ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے ۱۵۱

سیرت کے ابواب کا مجموعہ

- بتوں کے پجاری مشرکوں کے ساتھ آپ کا طریقہ کار ۱۵۲
- اہل کتاب کے ساتھ آپ کا طریقہ کار ۱۵۷
- جہاد میں مشرک دشمن کا مال اس کے قاتل کا ہوگا ۱۵۸
- غنیمت اس کے لیے ہے جو جنگ میں شامل ہو ۱۵۹
- لڑائی والے علاقہ میں لشکر ہو اور ایک گروہ کو ارد گرد کسی علاقہ میں روانہ کریں اس گروہ کو یا لشکر کو مال غنیمت حاصل ہو تو کیا کیا جائے ۱۶۲
- گھوڑ سوار اور پیدل کا حصہ ۱۶۳
- گھوڑوں کی فضیلت کا بیان ۱۶۳
- گھوڑے کے دو حصے ہیں ۱۶۵
- اگر لڑائی میں عورتیں بچے اور غلام شریک ہوں ۱۶۶
- ذمی سے مشرکوں کے خلاف مدد لے کر ان کو تھوڑا سا مال عطیہ دینا ۱۶۸
- دشمن کے علاقہ میں مال غنیمت تقسیم کرنا ۱۶۹
- لشکر کا کھانے کا انتظام کرنا اور جانوروں کے لیے چارہ حاصل کرنا ۱۸۲
- دار الحرب میں طعام کی خرید و فروخت کا حکم ۱۸۵
- دار الحرب میں کھانا وغیرہ باقی بچ جائے ۱۸۶
- مال غنیمت کے طعام سے تقسیم سے پہلے لینا منع ہے ۱۸۸
- امیر کی اجازت کے بغیر مال غنیمت سے اسلحہ وغیرہ لینا ۱۸۹
- ضرورت کے وقت مال غنیمت کے استعمال میں رخصت ہے ۱۹۰

- جب امیر کسی قوم پر غلبہ پائے تو وہاں تین دن قیام کرلے ۱۹۱
- مغلوب قوم کے بچوں کے ساتھ کیا معاملہ ہو ۱۹۱
- مغلوب کے بالغ مردوں کے ساتھ کیا کیا جائے؟ ۱۹۳
- مشرک قیدیوں کو مثلہ کیے بغیر قتل کرنے کا بیان ۲۰۸
- کافر کو قیدی بنانے کے بعد باندھ کر نشانہ بنانے سے منع کیا گیا ہے ۲۱۲
- مشرکین کو قیدی بنانے کے بعد آگ سے جلانے کی ممانعت ۲۱۴
- قیدی پر غلام کے احکام جاری ہوں گے اگرچہ قید کے بعد اسلام قبول کر بھی لے ۲۱۷
- کس پر غلامی کا اطلاق کیا جائے گا ۲۱۸
- لڑائی سے بھاگنا اور ایک کا دو کے مقابلہ میں ڈٹ جانا ۲۲۴
- جو قتال کے لیے یا اپنی جماعت سے ملنے کی غرض سے مڑے اس کا بیان ۲۲۶
- عورتوں، بچوں کو قصداً قتل کرنے کی ممانعت کا بیان ۲۲۸
- عورتوں، بچوں کا قتل رات کے وقت اور حملہ کے موقع پر بغیر کسی ارادہ کے اور رات کے موقع پر قتل کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے ۲۳۰
- کعب بن اشرف کے قتل کا بیان ۲۳۷
- جنگجو عورت کو قتل کیا جائے گا ۲۳۹
- درختوں کو کاٹنے اور گھروں کو جلانے کا بیان ۲۴۲
- جس نے درخت کاٹنے اور جلانے سے ہاتھ کو روک لیا جب قوی امکان ہو کہ یہ دار اسلام یا ذمی لوگوں کے پاس رہیں گے ۲۴۸
- جاندار چیز کو صرف کھانے کی غرض سے شکار کیا جا سکتا ہے ۲۵۰
- حالت قتال میں چوپائے کو ذبح کرنے کی رخصت ۲۵۳
- قیدی کو باندھا جائے ۲۵۶
- جو لڑائی میں حصہ نہ لے اسے قتل نہیں کرنا چاہیے جیسے پادری یا کوئی بوڑھا وغیرہ ۲۵۹
- جس نے لڑائی نہ کرنے والے کے قتل کو جائز خیال کیا اگرچہ وہ کسی دوسرے کام میں ہی مشغول کیوں نہ ہو ۲۶۴
- غلام کی پناہ کا بیان ۲۶۸

عورت کی پناہ کا حکم ۲۶۹
پناہ کیسے دی جائے؟ ۲۷۳
قلعے والوں کا امام یا غیر امام کے حکم پر اترنا جب کہ اسے امن دیا جائے ۲۷۵
حربی کافر جو مسلمان کو قتل کرنے کے بعد اسلام قبول کر لے اس پر قصاص نہیں ہے ۲۷۷
دشمن کے علاقہ میں کئی افراد یا اکیلے آدمی کا غزوہ کے لیے جانا اس بات سے استدلال کرتے ہوئے کہ جماعت سے پہلے کسی کا چلے جانا اگرچہ قتل کا غالب امکان ہی کیوں نہ ہو ۲۸۲
قتال میں موجود شخص مال غنیمت سے چوری کر لے ۲۸۵
خیانت کا کم یا زیادہ مال حرام ہے ۲۸۶
مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ اس کا سامان نہ جلایا جائے اور بعض کا گمان ہے کہ اس کا سامان جلایا جائے گا ۲۹۰
لڑائی کی زمین میں حدود قائم کرنے کا بیان ۲۹۳
جس کا گمان ہے کہ دار الحرب میں حد نافذ نہ کی جائے بلکہ واپس آ کر حدود نافذ کرو ۲۹۶
دار حرب میں ایک درہم کی دو درہم کے عوض خرید و فروخت کا بیان ۲۹۹
جن مشرکین کو دعوت پہنچ چکی ہو ان کو مہلت کے لیے دعوت دینا اور جن تک دعوت نہ پہنچی ہو ان کو دعوت دینا لازم ہے ۳۰۰
جس کو دعوت پہنچ چکی ہو اس کو دعوت نہ بھی دی جائے تو جائز ہے ۳۰۲
رات کے وقت حملہ میں احتیاط برتنی چاہیے کہیں لاعلمی کی بنا پر مسلمان نہ مارے جائیں ۳۰۳
دشمن کی زمین کی طرف قرآن لے کر سفر کرنے کی ممانعت ۳۰۳
دشمن کے علاقہ میں ہتھیار اٹھا کر لے جانے کا بیان ۳۰۴
جو مشرکین مسلمانوں کے مال پر قبضہ کر لیں اس کے حصول کے بعد کیا حکم ہے ۳۰۵
جس نے تقسیم سے پہلے موجود چیز اور تقسیم کے بعد کے درمیان فرق کیا ہے اور وہ چیز جو دشمن سے خریدی گئی ہو ۳۰۹
جس نے کسی چیز پر اسلام قبول کیا وہ اس کی ہے ۳۱۲
حربی کا فرامان میں داخل ہو جائے اور اس کا مال دار الحرب میں ہو پھر وہ دار الحرب میں مسلمان ہو جائے ۳۱۴
جب مشرک قید ہونے سے پہلے اسلام قبول کر لے تو امام کے ذمہ کیا ہے یا ایسے کلام کریں جو اسلام کے اقرار کے مشابہ

ہو یا کسی اور کے ۳۱۷
❁ فتح مکہ کا بیان جس کی اللہ رب العزت نے حفاظت فرمائی ۳۲۳
❁ گھر اور زمین جاہلیت میں تقسیم کی گئی پھر اسی پر لوگ مسلمان ہو گئے ۳۳۶
❁ مشرکین کو لینے والا مال چھوڑ دینا ۳۳۷
❁ کوئی مسلمان میدانِ جنگ میں تقسیم سے پہلے لونڈی سے صحبت کرلے ۳۴۰
❁ عورت جو اپنے خاوند کے ساتھ قیدی بنائی جائے ۳۴۱
❁ دارالحرب سے نکلنے سے پہلے لونڈیوں سے ہم بستری کرنے کا حکم ۳۴۳
❁ لڑائی کے علاقہ میں قیدیوں اور دوسری چیزوں کی بیع کرنا ۳۴۵
❁ عورت اور اس کے بچے کے درمیان تفریق کرنے کا بیان ۳۴۶
❁ دو بھائیوں کے درمیان بیع میں تفریق نہ کرنے کا بیان ۳۴۹
❁ وہ وقت جس میں تفریق کرنا جائز ہے ۳۵۲
❁ مشرک کو قیدی فروخت کرنے کا بیان ۳۵۳
❁ بچے والدین کے تابع ہوتے ہیں جب صاف بات کرنے لگیں ۳۵۶
❁ قیدی کو آزاد کے بعد وارث نہ بنایا جائے گا یہاں تک کہ مسلمانوں میں اس کے نسب کی دلیل مل جائے ۳۵۷
❁ مقابلہ کی دعوت دینے کا بیان ۳۵۸
❁ سروں کو منتقل کرنے کا بیان ۳۶۴
❁ مشرک مردار کو نہ خریدا جائے ۳۶۶
❁ صلح کا بیان ۳۶۶
❁ سواد والوں پر کتنی مقدار میں جزیہ (خراج) مقرر کیا گیا ۳۷۴
❁ جس کا خیال ہے کہ غنیمت والی زمین کو تقسیم کیا جائے اور جس کا یہ خیال نہیں ہے ۳۷۷
❁ ایسی زمین جو بذریعہ صلح حاصل ہو اس کی سواریاں وہاں کے لوگوں کی اور ان سے خراج وصول کیا جائے گا مسلمان ان سے کرائے پر وصول کر سکتے ہیں ۳۸۳
❁ جس نے جزیہ والی زمین کو خریدنا ناپسند کیا ہے ۳۸۵
❁ جس شخص نے جزیہ والی زمین کو خریدنے کی رخصت دی ہے ۳۸۶

- صلح کرنے والے کا اسلام قبول کرنے کی وجہ سے جزیہ ختم ہو جاتا ہے ۳۸۸
- لڑائی کے ذریعہ حاصل کی گئی زمین جب حصہ داروں کی رضامندی سے مسلمانوں کے لیے وقف کر دی جائے تو اس کو فروخت کرنا درست نہیں ہے اور جس کے قبضہ میں ہو وہ مسلمان ہو جائے تو جزیہ ختم ہو گا ۳۸۸
- قیدی سے وعدہ لیا جائے کہ وہ بھاگے گا نہیں ۳۹۱
- ایسا قیدی جس کو امان دی گئی ہو اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ ان کو مالوں اور جانوں کے بارے میں دھوکہ دے ۳۹۲
- مشرک قیدی سے مشرکین کے خلاف مدد حاصل کرنے کا بیان ۳۹۵
- قیدی کے عوض فدیہ لینا یا اس کو اپنی قید میں واپس لانا ۳۹۷
- قیدی کے لیے جائز نہیں یا جس شخص کو قتل یا لڑائی کی صف میں لایا جائے کہ وہ اپنے مال میں تصرف کرے ۳۹۹
- قیدی کی نماز کا حکم جب اسے قتل کرنے کیلئے لایا جائے ۴۰۰
- ایسا مسلم انسان جو مسلمانوں کے راز مشرکین کو بتاتا ہے ۴۰۲
- لڑائی کرنے والوں کے جاسوس کا حکم ۴۰۵
- قیدی سے مشرکین کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ۴۰۶
- مسلمانوں کا جاسوس بھیجنے کا بیان ۴۰۷
- اللہ کے راستہ میں پہرے کی فضیلت کا بیان ۴۰۹
- پہرہ دار کی نماز کا بیان ۴۱۲
- جو غزوے کا ارادہ کرے پھر اشارہ کسی دوسری جانب کا دے ۴۱۳
- سفر کے لیے جمعرات کے دن نکلنے کا بیان ۴۱۷
- صبح کے وقت سفر کا آغاز کرنے کا بیان ۴۱۷
- کن کو لشکر کے ساتھ ملنے کا حکم دیا جائے گا ۴۱۸
- دشمن سے ملنے کی تمنا نہیں کرنی چاہیے اور لڑائی کے وقت کیا کہے ۴۱۹
- لڑائی کے لیے کونسا وقت مناسب ہے ۴۲۱
- لڑائی کے وقت خاموشی اختیار کرنے کا بیان ۴۲۱
- لڑائی کے وقت نعرہ تکبیر لگانا ۴۲۲

- لڑائی کے وقت اشعار پڑھنے کی اجازت ۴۲۳
- لڑائی کے وقت صف بنانے کا بیان ۴۲۶
- لڑائی کے وقت تلوار سونتنے کا بیان ۴۲۷
- سخت لڑائی کے وقت پیدل چلنے کے بارہ میں ۴۲۷
- لڑائی کے وقت تکبیر کا اظہار کرنے کا بیان ۴۲۸
- ظالم بادشاہوں کے خلاف جہاد کرنے کا بیان ۴۲۸
- لشکر اور سرایا میں کونسا بہتر ہے ۴۲۹
- جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت کا بیان ۴۳۰
- اللہ کے راستہ میں تیر پھینکنے کی فضیلت کا بیان ۴۴۳
- اللہ کے راستے میں پیدل چلنے کا بیان ۴۴۵
- اللہ کے راستے میں شہادت کی فضیلت کا بیان ۴۴۶
- شہید کی سفارش قبول کیے جانے کا بیان ۴۵۱
- اللہ کے راستہ میں زخمی ہونے والے کی فضیلت ۴۵۱
- کافر کو قتل کرنے والے کی فضیلت کا بیان ۴۵۲
- ایک شخص دوسرے کو قتل کرتا ہے لیکن دونوں جنت میں داخل ہوں گے ۴۵۳
- اللہ کے راستہ میں مر جانے کی فضیلت کا بیان ۴۵۴
- اجنبی تیر سے ہلاک ہونے والے کا بیان ۴۵۷
- جو اسلام قبول کرنے کے بعد اسی جگہ شہید کر دیا جائے ۴۵۸
- لڑائی کرنے والے کی نیت کا بیان تاکہ اللہ کے راستے میں ہونا معلوم ہو سکے ۴۵۹
- وہ سریہ جو غزوہ کرتا ہے لیکن غنیمت نہیں حاصل کر پاتا ۴۶۴
- شہادت کی تمنا اور سوال کرنے کا بیان ۴۶۵
- بہادری اور بزدلی کا بیان ۴۶۷
- اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی فضیلت ۴۶۸
- اللہ کے راستے میں ذکر کی فضیلت کا بیان ۴۷۳

اللہ کے راستے میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۷۳

غزوہ کرنے والے سے محبت اور الوداع کہنے کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۷۴

مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۷۵

ممانعت کے بعد لوٹنے کے بارے میں اجازت لینے کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔ ۴۷۶

رات کے وقت گھر لوٹنے کی کراہت اور اجازت کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔ ۴۷۷

خوشخبری دینے والے کو عطیہ دینے کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔ ۴۷۸

غازیوں کے استقبال کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔ ۴۷۹

سفر سے واپسی پر نماز ادا کرنے کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔ ۴۸۰

یہود سے لڑائی کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔ ۴۸۰

یہود و روم سے قتال کی فضیلت کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔ ۴۸۰

ترک اور بالوں کے جوتے پہننے والوں سے جہاد کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔ ۴۸۱

ترک اور حبشیوں کو لڑائی کے لیے نہ ابھارو ۔۔۔۔۔۔۔ ۴۸۳

ہند کی لڑائی کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔ ۴۸۳

دین اسلام دوسرے ادیان پر غالب آئے گا ۔۔۔۔۔۔۔ ۴۸۴

كِتَابُ الْجِزْيَةِ
جزیہ کی کتاب

بتوں کے پجاریوں سے جزیہ نہ لیا جائے گا ۔۔۔۔۔۔۔ ۵۰۱

اہل کتاب کے جن لوگوں سے جزیہ لیا جائے گا وہ یہود و نصاریٰ ہیں ۔۔۔۔۔۔۔ ۵۰۶

نزول قرآن سے پہلے جو اہل کتاب سے جاملا ۔۔۔۔۔۔۔ ۵۱۱

عرب و عجم سے جزیہ وصول کیا جائے گا ۔۔۔۔۔۔۔ ۵۱۲

جس کا گمان ہے کہ صرف عجمی لوگوں سے جزیہ لیا جائے گا ۔۔۔۔۔۔۔ ۵۱۶

نزول قرآن سے پہلے جو کتب اللہ نے نازل کیں ان کا تذکرہ ۔۔۔۔۔۔۔ ۵۱۶

مجوسی اہل کتاب میں سے ہیں ان سے جزیہ لیا جائے گا ۔۔۔۔۔۔۔ ۵۱۷

عورتوں کے نکاح اور ان کے ذبائح میں فرق ہے جن سے جزیہ وصول کیا جاتا ہے ۵۲۵
جزیہ کتنا لیا جائے ۵۲۶
صلح کے ذریعے ایک دینار سے زیادہ وصول کرنا ۵۳۲
صلح میں ضیافت کا بیان ۵۳۴
تین دن کی ضیافت کا بیان ۵۳۶
مہمان کی ضیافت کا بیان ۵۳۷
جزیہ کس سے وصول نہ کیا جائے گا ۵۴۰
ذمی اسلام قبول کر لے تو جزیہ ختم۔ اس کے مال سے عشر بھی وصول نہ کیا جائے گا جب تجارت کی وجہ سے مختلف ہو جائے ۵۴۱

وہ تمام شرائط جن کی بنا پر امام جزیہ وصول کرتا ہے اور کس کی بنا پر وعدہ توڑ دیا جاتا ہے

ان پر شرط ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے وہ بات ذکر کریں جو ان کے شایان شان ہو ۵۴۳
ان پر شرط لاگو کریں اگر کسی نے مسلمہ عورت سے زنا یا نکاح کیا یا کسی مسلمان پر ڈاکہ ڈالا یا کسی مسلمان کو دین کے بارے آزمائش میں ڈالا یا مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کی مدد کی تو عہد ختم ۵۴۴
ان پر شرط رکھی کہ وہ مسلمانوں کے شہروں میں عبادت خانہ، نمازوں کے اجتماع، ناقوس کی آواز، شراب اور خنزیر کو داخل نہیں کریں گے ۵۴۸
یہودیوں اور عیسائیوں کے معبد خانے گرائے نہ جائیں گے ۵۴۸
امام کو جزیہ کے بارے میں تحریر کر لینا چاہیے ۵۴۹
غیر مسلم پر شرط لگائیں کہ وہ اپنی حالت مسلمانوں سے مختلف رکھیں ۵۵۱
ذمی مسلمانوں کے راستوں اور بازاروں میں مجلس قائم نہ کریں ۵۵۳
ذمی بغیر اجازت مسجد میں داخل نہ ہو ۵۵۴
مسلمان ذمی لوگوں کے پھل اور مال بغیر اجازت کے نہ لیں جب وہ اپنا جزیہ ادا کر دیں اور ان پر ظلم اور قتل کی شدت کا بیان ۵۵۵

- جزیہ کی وصولی میں سختی سے ممانعت کا بیان ۵۵۸
- جزیہ میں شراب، خنزیر وصول نہ کیے جائیں ۵۵۹
- ذمی لوگوں کے لیے وصیت کا بیان ۵۶۰
- تمام مشرک مسجد حرام کے قریب نہ آئیں ۵۶۱
- ارض حجاز میں مشرک کے نہ رہنے کا بیان ۵۶۳
- ارضِ حجاز اور جزیرہ العرب کی تفسیر کا بیان ۵۶۷
- ذمی انسان حجاز سے گذرتے ہوئے تین دن سے زیادہ قیام نہ کرے ۵۷۰
- ذمی جب کسی دوسرے شہر سے تجارت کرے اور حربی کافر جب پناہ لے کر اسلامی ملک میں داخل ہو تو ان سے کیا لیا جائے ۵۷۰
- سال میں صرف ایک مرتبہ عشر وصول کیا جائے گا یہ کہ صلح زیادہ پر ہو ۵۷۴
- قاصد کو قتل نہ کیا جائے ۵۷۵
- حربی کافر جب حرم میں پناہ لے وہ اس شخص کی مانند ہے جس پر حد واجب ہو ۵۷۶
- مشرکین کے امام کو ہدیہ دینے کا بیان ۵۷۹
- عرب کے عیسائیوں پر دوگنا صدقہ کیے جانے کے بارہ میں ۵۸۲
- بنو تغلب کے عیسائیوں کے ذبح کا بیان ۵۸۴
- بنو تغلب کے تجارتی مال سے عشر لینے کا بیان ۵۸۶
- مسلمانوں کے لیے نظر پر صلح کرنے کا بیان ۵۸۷
- صلح کی مدت کا بیان ۵۹۷
- سورہ فتح کے نزول اور آپ کا حدیبیہ سے واپس آنے کا بیان ۵۹۸
- رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفہ کا صلح کرنا جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو ۶۰۲
- بغیر کوئی مدت مقرر کیے صلح کرنے کا بیان ۶۰۳
- جو لڑائی پر طاقت رکھتا ہو اس سے صلح کا بیان ۶۰۴
- مسلمان جنگ بندی کے لیے کچھ دیں اس میں خیر نہیں ہے ۶۰۶
- فدیہ دینے کی رخصت اور اس طرح کی ضرورت کا بیان ۶۰۹

مسلم خلیفہ مشرک جو مسلم ہو کر آجائے تو اسے صلح کی بنا پر واپس کر سکتا ہے ۶۱۰
جس وجہ سے صلح توڑنا جائز ہے وہ یہ ہے کہ عورتوں کو واپس نہ کیا جائے گا اگرچہ وہ صلح کے اندر داخل ہی کیوں نہ ہو ۶۱۵
صلح والوں کا کوئی غلام مسلمان ہو کر آجائے اس کا بیان ۶۱۷
جن لوگوں سے لڑائی ہے ان کا غلام مسلمان ہو کر آجائے تو اس کا بیان ۶۱۸
جو غلام دار حرب سے بھاگ کر اسلام قبول کرے اس کا حکم ۶۲۰
وعدہ پورا کرنے کا حکم جب وہ جائز ہو اور عہد کو توڑنے کی سختی کا بیان، اللہ کا فرمان ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ [المائدہ ۱] اے ایمان والو! اپنے وعدہ کو پورا کرو ۶۲۰
معصیت والے وعدے پورے نہ کیے جائیں گے ۶۲۳
مکمل عہد یا بعض حصہ ختم کرنا ۶۲۴
ذمی لوگوں کے معبد خانے میں داخل ہونے اور ان کے تہواروں کی مشابہت اختیار کرنے کی کراہت کا بیان ۶۳۰

كِتَابُ الصَّيْدِ وَ الذَّبَائِحِ

شکار اور ذبح کا بیان

اگر شکاری سکھایا ہوا جانور شکار کے بعد نہ کھائے تو اس کے کھانے کا بیان ۶۳۳
سکھایا ہوا کتا اگر شکار کو قتل کر بھی دے تو اسے کھایا جاسکتا ہے ۶۳۵
سکھائے ہوئے باز کے شکار کا حکم جب وہ اس سے کھالے ۶۴۰
جانور کو شکار پر چھوڑتے ہوئے بسم اللہ پڑھنا ۶۴۱
جس شخص کا ذبیحہ حلال ہے اگر وہ بسم اللہ کو ترک کر دے ۶۴۲
آیت ﴿وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ﴾ کا سبب نزول ۶۴۵
جب شکار آپ سے گم ہو جائے پھر تم مرا ہوا پالو ۶۴۵
ایسا شخص جو اپنے شکار کو زندہ پالے ۶۵۳
جب شکار کو نہ سکھایا ہوا کتا قتل کرے ۶۵۳
مسلمان جب سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑے تو اس کے ساتھ کسی مسلمان کے کتے مل جائیں جس نے چھوڑا

نہیں ہے ۶۵۴
جس شخص نے شکار کو تیر یا کوڑا مارا یا کتا چھوڑا تو شکار کی پشت، سر، پیٹ یا اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ۶۵۵
جو گوشت زندہ سے کاٹا جائے مردار ہے ۶۵۶
مجوس کے شکار کا بیان ۶۵۶
جو تیر اور اسلحہ سے ذبح کرنے پر ہی قادر ہو ۶۵۷
کس چیز سے ذبح کیا جائے ۶۶۰
شکار کیے جانے کے بعد وہ زمین پر گر جائے ۶۶۲
شکار کیے جانے کے بعد اگر پہاڑ سے گر کر یا پانی میں گرنے کے بعد ہلاک ہو جائے تو اس کا بیان ۶۶۳
شکار پتھر یا بندوق سے کیا جائے ۶۶۴
نیزہ کی چوڑائی والے حصہ سے شکار کیے جانے کا حکم ۶۶۶
آیتِ تحریم ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ ...... ﴾ [المائدة ۳] کا بیان ۶۶۶
جو غیر اللہ کے لیے ذبح کیا گیا ۶۶۷
ایسا جانور جس کو مارنے کا ارادہ ہو پھر ذبح کر دیا جائے ۶۶۸
مچھلیوں اور سمندر کے مردار کا حکم ۶۷۰
ایسی مچھلی جسے یہودی، عیسائی، مجوسی یا بتوں کا پجاری شکار کرے ۶۷۶
جسے سمندر باہر پھینک دے اور ایسی مچھلی جو پانی کے اوپر تیر آئے ۶۷۷
جس شخص نے پانی کے اوپر تیر آنے والی مچھلی کے کھانے کو مکروہ جانا ہے ۶۸۲
ٹڈی کھانے کا حکم ۶۸۳
مینڈک کا حکم ۶۸۸

كِتَابُ الْأُضْحِيَةِ

قربانیوں کا بیان

قربانی سنت ہے اس کے لازم کو ہم پسند اور ترک کو مکروہ خیال کرتے ہیں ۶۹۵
جو شخص قربانی کا ارادہ کرے وہ اپنے بال ناخن ذی الحج کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کرنے تک نہ کاٹے ۷۰۲

- کسی انسان کا اپنے اور گھر والوں کی طرف سے قربانی کرنا ۴۰۴
- بھیڑ کا جزعہ کفایت کر جائے گا لیکن بکری، اونٹ اور گائے کا دو دانت والا کفایت کرے گا ۴۰۸
- افضل قربانی کا بیان ۴۱۵
- بکری کی قربانی کرنا مستحب ہے ۴۱۶
- ایسے جانور جن کی قربانی کرنا ممنوع ہے ۴۱۹
- چھوٹے کان والے کا حکم ۴۲۵
- قربانی کرنے کے وقت کا بیان ۴۲۵
- امام عید گاہ یا اپنے گھر قربانی کر سکتا ہے ۴۳۰
- حلق اور لبہ کے درمیان سے ذبح کرنا ۴۳۱
- بکری، گائے، گھوڑا، پرندہ کو ذبح کیا جائے اور اونٹ کو نحر کیا جائے گا ۴۳۲
- مذبوح جانور کو نحر اور نحر والے جانور کو ذبح کرنے کے جواز کا بیان ۴۳۳
- ذبح کرتے وقت چھری حرام مغز تک لے جانے کی کراہت کا بیان ۴۳۴
- لوہے یا ایسی چیز جو جانور کو تکلیف نہ دے اور چھری کو تیز کر لینا تاکہ جانور راحت حاصل کریں ۴۳۶
- ایسی چیز جو خون بہائے اور رگیں کاٹ دے اس سے ذبح کیا جا سکتا ہے لیکن ناخن اور دانت سے ذبح نہ کیا جائے ۴۳۸
- اہل کتاب کے کھانے ۴۴۱
- اگر یہ حربی ہوں تو پھر ان کے کھانے کا حکم ۴۴۲
- عورت، بچے اور اہل کتاب کے ذبیحہ کا بیان ۴۴۳
- مرد کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنی قربانی کا کسی کو والی بنا دے یا خود حاضر ہو ۴۴۴
- مالک کے علاوہ دوسرا بھی قربانی کر سکتا ہے ۴۴۵
- عرب کے عیسائیوں کے ذبیحہ کا بیان ۴۴۷
- مجوسیوں کے ذبیحہ کا بیان ۴۴۸
- ذبیحہ کو قبلہ کی طرف منہ کر کے لٹانا ۴۴۹
- ذبیحہ پر تکبیر پڑھنا ۴۴۹

⊛ جانور ذبح کرتے وقت رسول اللہ پر درود پڑھنا ۷۵۰

⊛ قربانی کرنے والا یہ کہے کہ اے اللہ! تیری عطا اور تیرے راستہ میں ہے، مجھ سے قبول فرما اور جو دوسروں کی جانب سے ذبح کرے تو کہے: اے اللہ! فلاں کی طرف سے قبول فرمالے ۷۵۲

⊛ قربانی کرنے کے بعد سر کے بال مونڈنے کا بیان ۷۵۶

⊛ کوئی شخص قربانی کی بکری خرید کر اس کو اچھی بری تبدیل نہ کرے ۷۵۷

⊛ ایسا شخص جو صحت مند قربانی خریدتا ہے پھر قربان گاہ تک پہنچنے کے وقت اس میں عیب پیدا ہو جاتا ہے ۷۵۸

⊛ ایسا شخص جو قربانی خریدے پھر قربانی کا جانور مر جائے یا چوری ہو جائے یا گم ہو جائے تو وہ کیا کرے ۷۵۹

⊛ منیٰ کے دنوں میں رات کے وقت قربانی کرنے کا بیان ۷۶۰

⊛ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان ۷۶۱

⊛ قربانیوں کے گوشت کھانے کھلانے اور ذخیرہ کرنے کی رخصت کا بیان ۷۶۲

⊛ بھوکے کو کھلانا، اِطْعَامُ الْقَانِعِ وَ الْمُعْتَرِّ کی تفسیر ۷۷۰

⊛ قربانی کے جانور سے کوئی چیز فروخت نہ کرے اور نہ ہی قصاب کو اس سے مزدوری دے ۷۷۲

⊛ ہدی اور قربانی میں اشتراک کا بیان ۷۷۳

⊛ سفر میں قربانی کا بیان ۷۷۴

⊛ منیٰ کے ایام اور قربانی کے دن جانور ذبح کرنا جائز ہے کیونکہ یہ تمام قربانی کے دن ہیں ۷۷۵

⊛ جس شخص کا گمان ہے کہ قربانی کے دن صرف تین ہیں ۷۷۸

⊛ جو قربانی کو ذی الحج کے آخر تک مؤخر کرنا چاہے کر سکتا ہے ۷۷۸

عقیقہ کے ابواب کا مجموعہ

⊛ عقیقہ سنت ہے ۷۸۰

⊛ عقیقہ کرنا اختیاری چیز ہے واجب اور لازم نہیں ۷۸۴

⊛ بچی اور بچے کی جانب سے کتنا عقیقہ کیا جائے ۷۸۵

⊛ جس شخص نے بچے کی جانب سے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کرنے پر اکتفا کیا ہے ۷۸۷

⊛ عقیقہ کے جانور کی ہڈی نہ توڑی جائے گھر والے کھائیں، صدقہ کریں اور تحفہ میں دیں ۷۸۸

- بچے کو عقیقہ کے جانور کا خون نہ لگایا جائے ۷۸۹
- عقیقہ، سر مونڈنے اور نام رکھنے کا وقت ۷۹۱
- سر کے بالوں کے وزن کے مطابق چاندی صدقہ کی جائے اور عقیقہ کے جانور کی اگلی ٹانگ ہدیہ میں دی جائے ۷۹۲
- قزع یعنی سر کا بعض حصہ مونڈ دیا جائے اور بعض چھوڑ دیا جائے سے ممانعت کا بیان ۷۹۴
- ولادت کے وقت بچے کے کان میں اذان کہنے کا بیان ۷۹۵
- ولادت کے وقت ہی بچے کا نام رکھنے کے بارہ میں اور جو اس سے پہلے احادیث گزر گئی ہے ان کی صحت کا بیان ۷۹۵
- اللہ کو کون سے نام پسند ہیں ۷۹۶
- کون سے نام ناپسندیدہ ہیں ۷۹۷
- برے نام کو تبدیل کر کے اچھا نام رکھ لینے کا بیان ۷۹۹
- کون سی کنیت رکھنا ناپسندیدہ ہے ۸۰۱
- جس شخص نے نبی ﷺ کی کنیت اور نام کو جمع کرنا ناپسند کیا ہے ۸۰۴
- کنیت اور نام کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان ۸۰۵
- جو شخص اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھتا ہے ۸۰۶
- جس نے بغیر بچے کے کنیت رکھی ۸۰۷
- عورت کا بغیر اولاد کے کنیت رکھنا ۸۰۷
- پرندوں کو ان کی جگہوں پر رہنے دو ۸۰۸
- فرع اور عتیرہ کا بیان ۸۰۹
- دیہاتیوں کا غیر اللہ اور جنوں کے نام پر ذبح کرنا ۸۱۴

حلال اور حرام جانوروں کا بیان

- ایسے جانور جن کو عرب نہیں کھاتے ان کی مناسبت سے حرام ہیں ۸۱۶
- بجو اور لومڑی کا حکم ۸۲۵
- خرگوش کا حکم ۸۲۸

- جنگلی گدھا عرب لوگ بغیر ضرورت کے کھالیتے تھے ۸۳۲
- گوہ کا حکم ۸۳۳
- سیہ اور حشرات الارض کا بیان ۸۴۲
- گھوڑے کا گوشت کھانے کا بیان ۸۴۳
- گھوڑے کے گوشت کھانے کی ممانعت میں احادیث کے ضعف کا بیان ۸۴۵
- گھریلو گدھے کا گوشت کھانے کا بیان ۸۴۶
- گندگی کھانے والے جانور کے گوشت اور دودھ کا حکم ۸۵۴
- ایسی مرغی جو بدبودار خوراک کھاتی ہے کا حکم ۸۵۷
- باندھے ہوئے جانور کا حکم ۸۵۷
- ذبح شدہ جانور کے بچے کو ذبح کا بیان ۸۵۹

سینگی لگانے والے کی کمائی کا حکم

- حجام کی کمائی سے بچنے کا بیان ۸۶۴
- حجام کی کمائی میں رخصت کا بیان ۸۶۶
- مختصر سینگی لگوانے کی فضیلت کا بیان انس ابن مالک کی حدیث گذر چکی ہے ۸۶۹
- سینگی لگوانے کی جگہ ۸۷۱
- سینگی لگوانے کا کیا وقت ہے ۸۷۳
- دم کروانے اور داغ دینے کو چھوڑ دینا مستحب ہے ۸۷۵
- رگ کو کاٹ کر بوقت ضرورت داغ دینے کا بیان ۸۷۷
- دوائی کرنے کی اجازت کا بیان ۸۸۰
- مہمان نوازی کا بیان ۸۸۱
- نبی کی ادویات کے متعلق ان کے علاوہ جو پہلے باب میں گزر گئی ۸۸۲
- اپنے مریضوں کو کھانے، پینے پر مجبور نہ کرو ۸۸۸
- اللہ کی کتاب اور معروف ذکر اللہ سے دم کی رخصت ۸۸۹

- تمائم کا بیان ۸۹۵
- دم کرنے کا بیان ۸۹۸
- نظر لگانے والے شخص سے غسل کرنے کا مطالبہ کرنے کا بیان ۸۹۹

ایسی اشیاء جن کا کھانا جائز نہیں اور مجبور انسان کے لیے مردار کھانا بھی جائز ہے

- ایسا گھی یا تیل جس میں چوہیا مرجائے ۹۰۲
- جس نے نجس چیز کی بیع کو جائز قرار دیا ۹۰۴
- جس نے نجس چیز سے دیا جلانا جائز قرار دیا ہے ۹۰۵
- جس نے اس سے فائدہ اٹھانے سے بھی منع کیا ہے ۹۰۶
- زہر قاتل کھانا حرام ہے ۹۰۷
- تریاق کھانے کا بیان ۹۰۸
- بوقت ضرورت مردار سے کیا کھایا جاسکتا ہے ۹۰۸
- کسی کا مال بغیر اجازت کے کھانا حرام ہے ۹۱۳
- جو انسان کسی کے باغ یا جانوروں کے پاس سے گزرے اس کا بیان ۹۱۵
- مجبور کے لیے غیر کے مال سے کیا جائز ہے ۹۲۱
- مال والا اپنے زائد مال سے مجبور آدمی کو مت روکے ۹۲۳
- ضرورت کے وقت نجس دوائی سے علاج درست ہے ۹۲۶
- نشہ والی چیز سے علاج کی ممانعت کا بیان ۹۲۷
- ضرورت کے بغیر حرام سے علاج کرنے کی ممانعت ۹۳۰
- پنیر کھانے کا بیان ۹۳۱
- پنیر سے کیا حلال ہے اور کیا حرام ۹۳۲
- جگر اور تلی کا حکم ۹۳۴
- ذبح شدہ بکری سے کیا چیز مکروہ ہے ۹۳۵

- جو بنو اسرائیل پر حرام تھا لیکن شریعتِ محمدی کی وجہ سے منسوخ ہو گیا ۹۳۶
- جو مشرکین نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا ۹۴۰
- مشرکین کے برتن استعمال کرنا اور ان کے کھانے سے کھانا ۹۴۳
- مٹی کھانے کی حرمت کے بارے میں جو احادیث منقول ہیں ان میں کوئی صحیح نہیں ہے ۹۴۶
- جس کی حرمت یا ایسا معنی جو حرمت پر دلالت کرے ذکر نہ کیا گیا ہو تو اس سے کھانا پینا جائز ہے ۹۴۷

كِتَابُ السِّيَرِ

سیرتوں کا بیان

(۱) باب مُبْتَدَإِ الْخَلْقِ

عالم کی پیدائش کا بیان (خلق کی ابتداء کیسے ہوئی؟)

(۱۷۷۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ - ﷺ - إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ : اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ . قَالُوا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ : فَدَخَلَ عَلَيْهِ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ : اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ . قَالُوا : قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْنَا لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ : كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ . قَالَ : وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَاحِلَتَكَ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ. فَانْطَلَقْتُ فِي طَلَبِهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا وَايْمُ اللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ وَأَنِّي لَمْ أَقُمْ. [صحيح۔ بخاري ۳۱۹۰، ۳۱۹۲، ۴۳۶۰، ۴۳۸۶]

(۱۷۷۰۱) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے پاس بنی تمیم کے لوگ آئے۔ آپ نے فرمایا: اے بنوتمیم! خوش ہو جاؤ، انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمیں بشارت تو سنا دی۔ کچھ عطاء بھی کریں۔ حضرت عمران بن حصین نے کہا کہ پھر آپ ﷺ کے پاس اہل یمن میں سے کچھ لوگ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اہل یمن! تم بشارت قبول کرو، جبکہ بنوتمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم نے آپ کی بشارت (اسلام)

کو قبول کیا اور ہم آپ کے پاس دین سیکھنے کے لیے آئے ہیں۔ سب سے پہلے تو ہم آپ سے کائنات کی ابتداء کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ یہاں پر پہلے کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اللہ عزوجل ہی کی ذات تھی اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک آدمی نے آ کر کہا کہ اے عمران بن حصین! اپنی سواری کا خیال کرو۔ وہ بھاگ گئی ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اونٹنی کی تلاش میں نکلا اور وہ ریتلا علاقہ پار کر چکی تھی۔ پھر کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے یہ خواہش کی کہ کاش میں اونٹنی کے پیچھے نہ جاتا اور نبی کریم ﷺ کی باتیں سنتا رہتا۔

(۱۷۷۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ قَالُوا: جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا الأَمْرِ قَالَ: كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ وَخَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ. وَالْمُرَادُ بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ثُمَّ خَلَقَ الْمَاءَ وَخَلَقَ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ وَخَلَقَ الْقَلَمَ وَأَمَرَهُ فَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ. [صحيح۔ كما تقدم]

(۱۷۷۰۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس گیا۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی اور اس میں یہ الفاظ اس طرح تھے کہ انہوں نے کہا: ہم آپ سے عالم کی پیدائش کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ ہی تھا اور اس کے علاوہ کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے لوحِ محفوظ میں ہر چیز کو لکھا اور آسمان و زمین کو پیدا کیا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں عمر بن حفص بن غیاث سے روایت کیا ہے اور اس سے مراد اللہ بہتر جانتا ہے یہ ہے پھر پانی کو پیدا کیا اور پانی پر عرش کو پیدا کیا اور قلم کو پیدا کیا اور اسے لکھنے کا حکم دیا۔ پھر اس نے لوحِ محفوظ میں ہر چیز کو لکھ دیا۔

(۱۷۷۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ: زَيْدُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ الْعَلَوِيُّ بِالْكُوفَةِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَبْسِيُّ أَخْبَرَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمُ فَقَالَ اكْتُبْ. قَالَ: يَا رَبِّ وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبِ الْقَدَرَ. قَالَ: فَجَرَى بِمَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ قَالَ ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ فَدَحَا الأَرْضَ عَلَيْهَا فَارْتَفَعَ بُخَارُ الْمَاءِ فَفَتَقَ مِنْهُ السَّمَوَاتِ وَاضْطَرَبَ النُّونُ فَمَادَتِ الأَرْضُ فَأُثْبِتَتْ بِالْجِبَالِ وَإِنَّ الْجِبَالَ لَتَفْخَرُ عَلَى الأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. [صحيح]

(۱۷۷۰۳) حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چیزوں میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اسے کہا: لکھ۔ اس نے

کہا: اے میرے رب! میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے کہا: تقدیر کو لکھو۔ پس اس نے جو کچھ اس دن سے لے کر قیامت تک ہونا تھا لکھ دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو پیدا کیا اور اس پر زمین کو پھیلا دیا۔ اس طرح پانی سے بخارات بلند ہوئے تو اس سے آسمان الگ ہو گئے اور مچھلی نے حرکت کی تو زمین کے اندر پھیلاؤ اور جنبش آئی تو اس کو پہاڑوں سے ثابت اور مضبوط کر دیا گیا اور اسی وجہ سے پہاڑ زمین پر قیامت تک فخر کرتے ہیں۔

(۱۷۷۰۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَمِيلٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ رَبَاحِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ الْقَلَمُ وَأَمَرَهُ فَكَتَبَ كُلَّ شَيْءٍ يَكُونُ . وَرُوِيَ ذَلِكَ أَيْضًا فِي حَدِيثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ مَرْفُوعًا. [صحيح]

(۱۷۷۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے اللہ عز وجل نے قلم کو پیدا کیا اور اسے ہر وہ چیز جو ہونے والی تھی لکھنے کا حکم دیا۔ اور یہی چیز عبادہ بن صامت کی مرفوع حدیث میں بیان ہوئی ہے۔

(۱۷۷۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ :عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ قَالَ قُرِءَ عَلَى يَحْيَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَعْوَرُ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِيَدِي :فَقَالَ خَلَقَ اللَّهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلاَثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ آخِرَ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُرَيْجِ بْنِ يُونُسَ وَهَارُونَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ.[صحيح۔ مسلم]

(۱۷۷۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اس میں پہاڑوں کو اتوار کے دن اور درختوں کو پیر کے دن اور مکروہ چیزوں کو منگل کے دن اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جانداروں کو زمین پر جمعرات کے دن پھیلایا اور جمعہ کے دن عصر کے بعد آدم علیہ السلام کو پیدا کیا جو آخری مخلوق ہیں اور جمعہ کی گھڑیوں میں آخری گھڑی عصر اور مغرب کے درمیان ہے۔

(۱۷۷۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ :أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الدَّامَغَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الأَزْهَرِ الطُّوسِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ

أَظُنُّهُ عَنْ أَخِيهِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لاَ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا عَبْدٌ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ :إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَدَأَ الْخَلْقَ فَخَلَقَ الأَرْضَ يَوْمَ الأَحَدِ وَيَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ السَّمَوَاتِ يَوْمَ الثُّلاَثَاءِ وَيَوْمَ الأَرْبِعَاءِ وَخَلَقَ الأَقْوَاتَ وَمَا فِي الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَغَ مِنْ ذَلِكَ عِنْدَ صَلاَةِ الْعَصْرِ فَتِلْكَ السَّاعَةُ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۰۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جس میں کوئی بندہ اپنے رب سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کی ابتدا کی۔ اتوار کو اور پھر زمین کو پیدا کیا اور منگل اور بدھ کو آسمانوں کو پیدا کیا اور جمعرات اور جمعہ کو خوراک اور جو کچھ زمین میں ہے ان کو پیدا کیا اور ان چیزوں کی پیدائش سے عصر کی نماز کے قریب فارغ ہوئے پس یہ ہے گھڑی جو عصر اور غروب شمس کے درمیان ہے۔

(۱۷۷۰۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنِي عَوْفٌ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ :خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مِنْ أَدِيمِ الأَرْضِ كُلِّهَا فَخَرَجَتْ ذُرِّيَّتُهُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ مِنْهُمُ الأَبْيَضُ وَالأَسْوَدُ وَالأَسْمَرُ وَالأَحْمَرُ وَمِنْهُمْ بَيْنَ ذَلِكَ وَمِنْهُمُ السَّهْلُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ. [صحیح]

(۱۷۷۰۷) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو روئے زمین کی تمام مٹی سے پیدا فرمایا اور پھر اس کی اولاد اسی مناسبت سے پیدا ہوئی۔ ان میں سے بعض سفید ہیں اور بعض سیاہ، اور کچھ سانولے (گندمی) رنگ کے ہیں تو کچھ سرخ ہیں اور اسی طرح ان میں سے کچھ نرم مزاج ہیں اور کچھ خبیث النفس ہیں اور کچھ اچھے ہیں۔

(۱۷۷۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ وَأَبُو جَعْفَرٍ الرَّزَّازُ قَالاَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ عَنْ عَوْفٍ الأَعْرَابِيِّ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :خُلِقَ آدَمُ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الأَرْضِ مِنْهُمُ الأَحْمَرُ وَالأَسْوَدُ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ. [صحیح]

(۱۷۷۰۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی مٹی سے پیدا کیا جو اس نے تمام زمین سے لی تھی تو آدم کی اولاد بھی اسی زمین کی مناسبت سے پیدا ہوئی۔ ان میں کچھ سرخ ہیں اور کچھ سیاہ اور کچھ نرم ہیں اور کچھ سخت اور اسی طرح کچھ اچھے ہیں اور کچھ برے۔

(۱۷۷۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ ابْنُ الشَّرْقِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الأَزْهَرِ وَحَمْدَانُ السُّلَمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : خُلِقَتِ الْمَلاَئِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحيح۔ مسلم]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونَ﴾ [الذاريات ٥٦] قَالَ الشَّافِعِيُّ : خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ لِعِبَادَتِهِ يَعْنِي مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ أَوْ لِيَأْمُرَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ بِعِبَادَتِهِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

(۱۷۷۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے نور سے پیدا ہوئے اور جن آگ کے شعلے سے اور آدم کی پیدائش کا وصف بیان کر دیا گیا ہے (وہ تم جانتے ہی ہو)۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ [الذاريات ٥٦] کہ ''میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا، یعنی اپنے بندوں میں سے جسے چاہا یا اپنی عبادت کا حکم دیا اور وہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم پر چلا کر منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔

(۱۷۷۱۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيُّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ ثُمَّ أَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ يَوْمَئِذٍ شَيْءٌ اهْتَدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ فَلِذَلِكَ أَقُولُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ .

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : ثُمَّ أَبَانَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ أَنَّ خِيَرَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ أَنْبِيَاؤُهُ فَقَالَ ﴿كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ﴾ [البقرة ٢١٣] فَجَعَلَ نَبِيَّنَا -ﷺ- مِنْ أَصْفِيَائِهِ دُونَ عِبَادِهِ بِالأَمَانَةِ عَلَى وَحْيِهِ وَالْقِيَامِ بِحُجَّتِهِ فِيهِمْ. [صحيح۔ الديلمي]

(۱۷۷۱۰) عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا اور پھر ان پر اپنا نور ڈالا۔ جس کو اس دن اس نور میں سے کچھ مل گیا تو اس نے تو ہدایت پا لی اور جس کو یہ نور نہ ملا تو وہ گمراہ ہو گیا۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ قلمیں لکھ کر خشک ہو گئی ہیں اللہ کے علم کے مطابق۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر اللہ عزوجل نے واضح کر دیا کہ اس کی مخلوق میں سے بہترین مخلوق انبیاء ہیں جیسا کہ اس کا فرمان ہے: ﴿کَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ﴾ [البقرة ۲۱۳] کہ "پہلے سب لوگ ایک ہی امت تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا" پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو اپنے بندوں میں سے اپنی وحی پر امانت کے لیے اور ان میں اپنی حجت قائم کرنے کے لیے چن لیا۔

(۱۷۷۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ إِدْرِيسَ السَّامَرِّيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمِ النَّبِيُّونَ؟ قَالَ : مِائَةُ أَلْفِ نَبِيٍّ وَأَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفِ نَبِيٍّ . قُلْتُ : كَمِ الْمُرْسَلُونَ مِنْهُمْ؟ قَالَ : ثَلاَثُمِائَةٍ وَثَلاَثَةَ عَشَرَ . تَفَرَّدَ بِهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ. [ضعیف]

(۱۷۷۱۱) ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں داخل ہوا۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی حتیٰ کہ کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کتنے نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ میں نے کہا ان میں رسول کتنے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تین سو تیرہ۔

(۱۷۷۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَا مِنَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلاَّ وَقَدْ أُعْطِيَ مِنَ الآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ وَغَيْرِهِ عَنِ اللَّيْثِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ قُتَيْبَةَ. [صحیح۔ متفق علیه]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ خَاصَّةِ صَفْوَتِهِ فَقَالَ ﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ [آل عمران ۳۳] وَسَاقَ الشَّافِعِيُّ الْكَلاَمَ عَلَيْهِ إِلَى أَنْ قَالَ ثُمَّ اصْطَفَى مُحَمَّدًا -ﷺ- مِنْ خَيْرِ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَأَنْزَلَ كُتُبَهُ قَبْلَ إِنْزَالِهِ الْفُرْقَانَ عَلَى مُحَمَّدٍ -ﷺ- بِصِفَةِ فَضِيلَتِهِ وَفَضِيلَةِ مَنْ تَبِعَهُ فَقَالَ ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ﴾ الآيَةَ. [الفتح ۲۹]

(۱۷۷۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء میں سے کوئی ایسا نبی نہیں مگر یہ کہ جتنے لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں اسی قدر اللہ تعالیٰ اسے اپنی نشانیاں اور معجزات عطاء فرماتے ہیں اور جو مجھے نشانی اور معجزہ دیا گیا ہے وہ وحی

ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف کی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن ان سب سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ خاص بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ [آل عمران ۳۳] ''بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور نوح، آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہانوں پر چن لیا'' اور اس آیت پر امام شافعی اپنا کلام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے آل ابراہیم کے منتخب لوگوں میں سے حضرت محمد ﷺ کا انتخاب کیا اور محمد ﷺ پر فرقان حمید نازل کرنے سے پہلے اپنی کتابیں نازل فرمائیں اور آپ ﷺ اور آپ کے پیروکاروں کی فضیلت کا وصف اس طرح بیان کیا: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ...... الخ﴾ [الفتح ۲۹] ''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے ساتھی کافروں پر بڑے سخت ہیں اور آپس میں رحیم و کریم۔ آپ ان کو کبھی رکوع میں اور کبھی سجدے میں اللہ کا فضل تلاش کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ ان کی علامات ان کے چہروں میں کثرت سجود کی وجہ سے نمایاں ہوں گی۔ یہ ان کی مثال تورات میں ہے اور انجیل میں۔ وہ ایک کھیتی کی طرح ہیں جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر وہ اس پر کھڑی ہوئی اور مضبوط ہو کر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی۔''

(۱۷۷۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ : إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرُّوخَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَنَا سَيِّدُ بَنِي آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ . أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ الأَوْزَاعِيِّ. [صحيح۔ مسلم ۲۲۷۸]

(۱۷۷۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی (اور میں نکلوں گا) اور سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی۔

(۱۷۷۱۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ بَرْهَانَ وَأَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ لَمَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا مَعَهُ مُصَدِّقٌ غَيْرُ وَاحِدٍ . أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ أَوْجُهٍ عَنِ الْمُخْتَارِ. [صحيح۔ مسلم ۱۹۶]

(۱۷۷۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا اور قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ میرے ہی پیروکار ہوں گے اور انبیاء میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے کہ قیامت کے دن ان کا صرف ایک ہی آدمی تصدیق کرنے والا ہوگا۔

(۱۷۷۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ : أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ فَلْيُصَلِّ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً . لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي الرَّبِيعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ هُشَيْمٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۱۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطاء کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں عطا کی گئیں: میری رعب کے ساتھ ایک مہینے کی مسافت پر (دشمن پر) مدد کی گئی اور میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک بنا دیا گیا تو میری امت کے جس آدمی کو بھی جہاں پر بھی نماز کا وقت ہو جائے تو وہ وہیں نماز پڑھ لے اور مجھے شفاعتِ (کبریٰ) عطا کی گئی اور ہر نبی کو ایک خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کے لیے بھیجا گیا ہے۔

(۱۷۷۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلاَمِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ : قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُورَةَ الْفَتْحِ فَلَمَّا بَلَغَ ﴿كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ [الفتح ۲۹] قَالَ : لِيَغِيظَ اللَّهُ بِالنَّبِيِّ وَبِأَصْحَابِهِ الْكُفَّارَ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : أَنْتُمُ الزَّرْعُ وَقَدْ دَنَا حَصَادُهُ. [صحيح]

(ش) قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ لأُمَّتِهِ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ الآيَةَ [آل عمران ۱۱۰] فَفَضَّلَهُمْ بِكَيْنُونَتِهِمْ مِنْ أُمَّتِهِ دُونَ أُمَمِ الأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ.

(۱۷۷۱۶) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے پر سورۃ الفتح کی تلاوت کی۔ جب وہ اس مقام پر پہنچا: ﴿كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ......﴾ [الفتح ۲۹] تو انہوں نے کہا: لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ سے مراد ہے کہ اللہ نبی اور اس کے اصحاب سے کفار کو غصہ

دلائے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ((انتم الزرع قددنا حصاده)) کہ تم کھیتی ہو جس کے کاٹنے کا وقت قریب آ گیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق فرمایا: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [ال عمران ۱۱۰] اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اس لیے فضیلت دی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے نہ کہ سابقہ انبیاء کی امتوں کی وجہ سے۔

(۱۷۷۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلاَلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ: إِنَّكُمْ تُوفُونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. [حسن]

قَالَ الشَّافِعِيُّ: ثُمَّ أَخْبَرَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ أَنَّهُ جَعَلَهُ فَاتِحَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ فَتْرَةِ رُسُلِهِ فَقَالَ ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَ نَا مِنْ بَشِيرٍ وَلاَ نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءَ كُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ﴾ [المائدة ۱۹] وَقَالَ ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِنْهُمْ﴾ [الجمعة ۲] وَكَانَ فِي ذَلِكَ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّهُ بَعَثَهُ إِلَى خَلْقِهِ لأَنَّهُمْ كَانُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَأُمِّيِّينَ وَإِنَّهُ فَتَحَ بِهِ رَحْمَتَهُ وَخَتَمَ بِهِ نُبُوَّتَهُ فَقَالَ ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ [الاحزاب ۴۰]

(۱۷۷۱۷) حضرت بہز بن حکیم بن معاویہ قشیری اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''تم ستر سے زیادہ امتوں میں تقسیم ہو جاؤ گے اور تم ان سب سے بہتر اور اللہ کے ہاں مکرم ہو گے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے والے رسل کی رسالت کے منقطع ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کی (رسالت) اور آپ کی ذات کو فاتح رحمت قرار دیا ہے۔ لہٰذا فرمایا: ﴿يَاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَ نَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّ لَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَ كُمْ بَشِيْرٌ وَّ نَذِيْرٌ﴾ [المائدة ۱۹] ''اے اہل کتاب! یقیناً ہمارا رسول تمہارے پاس رسول کی آمد کے ایک وقفے کے بعد پہنچا ہے۔ جو تمہارے لیے صاف صاف بیان کر رہا ہے تاکہ تمہاری یہ بات نہ رہ جائے کہ ہمارے پاس تو کوئی بھلائی، برائی سنانے والا آیا ہی نہیں۔ پس اب تو یقیناً خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا آ پہنچا۔'' اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ﴾ [الجمعة ۲] ''وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا.....'' ان آیات میں اس بات کی وضاحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی تمام مخلوق کے لیے بھیجا ہے، کیونکہ ان میں اہل کتاب بھی تھے اور ناخواندہ بھی اور آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو کھولا اور سلسلہ نبوت کو ختم کیا اور اس بارے میں فرمان بھی جاری کر دیا: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ [الاحزاب ۴۰] ''(لوگو!) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔''

(۱۷۷۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ

يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِىَّ -ﷺ- قَالَ :فُضِّلْتُ عَلَى الأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلاَمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِىَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِىَ الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِىَ النَّبِيُّونَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَغَيْرِهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ. [صحیح۔ مسلم ۵۲۳]

(۱۷۷۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی: مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے اور میری رعب، دبدبہ کے ساتھ مدد کی گئی۔ میرے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا اور میرے لیے زمین کو پاک اور مسجد بنا دیا گیا اور مجھے تمام مخلوق کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا اور میرے ساتھ سلسلۂ نبوت کو ختم کیا گیا۔''

(۱۷۷۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِىُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِىُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-.

(ح) قَالَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَثَلِى وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِى كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى دَارًا . وَقَالَ يَزِيدُ :بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلاَ مَوْضِعُ هَذِهِ اللَّبِنَةِ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :فَأَنَا مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الأَنْبِيَاءَ . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ فِى الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ سَلِيمٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِى بَكْرِ بْنِ أَبِى شَيْبَةَ وَأَبِى كُرَيْبٍ عَنْ عَفَّانَ. قَالَ الشَّافِعِىُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَقَضَى أَنْ أَظْهَرَ دِينَهُ عَلَى الأَدْيَانِ فَقَالَ ﴿هُوَ الَّذِى أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ [التوبة ۳۳] الآيَةَ قَالَ وَقَدْ وَصَفْنَا بَيَانَ كَيْفَ يُظْهِرُهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ فِى غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۱۹) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے گھر بنایا اور اسے بڑا خوبصورت بنایا اور اسے ایک اینٹ کی جگہ کے سوا مکمل بنایا۔ لوگ اس میں داخل ہونے لگے اور اس سے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے: کیوں نہیں اس اینٹ کی جگہ کو پر کیا گیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پس وہ اینٹ کی جگہ میں ہوں۔ میں آیا اور میرے ساتھ انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کرے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾ [التوبة ۳۳] ''وہی اللہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث کیا تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے'' اور امام صاحب نے اس کے غالب

ہونے کی کیفیت کو دوسری جگہ بیان کر دیا ہے۔

(۱۷۷۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا : أَلاَ تَدْعُو اللَّهَ لَنَا أَلاَ تَسْتَنْصِرُ اللَّهَ لَنَا؟ قَالَ فَجَلَسَ مُحْمَارًّا وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَيُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ الْحُفْرَةُ فَيُوضَعُ الْمِيشَارُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ عَنْ دِينِهِ أَوْ يُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا بَيْنَ عَصَبِهِ وَلَحْمِهِ مَا يَصْرِفُهُ عَنْ دِينِهِ وَلَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْكُمْ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لاَ يَخْشَى إِلاَّ اللَّهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَعْجَلُونَ.

أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۲۰) حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے (تنگ دستی) کی شکایت کی اور آپ اپنی چادر سے کعبہ کے سایہ میں تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا: آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں کرتے، ہمارے لیے اللہ سے مدد کیوں نہیں مانگتے؟ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے جو پہلے (ایمان دار) لوگ تھے ان میں سے کسی ایک کو پکڑا جاتا اور اس کے لیے گڑھا کھودا جاتا۔ پھر اس کے سر پر آرا رکھا جاتا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے۔ یہ چیز بھی ان کو ان کے دین سے نہ پھیر سکی، لوہے کی کنگھیوں سے اس کے پٹھوں اور گوشت کے درمیان سے نوچا جاتا اور یہ تکلیف بھی اسے اس کے دین سے نہ روک سکی اور اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور ضرور غالب اور پورا کرے گا حتیٰ کہ تم میں سے ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک چلے گا اور اسے اللہ کے علاوہ کسی کا ڈر نہ ہوگا، نہ بھیڑیے کا اپنی بکریوں پر لیکن تم جلدی کرتے ہو۔

(۲) باب مُبْتَدَإِ الْبَعْثِ وَالتَّنْزِيلِ

بعثت اور وحی کی ابتدا کا بیان

(۱۷۷۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ : أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ -ﷺ- أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ : كَانَ أَوَّلُ مَا بُدِءَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلاَّ جَاءَ تْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلاَءُ فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ أُولاَتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ

بِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ :اقْرَأْ. فَقَالَ :مَا أَنَا بِقَارِءٍ . قَالَ :فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِءٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِءٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ [العلق ۱-٤].

فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ : زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي . فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ثُمَّ قَالَ لِخَدِيجَةَ :أَيْ خَدِيجَةُ مَا لِي؟ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَ :لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي . قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ : كَلاَّ أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ لاَ يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا وَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ

فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ ابْنِ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ :أَيْ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ. قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ :ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ :هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- : أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟ . قَالَ وَرَقَةُ :نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلاَّ عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ يُونُسَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء نیند کی حالت میں اچھے خوابوں سے ہوئی اور جو بھی آپ خواب دیکھتے وہ حالت بیداری میں صبح کی روشنی کی طرح پورا ہو جاتا۔ پھر آپ کو تنہائی اچھی لگنے لگی اور غار حرا میں اکیلے رہنے لگے اور کئی راتوں تک وہاں عبادت کرتے۔ اس سے پہلے پہلے جب تک کہ آپ کے دل میں گھر آنے کا شوق پیدا ہوتا اور اس کام کے لیے اپنے ساتھ زادِ راہ لے جاتے۔ پھر جب (زادِ راہ ختم ہو جاتا) تو اتنا ہی زادِ راہ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے لے جاتے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی غار حرا میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اچانک وحی آ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا: پڑھیے! آپ نے فرمایا: میں تو پڑھا (لکھا) نہیں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر جبریل علیہ السلام نے مجھ کو پکڑ کر ایسا دبایا کہ میں بے طاقت ہو گیا۔ پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے میں نے کہا کہ میں تو پڑھ نہیں سکتا۔ پھر انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور دوسری بار زور سے دبایا کہ میں بے سکت ہو گیا۔ پھر انہوں نے مجھے چھوڑا اور کہا: پڑھ، میں نے کہا: (کیسے پڑھوں) میں تو پڑھا (لکھا) نہیں

ہوں۔ پھر انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور تیسری بار پھر زور سے بھینچا حتیٰ کہ میری طاقت نے جواب دے دیا۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝﴾ [العلق ۱-۴] ''اس پروردگار کے نام سے پڑھ جس نے (تمام چیزیں) بنائیں۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔'' آپ ﷺ یہ آیات سن کر لوٹے اور آپ کا دل (ڈر کے مارے) کانپ رہا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا: ''مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔'' انہوں نے کمبل اوڑھا دیا حتیٰ کہ آپ سے خوف جاتا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے خدیجہ! مجھے کیا ہو گیا ہے اور پورا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ مجھے اپنی جان کے بارے میں ڈر ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے کہا: ہرگز نہیں آپ خوش ہو جاؤ۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اس لیے کہ آپ ﷺ تو صلہ رحمی کرتے ہیں اور سچ بات بیان کرتے ہیں اور ناتواں کا بوجھ اٹھاتے ہیں اور جن کا کوئی کمانے والا نہیں ہوتا ان کے لیے کماتے ہیں اور مہمان نوازی کرتے ہیں اور حادثوں (اور جھگڑوں) میں حق کی مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی جو حضرت خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے اور وہ بت پرستی چھوڑ کر جاہلیت کے زمانے میں عیسائی بن گئے تھے اور وہ کتاب کو عربی زبان میں لکھتے تھے اور انجیل جو اللہ نے ان سے لکھوانا چاہی عربی میں لکھتے تھے اور وہ بوڑھے ضعیف ہو کر اندھے ہو گئے تھے تو انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے چچا (زاد بھائی)! اپنے بھتیجے سے کی بات تو سنو! حضرت ورقہ بن نوفل نے کہا: اے میرے بھتیجے! (کہو) تم نے کیا دیکھا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے جو دیکھا تھا وہ ان سے بیان کیا تو ورقہ بن نوفل نے آپ سے کہا: یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا گیا۔ کاش! میں اس وقت نوجوان ہوتا، کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کو آپ کی قوم جلا وطن کرتی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ مجھ کو نکال دیں گے۔ ورقہ نے کہا: ہاں! (بے شک وہ آپ کو نکال دیں گے) جب کبھی کسی شخص نے ایسی بات کہی جیسی آپ کہتے ہو تو لوگ اس کے دشمن بن گئے اور اگر میں آپ کے اس دن کو پالوں تو میں تمہاری پوری قوت سے مدد کروں گا۔''

(۱۷۷۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : فَتَرَ الْوَحْيُ عَنِّي فَبَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ لَهُمْ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ [المدثر ۱-۵]. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ : وَالرُّجْزُ الأَوْثَانُ. قَالَ : ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ بَعْدُ وَتَتَابَعَ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۲۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: پھر کچھ دیر مجھ سے وحی کا توقف ہوگیا اور اسی دوران میں ایک بار (راستے میں) جا رہا تھا۔ اتنے میں میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، آنکھ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس غارِ حرا میں آیا تھا آسمان وزمین کے درمیان میں ایک کرسی پر (معلق) بیٹھا ہے۔ میں یہ دیکھ کر ڈر گیا حتیٰ کہ میں زمین کی طرف جھکا اور میں گھر کو لوٹا اور ان سے کہا: مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو کمبل اوڑھا دو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ o قُمْ فَاَنْذِرْ o وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ o وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ o وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ o وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ o﴾ [المدثر ۱-۶] ”اے کپڑا اوڑھنے والے! کھڑا ہو جا اور لوگوں کو ڈرا اور اپنے رب ہی کی بڑائیاں بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ اور ناپاکی کو چھوڑ دے اور احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر۔“

(۱۷۷۲۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی أَبُو سَهْلٍ: بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِیُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عَقِیلٍ هُوَ الْخُسْرَوْجَرْدِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِی أَبِی عَنْ جَدِّی أَخْبَرَنِی عُقَیْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ یَقُولُ أَخْبَرَنِی جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- یَقُولُ: ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْیُ عَنِّی فَتْرَةً . فَذَكَرَ الْحَدِیثَ بِمَعْنَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ عَنْ یَحْیَى بْنِ بُكَیْرٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ شُعَیْبٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۲۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر ایک مدت کے لیے مجھ پر وحی کا نزول بند ہوگیا۔ اس کے بعد اوپر والی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(۱۷۷۲۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِیُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ ابْنُ الشَّرْقِیِّ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِی خَلَقَ﴾ [العلق ۱] [صحیح]

(۱۷۷۲۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قرآن مجید میں جس چیز کا پہلے نزول ہوا، وہ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ o﴾ [العلق ۱] ہے۔

(۳) باب مُبْتَدَإِ الْفَرْضِ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ عَلَى النَّاسِ وَمَا لَقِیَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ أَذَى قَوْمِهِ فِی تَبْلِیغِ الرِّسَالَةِ عَلَى وَجْهِ الاِخْتِصَارِ

فرض کی ابتداء نبی ﷺ پر ہوئی۔ پھر لوگوں پر اور جو آپ ﷺ کو تبلیغ رسالت میں اپنی قوم سے تکالیف پہنچیں ان کا اختصار کے ساتھ بیان

(۱۷۷۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِی جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو

كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء ٢١٤] وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى صَعِدَ عَلَى الصَّفَا فَهَتَفَ : وَاصَبَاحَاهُ . فَقَالُوا : مَنْ هَذَا الَّذِي يَهْتِفُ؟ قَالُوا : مُحَمَّدٌ. قَالَ : فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ : يَا بَنِي فُلاَنٍ يَا بَنِي فُلاَنٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَرَأَيْتُكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلاً تَخْرُجُ بِسَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟ . قَالُوا : مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا. قَالَ : فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ . قَالَ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ : تَبًّا لَكَ مَا جَمَعْتَنَا إِلاَّ لِهَذَا. ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ [اللهب ١] وَقَدْ تَبَّ كَذَا قَرَأَ الأَعْمَشُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَ أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے اور ان میں سے جو آپ ﷺ کی مخلص جماعت ہے ان کو بھی تو رسول اکرم ﷺ نکلے اور صفا (پہاڑی) پر چڑھ کر آپ نے ((وَا صَبَاحَاهُ)) کی زوردار آواز سے بلایا تو لوگوں نے کہا: یہ کون بلانے والا ہے (بعض) نے کہا ''محمد'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: آپ ﷺ کے پاس تمام لوگ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنی فلاں! اے بنی عبد مناف! اے بنی عبد المطلب! تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کے دامن سے ایک لشکر آ رہا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے۔ انہوں نے کہا: ہم نے کبھی بھی آپ کو جھوٹا نہیں پایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں تمہیں آنے والے سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں'' ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابولہب نے کہا تو ہلاک ہو جائے، کیا اس کام کے لیے تو نے ہمیں اکٹھا کیا تھا۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کو نازل کیا ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ [اللهب ١] ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔'' اسی طرح اعمش نے آخر سورہ تک تلاوت کی۔

(۱۷۷۲۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ فَحَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [الشعراء ٢١٤- ٢١٥] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : عَرَفْتُ أَنِّي إِنْ بَادَأْتُ بِهَا قَوْمِي رَأَيْتُ مِنْهُمْ مَا أَكْرَهُ فَصَمَتُّ عَلَيْهَا فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ بِهِ رَبُّكَ عَذَّبَكَ رَبُّكَ . ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً فِي جَمْعِهِمْ وَإِنْذَارِهِ إِيَّاهُمْ. [ضعيف]

(۱۷۷۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنْ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ [الشعراء ٢١٤- ٢١٥] تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جان

لیا کہ اگر اس کے ساتھ میں نے اپنی قوم سے ابتدا کی تو میں وہ چیز دیکھوں گا جسے میں ناپسند کرتا ہوں اور اس لیے میں اس کے بیان کرنے سے خاموش رہا۔ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد! اگر آپ نے اپنے رب کے اس حکم کو پورا نہ کیا تو وہ آپ کو عذاب دے گا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو جمع ہونے کا اور ڈرانے کا قصہ بیان کیا۔

(۱۷۷۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ ابْنُ الْحَمَّامِيِّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ النَّجَادُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبَّادٍ الدُّؤَلِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بِذِي الْمَجَازِ يَتْبَعُ النَّاسَ فِي مَنَازِلِهِمْ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَرَاءَهُ رَجُلٌ وَهُوَ يَقُولُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ لاَ يَغُرَّنَّكُمْ عَنْ دِينِكُمْ وَدِينِ آبَائِكُمْ. قُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ قَالُوا : عَمُّهُ أَبُو لَهَبٍ. [صحيح لغيره]

(۱۷۷۲۷) حضرت ربیعہ بن عباد دولی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ذی المجاز میں لوگوں کے پیچھے ان کے گھروں میں جاتے اور ان کو اللہ کے دین کی طرف بلاتے اور آپ کے پیچھے پیچھے ایک آدمی تھا جو لوگوں کو پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ اے لوگو! یہ تمہیں تمہارے آباء و اجداد کے دین کے متعلق دھوکے میں نہ ڈال دے۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ آپ ﷺ کے چچا ابولہب ہیں۔

(۱۷۷۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ : حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَلَوَى ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَدَفَعَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ (أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَ كُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ) أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ الأَوْزَاعِيِّ. [صحيح۔ اخرجه البخاری]

(۱۷۷۲۸) عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اور کہا کہ مجھے مشرکین کی سب سے زیادہ سخت تکلیف بیان کریں جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پہنچائی۔ انہوں نے کہا کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور رسول اللہ ﷺ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے آپ کی گردن میں کپڑا لپیٹ کر زور سے دبایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اس کے دونوں کندھوں سے پکڑ کر اسے رسول اللہ ﷺ سے دور کیا اور کہا: ((أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَ كُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ)) ''کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ اس پر تمہارے رب کی طرف سے دلائل بھی لایا ہے؟''

(۱۷۷۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : جَنَاحُ بْنُ نَذِيرِ بْنِ جَنَاحٍ الْقَاضِي بِالْكُوفَةِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ يَنْظُرُونَ إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَلاَ تَنْظُرُونَ إِلَى هَذَا الْمُرَائِي أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلاَنٍ فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلاَهَا فَيَجِيءُ بِهِ ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهَا فَجَاءَ بِهِ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ -ﷺ- سَاجِدًا وَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الصَّلاَةَ قَالَ : اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ . ثَلاَثًا ثُمَّ سَمَّى : اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ يُسْحَبُونَ إِلَى قَلِيبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى وَأَخْرَجَهُ هُوَ وَمُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۲۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے کہ مشرکین اپنی مجالس میں جمع ہو کر دیکھنے لگے۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: کیا تم اس ریاکار کی طرف نہیں دیکھتے ہو تم میں سے کون آل فلاں کے اونٹ کی طرف جائے گا اور اس کی گوبر، خون اور اوجھڑی لائے اور پھر ان کے سجدے میں جانے کا انتظار کرے اور جب وہ سجدے میں چلا جائے تو اس کے کندھوں کے درمیان میں رکھ دے تو قوم کا سب سے زیادہ بد بخت انسان اٹھا اور وہ اوجھڑی وغیرہ لے آیا اور جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو اس بد بخت نے آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان میں رکھ دی تو آپ ﷺ سجدے میں ہی ٹھہرے رہے تو وہ یہ منظر دیکھ کر ہنسنے لگے حتیٰ کہ شدید ہنسی کی وجہ سے ان کا بعض بعض پر گرنے لگ گیا تو ایک جانے والا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف گیا اور وہ اس وقت بچی تھیں تو وہ دوڑتی ہوئی آئیں اور انہوں نے آپ ﷺ سے وہ اوجڑی دور کی اور پھر ان کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ختم کر لی تو تین دفعہ کہا: اے اللہ! قریش کو پکڑ لے، پھر ان لوگوں کے نام لے کر دعا کی: اے اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید ان سب کو پکڑ لے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے بدر کے دن ان سب کو (میدان میں) گرے ہوئے دیکھا، پھر ان کو بدر کے کنویں میں گھسیٹ کر پھینک دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصحاب قلیب (کنویں والوں) پر لعنت بھی مسلط کر دی گئی۔

(۱۷۷۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلاَلِيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ -ﷺ- يُحْرَسُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ [المائدة ٦٧] فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ -ﷺ- رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوا فَقَدْ عَصَمَنِي اللَّهُ . وَفِي رِوَايَةِ الْهِلاَلِيِّ فَقَالَ لَهُمْ : أَيُّهَا النَّاسُ . [ضعيف]

قَالَ الشَّافِعِيُّ : يَعْصِمُكَ مِنْ قَتْلِهِمْ أَنْ يَقْتُلُوكَ حَتَّى تُبَلِّغَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَبَلَّغَ مَا أُمِرَ بِهِ فَاسْتَهْزَأَ بِهِ قَوْمٌ فَنَزَلَ عَلَيْهِ ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ [الحجر ٩٤-٩٥]

(۱۷۷۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی نگرانی کی جاتی تھی حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ [المائدة ٦٧] ''اے رسول! جو آپ کی طرف آپ کے رب نے نازل کیا ہے اس کی تبلیغ کیجیے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اپنے رب کے پیغام کو نہ پہنچایا اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے بچانے والا ہے تو آپ نے اپنا سر اپنے خیمے سے نکال کر کہا: اے لوگو! اب تم چلے جاؤ، اللہ نے میری حفاظت کا ذمہ لے لیا ہے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے قتل سے بچائے گا کہ وہ آپ کو قتل کریں جب تک کہ آپ اس چیز کی تبلیغ کرتے رہیں گے جو چیز آپ کی طرف نازل کی گئی ہے تو آپ نے اس چیز کی تبلیغ کی جس کا آپ کو حکم دیا گیا تھا تو قوم نے اس پر آپ کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ○ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ○﴾ [الحجر ٩٤-٩٥] ''پس آپ اس حکم کو جو آپ کو کیا جا رہا ہے کھول کر بیان کریں اور مشرکوں سے منہ پھیر لیجیے آپ سے جو لوگ مسخرا پن کرتے ہیں ان کی سزا کے لیے ہم کافی ہیں۔''

(۱۷۷۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَزِينٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ [الحجر ٩٥] قَالَ : الْمُسْتَهْزِئُونَ الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَالأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ يَغُوثَ الزُّهْرِيُّ وَالأَسْوَدُ بْنُ الْمُطَّلِبِ أَبُو زَمْعَةَ مِنْ بَنِي أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى وَالْحَارِثُ بْنُ عَيْطَلٍ السَّهْمِيُّ وَالْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ. فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ شَكَاهُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-.

فَأَرَاهُ الْوَلِيدَ أَبَا عَمْرِو بْنِ الْمُغِيرَةِ فَأَوْمَأَ جِبْرِيلُ إِلَى أَبْجَلِهِ فَقَالَ :مَا صَنَعْتَ؟ . قَالَ : كُفِيتَهُ. ثُمَّ أَرَاهُ الأَسْوَدَ بْنَ الْمُطَّلِبِ فَأَوْمَأَ جِبْرِيلُ إِلَى عَيْنِهِ فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ؟ . قَالَ : كُفِيتَهُ ثُمَّ أَرَاهُ الأَسْوَدَ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ الزُّهْرِيَّ فَأَوْمَأَ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ :مَا صَنَعْتَ؟ . قَالَ : كُفِيتَهُ. ثُمَّ أَرَاهُ الْحَارِثَ بْنَ عَيْطَلٍ السَّهْمِيَّ فَأَوْمَأَ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ :مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ كُفِيتَهُ وَمَرَّ بِهِ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ فَأَوْمَأَ إِلَى أَخْمَصِهِ فَقَالَ :مَا صَنَعْتَ؟ . قَالَ : كُفِيتَهُ. فَأَمَّا الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ فَمَرَّ بِرَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ وَهُوَ يَرِيشُ نَبْلاً لَهُ فَأَصَابَ أَبْجَلَهُ فَقَطَعَهَا وَأَمَّا الأَسْوَدُ بْنُ الْمُطَّلِبِ فَعَمِيَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ عَمِيَ هَكَذَا وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ نَزَلَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَجَعَلَ يَقُولُ : يَا بَنِيَّ أَلاَ تَدْفَعُونَ عَنِّي قَدْ قُتِلْتُ. فَجَعَلُوا يَقُولُونَ :مَا نَرَى شَيْئًا. وَجَعَلَ يَقُولُ يَا بَنِيَّ أَلاَ تَمْنَعُونَ عَنِّي قَدْ هَلَكْتُ هَا هُوَ ذَا أُطْعَنُ بِالشَّوْكِ فِي عَيْنِي فَجَعَلُوا يَقُولُونَ مَا نَرَى شَيْئًا. فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى عَمِيَتْ عَيْنَاهُ وَأَمَّا الأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ يَغُوثَ الزُّهْرِيُّ فَخَرَجَ فِي رَأْسِهِ قُرُوحٌ فَمَاتَ مِنْهَا وَأَمَّا الْحَارِثُ بْنُ عَيْطَلٍ فَأَخَذَهُ الْمَاءُ الأَصْفَرُ فِي بَطْنِهِ حَتَّى خَرَجَ خُرْؤُهُ مِنْ فِيهِ فَمَاتَ مِنْهَا وَأَمَّا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ يَوْمًا إِذْ دَخَلَ فِي رَأْسِهِ شِبْرِقَةٌ حَتَّى امْتَلأَتْ مِنْهَا فَمَاتَ مِنْهَا وَقَالَ غَيْرُهُ فَرَكِبَ إِلَى الطَّائِفِ عَلَى حِمَارٍ فَرَبَضَ بِهِ عَلَى شِبْرِقَةٍ فَدَخَلَتْ فِي أَخْمَصِ قَدَمِهِ شَوْكَةٌ فَقَتَلَتْهُ.

(۱۷۷۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ کے اس قول: ﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ سے مذاق کرنے والے یہ لوگ تھے: ولید بن مغیرہ، اسود بن عبد یغوث زہری، اسود بن مطلب، ابوزمعہ بنی اسد بن عبد العزی، حارث بن عیطل اسہمی اسی اور عاص بن وائل۔ اس کے بعد آپ ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے تو آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے ان لوگوں کی شکایت بیان کی۔ پھر آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ولید، ابو عمرو بن مغیرہ کو دکھایا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کے ہاتھ کی موٹی رگ کی طرف اشارہ کیا تو آپ نے کہا: ''تو نے کیا کیا؟'' اس نے کہا کہ آپ کی اس سے کفایت کی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو اسود بن مطلب دکھایا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور آپ نے کہا: تو نے کیا کیا؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ (ان کے شر سے اور ایذاء سے) بچا لیے گئے ہیں پھر آپ ﷺ نے ان کو اسود بن عبد یغوث الزہری دکھایا تو انہوں نے اس کے سر کی طرف اشارہ کیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ اس سے بچا لیے گئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو حارث بن عیطل سہمی کو دکھایا تو انہوں نے اس کے سر کی طرف اشارہ کیا تو آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ کیا کیا؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ ﷺ محفوظ کر دیے گئے ہیں۔ پھر عاص بن وائل گزرا تو انہوں نے اس کے قدم کی خالی جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کیا؟ انہوں نے کہا: آپ بے فکر ہو جائیں (اور ان کا انجام دیکھیں) اس کے بعد ولید بن مغیرہ بنی خزاعہ کے ایک آدمی کے قریب سے گزرا جو اپنے تیر کے پھالے کو درست کر رہا تھا اور یہ تیر ولید ابن مغیرہ کی رگ میں لگا اور اسے کاٹ دیا اور رہا اسود ابن مطلب وہ اندھا ہو گیا تو بعض لوگ اس

کے بارے میں کہتے کہ وہ ایسے اندھا ہوا ہے اور بعض کہتے ہیں: وہ ببول کے درخت کے نیچے اترا اور اپنے بیٹوں سے کہنے لگا: مجھے بچاؤ! میں مرگیا، وہ کہنے لگے: ہمیں کوئی چیز نظر نہیں آتی جس سے آپ کو بچائیں۔ وہ یہی الفاظ کہتا رہا: وہ دیکھو! وہ مجھے مار رہا ہے۔ اسے مجھ سے دور کرو۔ وہ میری آنکھوں میں کانٹے چبھو رہا ہے۔ وہ کہتے: ہمیں تو کوئی چیز نظر نہیں آ رہی۔ اس کی یہی حالت رہی حتیٰ کہ آنکھوں سے اندھا ہو گیا اور رہا: اسود بن عبد یغوث زہری تو اس کے سر میں دانے نکلے اور وہ انہی دانوں کے ساتھ مر گیا۔ اور اسی طرح حارث بن عیطل کے پیٹ میں زرد رنگ کا پانی (پیپ وغیرہ) پڑ گئی کہ اس کا پاخانہ اس کے منہ سے نکل آیا اور وہ بھی اسی سے مر گیا اور رہا عاص بن وائل تو اس کے ساتھ بھی ایسے ہی ہوا کہ اس (گستاخ) کے سر میں کانٹا لگا جو پورے سر میں پھیل گیا اور وہ اسی سے مر گیا اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر طائف کی طرف جانے لگا۔ راستے میں گدھا اسے لے کر کانٹے دار بوٹی میں بیٹھ گیا تو اسے اس کے پاؤں کے تلوے میں کانٹا لگا اور وہ کانٹا ہی اس کی موت کا سبب بن گیا۔ (اور یہ ملعون بھی مر گیا)۔

(۱۷۷۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِمْرَانَ أَبِي الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- ادْعُ رَبَّكَ أَنْ يَجْعَلَ لَنَا الصَّفَا ذَهَبًا وَنُؤْمِنَ بِكَ. قَالَ: أَتَفْعَلُونَ؟ . قَالُوا: نَعَمْ فَدَعَا فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَيَقُولُ: إِنْ شِئْتَ أَصْبَحَ الصَّفَا ذَهَبًا فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لاَ أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَإِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ قَالَ: بَلْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ. [حسن]

(۱۷۷۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش نے نبی ﷺ سے کہا: اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ صفا پہاڑی کو ہمارے لیے سونا بنا دے تو تب ہم آپ پر ایمان لائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا دیکھو تم ایسا ہی کرو گے؟ انہوں نے کہا: ہاں! (ہم ایمان لے آئیں گے) آپ ﷺ نے دعا کی تو آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور آ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں اور ساتھ فرماتے ہیں کہ اگر آپ ﷺ چاہتے ہیں تو صفا کو سونا بنا دیں گے اور پھر اس کے بعد بھی میں جس نے کفر کیا تو میں اس کو ایسا سخت عذاب دوں گا کہ مخلوق میں سے کسی ایک کو بھی ایسا عذاب نہ دوں گا اور اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ان کے لیے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے اللہ) تو توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دے (صفا کو سونا نہ بنا)۔

(۱۷۷۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ [الأحقاف ٣٥] نُوحٌ وَهُودٌ وَإِبْرَاهِيمُ أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يَصْبِرَ كَمَا صَبَرَ هَؤُلاَءِ فَكَانُوا ثَلاَثَةً وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- رَابِعُهُمْ قَالَ نُوحٌ ﴿إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ﴾ [يونس

٧١] إِلَى آخِرِهَا فَأَظْهَرَ لَهُمُ الْمُفَارَقَةَ وَقَالَ هُودٌ حِينَ قَالُوا ﴿إِنْ نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ﴾ [هود ٥٤] الآيَةَ فَأَظْهَرَ لَهُمُ الْمُفَارَقَةَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ﴾ [الممتحنة ٤] إِلَى آخِرِ الآيَةِ فَأَظْهَرَ لَهُمُ الْمُفَارَقَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ ﴿إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ [الأنعام ٥٦] فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عِنْدَ الْكَعْبَةِ يَقْرَؤُهَا عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَظْهَرَ لَهُمُ الْمُفَارَقَةَ. [ضعيف]

(۱۷۷۳۳) حضرت ابو عالیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ [الأحقاف ٣٥] ''آپ بھی ایسے ہی صبر کیجیے جیسے رسولوں میں سے اولوا عزم رسولوں نے صبر کیا'' اولوالعزم رسول یہ ہیں: نوح، ہود، ابراہیم علیہ السلام اور رسول کریم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ بھی صبر کریں جس طرح انہوں نے صبر کیا اور وہ تین تھے اور چوتھے رسول اللہ ﷺ تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا: ﴿إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ﴾ [یونس ٧١] ''اے میری قوم! اگر تم کو میرا رہنا اور احکام الٰہی سے نصیحت کرنا بھاری معلوم ہوتا ہے تو میرا اللہ ہی پر بھروسہ ہے..... تم نے میرے ساتھ جو کچھ کرنا ہے کر گزرو اور مجھ کو مہلت نہ دو'' حضرت نوح علیہ السلام نے ان کو بھرپور جواب دیتے ہوئے ان پر جدائی کا مقام واضح کر دیا اور اسی طرح ہود علیہ السلام نے بھی ان کو جواب دیا: جب انہوں نے آپ سے یہ کہا تھا: ﴿إِنْ نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ﴾ [هود ٥٤] ''بلکہ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ تو ہمارے کسی معبود کے برے جھپٹے میں آ گیا ہے'' تو انہوں نے اس کے جواب میں کہا کہ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ بن جاؤ کہ میں ہوں اور تم سب مل کر میرے حق میں بدی کرلو اور میں نے نقطۂ انفصال واضح کرتے ہوئے انہیں منہ توڑ جواب دیا اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا: ﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ......﴾ [الممتحنة ٤] ''(مسلمانو! تمہارے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بیزار ہیں'' اور ان پر اپنی بات کو واضح کر دیا اور حضرت محمد ﷺ نے کہا: ﴿إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ......﴾ [الأنعام ٥٦] ''آپ کہہ دیجیے کہ مجھ کو اس سے ممانعت کی گئی ہے کہ ان کی عبادت کروں جن کو تم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو'' رسول کریم ﷺ کعبہ کے قریب کھڑے ہوئے اور مشرکین پر اس آیت کریمہ کو پڑھنے لگے اور اپنا نقطۂ انفصال ان پر واضح کر دیا۔

(۴) باب الإِذْنِ بِالْهِجْرَةِ

ہجرت کی اجازت کا بیان

(١٧٧٣٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ

أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهَا قَالَتْ : لَمَّا ضَاقَتْ عَلَيْنَا مَكَّةُ وَأُوذِيَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَفُتِنُوا وَرَأَوْا مَا يُصِيبُهُمْ مِنَ الْبَلاَءِ وَالْفِتْنَةِ فِي دِينِهِمْ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لاَ يَسْتَطِيعُ دَفْعَ ذَلِكَ عَنْهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي مَنَعَةٍ مِنْ قَوْمِهِ وَعَمِّهِ لاَ يَصِلُ إِلَيْهِ شَيْءٌ مِمَّا يَكْرَهُ مِمَّا يَنَالُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ مَلِكًا لاَ يُظْلَمُ أَحَدٌ عِنْدَهُ فَالْحَقُوا بِبِلاَدِهِ حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ لَكُمْ فَرَجًا وَمَخْرَجًا مِمَّا أَنْتُمْ فِيهِ . فَخَرَجْنَا إِلَيْهَا أَرْسَالاً حَتَّى اجْتَمَعْنَا بِهَا فَنَزَلْنَا بِخَيْرِ دَارٍ إِلَى خَيْرِ جَارٍ أَمِنَّا عَلَى دِينِنَا وَلَمْ نَخْشَ مِنْهُ ظُلْمًا. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ. [صحیح]

(۱۷۷۳۴) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم پر مکہ تنگ ہو گیا اور اصحاب رسول کو طرح طرح کی تکلیفوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا اور انہوں نے اپنے دین پر عمل کرنے سے آزمائشوں اور فتنوں کو دیکھا اور یہ کہ رسول اکرم ﷺ بھی ان کے دفاع سے قاصر ہیں کیونکہ درمیان میں آپ ﷺ کی قوم اور آپ کے چچا رکاوٹ بنے ہوئے تھے اور آپ اپنے ساتھیوں کی تکلیفوں میں بے بس ہو گئے تو آپ نے ان سے کہا کہ حبشہ کی سرزمین میں ان کا بادشاہ اپنے پاس کسی پر ظلم نہیں ہونے دیتا لہٰذا تم ان کے شہر میں چلے جاؤ۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے متبادل تمہارے لیے اور راستہ نہ نکال دے۔ پھر ہم آہستہ آہستہ یہاں سے نکلے حتیٰ کہ ہم حبشہ میں جمع ہو گئے اور ہم اچھے گھر اور اچھے پڑوس میں تھے۔ وہاں ظلم و زیادتی کا ڈر بھی نہ تھا۔ پھر لمبی حدیث بیان کی۔

(۱۷۷۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الأَسْفَاطِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ : مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لَبِثَ عَشْرَ سِنِينَ يَتْبَعُ الْحَاجَّ فِي مَنَازِلِهِمْ فِي الْمَوَاسِمِ بِمَجَنَّةَ وَعُكَاظٍ وَمَنَازِلِهِمْ بِمِنًى : مَنْ يُؤْوِينِي وَيَنْصُرُنِي حَتَّى أُبَلِّغَ رِسَالاَتِ رَبِّي وَلَهُ الْجَنَّةُ؟ . فَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا يُؤْوِيهِ وَيَنْصُرُهُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَدْخُلُ صَاحِبَهُ مِنْ مُضَرَ وَالْيَمَنِ فَيَأْتِيهِ قَوْمُهُ أَوْ ذُو رَحِمِهِ فَيَقُولُونَ : احْذَرْ فَتَى قُرَيْشٍ لاَ يُصِيبُكَ يَمْشِي بَيْنَ رِحَالِهِمْ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ يُشِيرُونَ إِلَيْهِ بِأَصَابِعِهِمْ حَتَّى بَعَثَنَا اللَّهُ مِنْ يَثْرِبَ فَيَأْتِيهِ الرَّجُلُ مِنَّا فَيُؤْمِنُ بِهِ وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ فَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ فَيُسْلِمُونَ بِإِسْلاَمِهِ حَتَّى لَمْ يَبْقَ دَارٌ مِنْ دُورِ يَثْرِبَ إِلاَّ فِيهَا رَهْطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُظْهِرُونَ الإِسْلاَمَ ثُمَّ بَعَثَنَا اللَّهُ فَائْتَمَرْنَا وَاجْتَمَعْنَا سَبْعِينَ رَجُلاً مِنَّا فَقُلْنَا حَتَّى مَتَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يُطْرَدُ فِي جِبَالِ مَكَّةَ وَيُخَالُ أَوْ قَالَ وَيُخَافُ.

فَرَحَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَيْهِ الْمَوْسِمَ فَوَعَدَنَا شِعْبَ الْعَقَبَةِ فَاجْتَمَعْنَا فِيهِ مِنْ رَجُلٍ وَرَجُلَيْنِ حَتَّى تَوَافَيْنَا فِيهِ عِنْدَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَا نُبَايِعُكَ؟ قَالَ : تُبَايِعُونِي عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ وَعَلَى النَّفَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَعَلَى الأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَنْ تَقُولُوا فِي اللَّهِ لاَ يَأْخُذُكُمْ فِي

اللَّهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ وَعَلَى أَنْ تَنْصُرُونِي إِنْ قَدِمْتُ عَلَيْكُمْ يَثْرِبَ وَتَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَأَزْوَاجَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ وَلَكُمُ الْجَنَّةُ .

فَقُلْنَا :نُبَايِعُكَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ أَصْغَرُ السَّبْعِينَ رَجُلاً إِلاَّ أَنَا فَقَالَ :رُوَيْدًا يَا أَهْلَ يَثْرِبَ إِنَّا لَمْ نَضْرِبْ إِلَيْهِ أَكْبَادَ الْمَطِيِّ إِلاَّ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّ إِخْرَاجَهُ الْيَوْمَ مُفَارَقَةُ الْعَرَبِ كَافَّةً وَقَتْلُ خِيَارِكُمْ وَأَنْ تَعَضَّكُمُ السُّيُوفُ فَإِمَّا أَنْتُمْ قَوْمٌ تَصْبِرُونَ عَلَى عَضِّ السُّيُوفِ وَقَتْلِ خِيَارِكُمْ وَمُفَارَقَةِ الْعَرَبِ كَافَّةً فَخُذُوهُ وَأَجْرُكُمْ عَلَى اللَّهِ وَإِمَّا أَنْتُمْ تَخَافُونَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خِيفَةً فَذَرُوهُ فَهُوَ أَعْذَرُ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ.

فَقَالُوا :أَخِّرْ عَنَّا يَدَكَ يَا أَسْعَدُ بْنَ زُرَارَةَ فَوَاللَّهِ لاَ نَذَرُ هَذِهِ الْبَيْعَةَ وَلاَ نَسْتَقِيلُهَا فَقُمْنَا إِلَيْهِ رَجُلاً رَجُلاً يَأْخُذُ عَلَيْنَا شَرْطَهُ وَيُعْطِينَا عَلَى ذَلِكَ الْجَنَّةَ. [حسن۔ حدیث حاکم]

(۱۷۷۳۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مکہ) میں دس سال ٹھہرے اور موسم حج میں آپ ﷺ حاجیوں کے پیچھے ان کے گھروں میں جاتے جو مجنہ اور عکاظ میں تھے اور اسی طرح آپ ﷺ منیٰ میں بھی ان کے گھروں میں جاتے اور آپ ﷺ فرماتے: جو مجھے ٹھکانہ دے گا اور میری مدد کرے گا حتیٰ کہ میں اللہ کے پیغامات کی تبلیغ کروں اور ان کو لوگوں تک پہنچا دوں تو اس کے لیے جنت ہے تو آپ ﷺ کو ٹھکانہ اور مدد کرنے کے لیے کوئی بھی تیار نہ ہوا حتیٰ کہ مضر اور یمن سے کوئی آدمی آتا تو اس کی قوم اور اس کے عزیز واقارب کے لوگ اسے کہتے کہ قریش کے ایک جوان سے بچنا اور اس سے ملاقات نہ کرنا۔ وہ لوگوں کے گھروں میں جا کر ان کو اللہ کے دین کی دعوت دیتا ہے اور لوگ آپ ﷺ کی طرف انگلیوں سے اشارے کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مدینہ میں منتخب فرمایا اور ہم میں سے کوئی آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور وہ آپ پر ایمان لے آیا اور آپ اسے قرآن کی تعلیم دیتے۔ پھر وہ آدمی اپنے گھر لوٹا تو اس کے اسلام کی وجہ سے اس کے اہل وعیال بھی اسلام قبول کر لیتے حتیٰ کہ یثرب (مدینہ) میں کوئی ایسا گھر نہیں تھا جس میں مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور یہ لوگ اسلام کی تبلیغ کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے ہمیں چنا اور ہم ستر آدمیوں نے اکٹھے ہو کر مشاورت کی اور کہا کہ آپ کو کب تک مکہ کے پہاڑوں میں دھکیلا جائے گا اور کب تک آپ خوف کی زندگی ان پہاڑوں میں گزاریں گے۔ اس کے بعد ہم نے وہاں سے کوچ کیا اور موسم حج میں آپ سے ملاقات کی تو آپ نے شعب عقبہ میں ہمارے ساتھ ملاقات کا وعدہ کیا حتیٰ کہ ہم اس میں ایک ایک اور دو دو ہو کر داخل ہوئے حتیٰ کہ ہم سب اکٹھے ہو گئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی کس بات پر بیعت کریں تو آپ نے فرمایا: تم میری بیعت اطاعت وفرمانبرداری پر کرو۔ خوشی میں بھی اور ناخوشی میں بھی اور خوش حالی اور تنگ دستی میں خرچ کرنے پر اور نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے پر اور اللہ کے دین کی دعوت دینے یا عمل کرنے پر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کرنے پر اور اس بات پر کہ اگر میں تمہارے پاس یثرب آؤں تو تم نے میری مدد کرنی ہے اور تم نے مجھے بھی اس چیز سے بچانا جس چیز سے تم اپنے آپ کو اپنی بیویوں کو اور اپنی اولادوں کو بچاتے ہو تو ایسی صورت

میں تمہارے لیے جنت ہے۔''

ہم نے کہا کہ ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں اور ہم بیعت کے لیے اٹھے تو حضرت سعد بن زرارہ نے جوان ستر آدمیوں میں سب سے کم عمر تھے سوائے میرے، آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولے: ''اہل یثرب ذرا ٹھہر جاؤ! ہم آپ ﷺ کے پاس اونٹوں کے کلیجے مار کر (یعنی لمبا چوڑا سفر کر کے) اس یقین کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں آج آپ کو یہاں سے لے جانے کا معنی ہے سارے عرب سے دشمنی، تمہارے چیدہ سرداروں کا قتل اور تلواروں کی مار۔ لہٰذا اگر یہ سب کچھ برداشت کر سکتے ہو تب تو انہیں لے چلو اور تمہارا اجر اللہ پر ہے اور اگر تمہیں اپنی جان عزیز ہے تو انہیں ابھی سے چھوڑ دو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ قابل قبول عذر ہوگا۔'' تو لوگوں نے بیک آواز کہا ''سعد بن زرارہ اپنا ہاتھ ہٹاؤ! اللہ کی قسم! ہم اس بیعت کو نہ چھوڑ سکتے ہیں اور نہ توڑ سکتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک ایک کر کے اٹھے اور آپ ﷺ نے ہم سے بیعت لی اور اس کے عوض جنت کی بشارت دی۔

(۱۷۷۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِی ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِمَكَّةَ فَأُمِرَ بِالْهِجْرَةِ وَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ﴿وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِی مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِی مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِی مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا﴾ [الاسراء ۸۰]۔ [ضعیف]

(۱۷۷۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ مکہ میں تھے۔ آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم دیا گیا اور آپ پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا﴾ [الاسراء ۸۰] ''اور اس طرح دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور میرے لیے اپنے پاس سے غلبہ اور مددگار مقرر فرما۔''

(۱۷۷۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِی مَنِيعٍ حَدَّثَنَا جَدِّی عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ لِلْمُسْلِمِينَ: قَدْ رَأَيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ أُرِيتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لاَبَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ. فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّی أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِی. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ وَتَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِی أَنْتَ وَأُمِّی؟ قَالَ: نَعَمْ. فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لِصَحَابَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ

فِي الصَّحِيحِ بِطُولِهِ مِنْ حَدِيثِ عُقَيْلٍ وَيُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [صحيح۔ بخاری ۲۲۹۸]

(۱۷۷۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا: "مجھے تمہارا مقامِ ہجرت دکھایا گیا ہے، یہ لاوے کی دو پہاڑیوں کے درمیان واقع ایک نخلستانی علاقہ ہے۔" اس کے بعد لوگوں نے مدینہ کی جانب ہجرت کی۔ عام مہاجرین حبشہ بھی مدینہ ہی آ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی سفرِ مدینہ کے لیے ساز و سامان تیار کر لیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ذرا رکے رہو، کیونکہ توقع ہے مجھے بھی اجازت دے دی جائے گی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا! کیا آپ کو اس پر امید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ رکے رہے تاکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کریں۔ ان کے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔ انہیں بھی چار ماہ تک ببول کے پتوں کا خوب چارہ کھلایا۔

(۱۷۷۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْبَاهِلِيُّ وَأَبُو عُمَرَ: حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقْرِآنِ الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبِلاَلٌ وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي عِشْرِينَ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ قَطُّ فَرَحَهُمْ بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلاَئِدَ وَالصِّبْيَانَ يَسْعَوْنَ فِي الطَّرِيقِ يَقُولُونَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ فَمَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَرَأْتُ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ [الأعلى ۱] فِي سُوَرٍ مِثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ. [صحيح۔ بخاری]

(۱۷۷۳۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے سب سے پہلے ہمارے پاس آنے والے (یعنی مدینہ میں) حضرت مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ دونوں قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے، پھر عمار بن یاسر، بلال اور سعد رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں سے بیسویں نمبر پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے۔ پھر حضور علیہ السلام تشریف لائے تو اہل مدینہ نے اتنی خوشی منائی کہ میں نے اس سے پہلے اتنا خوش ہوتے ہوئے انہیں نہیں دیکھا۔ حتی کہ میں لڑکوں اور بچوں کو دیکھا کہ وہ مدینے کی گلیوں میں دوڑتے ہوئے یہ آواز بلند کر رہے تھے کہ رسول کریم ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو میں نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ [الأعلى ۱] اور اس جیسی مفصل سورتیں پڑھ لی تھیں۔

(۵) باب مُبْتَدَإِ الإِذْنِ بِالْقِتَالِ

قتال کرنے کی اجازت کا بیان

(۱۷۷۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ :الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ :لاَ تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا. فَسَلَّمَ النَّبِيُّ -ﷺ- ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لاَ أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلاَ تُؤْذِينَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ :بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ -ﷺ- يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا

ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ -ﷺ- دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ -ﷺ- : أَيَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟ . يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ -ﷺ- وَكَانَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الأَذَى قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الأُمُورِ﴾ [آل عمران ۱۸۶] وَقَالَ اللَّهُ ﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ [البقرة ۱۰۹] وَكَانَ النَّبِيُّ -ﷺ- يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ حَتَّى أَذِنَ لَهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا النَّبِيُّ -ﷺ- بَدْرًا فَقَتَلَ اللَّهُ بِهِ مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنْ عَبَدَةِ الأَوْثَانِ :هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى الإِسْلاَمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۳۹) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اسامہ بن زید نے خبر دی کہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان بندھا ہوا تھا اور نیچے فدک کی بنی ہوئی ایک مخملی چادر بچھی ہوئی تھی اور آپ ﷺ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ بنی حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے سفر کیا حتیٰ کہ ایک مجلس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور یہ اس کے اسلام لانے سے پہلے کا واقعہ ہے اور اسی طرح اس مجلس کے اندر مسلمان، مشرکین، بت پرست اور یہودی سب شریک تھے اور مسلمانوں میں سے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب مجلس پر سواری کا گرد پڑا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر سے اپنی ناک چھپالی اور پھر کہا: ہمارے اوپر غبار نہ اڑاؤ۔ رسول اکرم ﷺ نے سلام کیا اور وہاں رک گئے اور اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلایا اور ان کو قرآن مجید کی تلاوت بھی سنائی۔ عبداللہ بن ابی بن سلول بولا: میاں میں ان باتوں کے سمجھنے سے قاصر ہوں اور اگر وہ چیز جو تو کہتا ہے حق ہے تو ہماری مجلسوں میں آکر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو، اپنے گھر جاؤ اور ہم سے جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو، اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں، کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہونے لگی اور قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ کر دیتے۔ لیکن آپ ﷺ انہیں برابر خاموش کرتے رہے اور جب وہ خاموش ہو گئے تو آنحضرت ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے کہا کہ اے سعد! تم نے نہیں سنا کہ ابو حباب نے آج کیا بات کہی؟ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یوں یوں باتیں کہی ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجیے اور درگزر فرمائیے، اس ذات کی قسم جس نے کتاب کو نازل فرمایا: اللہ تعالیٰ نے وہ حق آپ کو عطا فرمایا ہے جو عطا فرمانا تھا۔ اس بستی (مدینہ منورہ) کے لوگ (آپ کی تشریف آوری سے پہلے) اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے تاج پہنا دیں اور شاہی عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپ کو عطاء فرمایا ہے تو اسے حق سے حسد ہو گیا اور اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا ہے جو آپ نے دیکھا تو اسے آنحضرت ﷺ نے معاف کر دیا اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم بھی مشرکین اور اہل کتاب کو معاف کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا تھا اور وہ ان کی تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًی كَثِیْرًا وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ [آل عمران ۱۸۶] ”اور تمہیں ضرور ضرور ان لوگوں کی جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور مشرک لوگوں کی تکلیف دہ باتیں سننا پڑیں گی اور اگر تم نے صبر کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو یہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے“ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ ”اہل کتاب کے بہت سے لوگ چاہتے ہیں کہ وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد کفر میں لوٹا دیں اپنی طرف سے حسد کرتے ہوئے اور حق واضح ہو جانے کے بعد۔ پس ان کو معاف کرو اور ان سے درگزر کرتے رہو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم آجائے۔

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' نبی ﷺ عفو درگزر سے کام لیتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے بارے میں اجازت دے دی اور جب آپ ﷺ نے بدر کی لڑائی لڑی تو اس میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کروا دیا تو عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں نے کہا کہ اب یہ غالب آ جائیں گے۔ لہٰذا انہوں نے آپ کی اسلام پر بیعت کر لی۔

(۱۷۷۴۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ :مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :أَخْرَجَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ لَيَهْلِكُنَّ.
قَالَ فَنَزَلَتْ ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَأَنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ [الحج ۳۹] وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرَأُهَا ﴿أُذُنٌ﴾ [التوبة ٦١] قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهَا قِتَالٌ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :وَهِيَ أَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ. [صحيح]

(۱۷۷۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب اہل مکہ نے نبی ﷺ کو نکالا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ((إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُون)) پڑھا اور کہا کہ انہوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے تو یہ ضرور ضرور ہلاک ہو جائیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ۝﴾ [الحج ۳۹] ''اجازت دی گئی ہے ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی گئی (جنگ کرنے کی) کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور یقیناً ان کی مدد کرنے پر اللہ تعالیٰ قادر ہے۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اسے ((اُذُنٌ)) کی قرآت سے پڑھتے تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے جان لیا کہ اس سے مراد قتال ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سب سے پہلے قتال کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱۷۷۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ حَاتِمٍ الْبَاشَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَأَصْحَابًا لَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَتَوُا النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ كُنَّا فِي عِزٍّ وَنَحْنُ مُشْرِكُونَ فَلَمَّا آمَنَّا صِرْنَا أَذِلَّةً فَقَالَ :إِنِّي أُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلاَ تُقَاتِلُوا الْقَوْمَ. فَلَمَّا حَوَّلَهُ اللَّهُ إِلَى الْمَدِينَةِ أَمَرَهُ بِالْقِتَالِ فَكَفُّوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ﴾ [النساء ۷۷]۔ [حسن]

(۱۷۷۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور ان کے ساتھی نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے نبی! جب ہم مشرک تھے تو ہم بڑے عزت والے تھے اور جب ہم نے اسلام قبول کیا تو ہم ذلیل ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے درگزر کا حکم دیا گیا اور قتال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر جب آپ ﷺ مدینہ میں چلے گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو

قتال کرنے کا حکم دے دیا۔ جب قتال کا حکم ملا تو یہ لوگ قتال سے رک گئے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَوةَ وَآتُوا الزَّكَوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ﴾ [النساء ۷۷] ''کیا آپ ﷺ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جن کو کہا گیا کہ (ابھی) اپنے ہاتھ لڑائی سے روکو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو پس جب ان پر قتال فرض ہوا تو ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے ڈرنے لگ گیا۔''

(۶) باب مَا جَاءَ فِي نَسْخِ الْعَفْوِ عَنِ الْمُشْرِكِينِ وَنَسْخِ النَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ حَتَّى يُقَاتِلُوا وَالنَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ

مشرکین سے درگزر کے منسوخ ہونے اور ان سے قتال کی نہی کے منسوخ ہونے کا بیان

اور حرمت والے مہینوں میں قتال کرنے کی ممانعت کا بیان

قَالَ الشَّافِعِيُّ :يُقَالُ نُسِخَ هَذَا كُلُّهُ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾ الآيَةَ [البقرة ۱۹۳]

امام شافعی ؒ فرماتے ہیں کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے منسوخ ہو گیا: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾ [البقرة ۱۹۳] ''کہ ان سے اس وقت تک قتال کرو جب تک کوئی فتنہ باقی نہ رہ جائے۔''

(۱۷۷۴۰) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ۵] وَقَوْلِهِ ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ [التوبة ۲۹] قَالَ فَنَسَخَ هَذَا الْعَفْوَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَقَوْلِهِ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ﴾ [التوبة ۷۳] فَأَمَرَهُ اللَّهُ بِجِهَادِ الْكُفَّارِ بِالسَّيْفِ وَالْمُنَافِقِينَ بِاللِّسَانِ وَأَذْهَبَ الرِّفْقَ عَنْهُمْ. [ضعيف]

(۱۷۷۴۰) حضرت ابن عباس ؓ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ۵] ''مشرکین کو جہاں پاؤ ان کو قتل کر دو۔'' اور اسی طرح اس آیت کے بارے میں ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [التوبة ۲۹] ''تم ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔'' ان آیات سے مشرکین سے درگزر کو منسوخ کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ﴾ [التوبة ۷۳] ''اے نبی ﷺ! کفار اور منافقین سے قتال کیجیے اور ان پر سختی کیجیے۔'' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس آیت میں کفار سے جہاد بالسیف کرنے کا حکم دیا اور منافقین سے جہاد باللسان کا حکم دیا اور

ان پر نرمی کرنے کو ختم کر دیا۔

(۱۷۷۴۳) وَبِهَذَا الإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَوْلُهُ ﴿وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾ [الأنعام ١٠٦] وَ ﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ﴾ [الغاشية ٢٢] يَقُولُ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ﴾ [المائدة ١٣] ﴿وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا﴾ [التغابن ١٤] ﴿فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ﴾ [البقرة ١٠٩] ﴿قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لاَ يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ﴾ [الجاثية ١٤] وَنَحْوَ هَذَا فِي الْقُرْآنِ أَمَرَ اللَّهُ بِالْعَفْوِ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَإِنَّهُ نَسَخَ ذَلِكَ كُلَّهُ قَوْلُهُ ﴿اقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ٥] وَقَوْلُهُ ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ [التوبة ٥] إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ [التوبة ٢٩] فَنَسَخَ هَذَا الْعَفْوَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ. [ضعيف]

(۱۷۷۴۳) اسی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق فرمایا: ﴿وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾ [الأنعام ١٠٦] اور ﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ﴾ [الغاشية ٢٢] انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں اور اسی طرح یہ قول ﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ﴾ [المائدة ١٣] ''ان کو معاف کیجیے اور ان سے درگزر کیجیے۔'' اور ایسے ہی ﴿وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا﴾ [التغابن ١٤] اور ﴿فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ﴾ [البقرة ١٠٩] ''ان کو معاف کرو اور ان سے درگزر کرو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا کوئی اور حکم صادر فرمائیں۔'' اور یہ آیت کریمہ ﴿قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لاَ يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ﴾ [الجاثية ١٤] ''آپ ﷺ ایمان والوں سے کہہ دیں کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے'' اور ان جیسی جتنی بھی قرآن مجید میں آیات ہیں جن کے اندر اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے درگزر کرنے کا حکم دیا وہ سب کی سب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ٥] اور اس فرمان ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ [التوبة ٢٩] ''تم ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔'' سے مشرکین سے درگزر کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔

(۱۷۷۴۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلاَ تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلاَ نَصِيرًا إِلاَّ الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ الآيَةَ [النساء ٨٩-٩٠] قَالَ وَقَالَ ﴿لاَ يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ﴾ الآيَةَ [الممتحنة ٨] ثُمَّ نَسَخَ هَؤُلاَءِ الآيَاتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ [التوبة ١] إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ٥] وَأَنْزَلَ ﴿قَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ

كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً﴾ [التوبة ٣٦] قَالَ ﴿وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا﴾ [الأنفال ٦١] ثُمَّ نَسَخَ ذَلِكَ هَذِهِ الآيَةُ ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ﴾ [التوبة ٢٩] [-] ضعيف]

(۱۷۷۴۴) حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ○ إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ ......﴾ [النساء ٨٩-٩٠] ''پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو انہیں پکڑو اور قتل کرو جہاں بھی ہاتھ لگ جائیں۔ خبردار! ان میں سے کسی کو بھی اپنا رفیق اور مددگار نہ بنا بیٹھنا سوائے ان لوگوں کے جو اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے۔'' اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ﴿لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ﴾ [الممتحنة ٨] ''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور نہ تم کو جلاوطن کیا اللہ تعالیٰ تم کو ان کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کرنے سے نہیں روکتا.....'' پھر یہ آیات منسوخ ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○﴾ [التوبة ١] اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ٥] ''اللہ اور اس کا رسول ان مشرکین سے اعلانِ برائت کرتے ہیں جن سے تم نے عہد کیا ہے۔'' یہاں تک ''جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو جہاں بھی تم پاؤ قتل کر دو'' اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا: ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً﴾ [التوبة ٣٦] ''مشرکین سے تم سب مل کر قتال کرو جس طرح وہ سب مل کر تم سے قتال کرتے ہیں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ﴾ [الأنفال ٦١] ''اور اگر یہ صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ ﷺ بھی ہو جائیں۔'' یہ والی آیت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے منسوخ ہوگئی: ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ﴾ [التوبة ٢٩] ''ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔''

(۱۷۷۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو : عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- رَهْطًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ فَلَمَّا انْطَلَقَ لِيَتَوَجَّهَ بَكَى صَبَابَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مَكَانَهُ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ وَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا وَأَمَرَهُ أَنْ لاَ يَقْرَأَهُ إِلاَّ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا وَقَالَ : لاَ تُكْرِهَنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ عَلَى الْمَسِيرِ مَعَكَ .

فَلَمَّا صَارَ ذَلِكَ الْمَوْضِعَ قَرَأَ الْكِتَابَ وَاسْتَرْجَعَ قَالَ : سَمْعًا وَطَاعَةً لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَ فَرَجَعَ رَجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَمَضَى بَقِيَّتُهُمْ مَعَهُ فَلَقُوا ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَتَلُوهُ فَلَمْ يَدْرِ ذَلِكَ مِنْ رَجَبٍ أَوْ مِنْ جُمَادَى الآخِرَةِ

فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَتَلْتُمْ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَنَزَلَتْ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ﴾ [البقرة ۲۱۷] إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾ [البقرة ۲۱۷] قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ لَئِنْ كَانُوا أَصَابُوا خَيْرًا مَا لَهُمْ أَجْرٌ فَنَزَلَتْ ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَةَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [البقرة ۲۸۱] ۔ [حسن]

(۱۷۷۴۵) حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گروہ کو روانہ کیا اور اس پر عبیدہ بن حارث کو امیر بنایا اور جب وہ جانے کے لیے نکلا تو اس کو رسول اللہ ﷺ کی محبت نے رُلا دیا۔ آپ ﷺ نے ان کی جگہ پر عبداللہ بن جحش کو امیر بنا دیا اور ایک خط لکھ کر دیا اور ان سے کہا کہ اس کو فلاں جگہ پر کھول کر پڑھنا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ساتھ سفر پر لے جانے کے لیے اپنے کسی بھی ساتھی پر جبر نہ کرنا۔'' جب وہ اس جگہ پر پہنچے جہاں پر آپ نے خط کھولنے کا حکم دیا تھا تو انہوں نے خط کھول کر پڑھا اور ساتھ ہی انا للہ وانا الیہ راجعون بھی پڑھ دیا اور کہا کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی بات سنی اور اس کی اطاعت کی۔ کہتے ہیں کہ ان کے ساتھیوں میں سے آدمی واپس آگئے اور باقی ان کے ساتھ چلتے رہے اور ابن حضرمی ملے اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور ان کو پتا نہ چلا کہ یہ رجب کا مہینہ ہے یا جمادی الاخریٰ کا تو مشرکین نے کہا کہ تم نے حرمت والے مہینے میں قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ والی آیات نازل فرمائیں: ﴿يَسْتَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ......﴾ [البقرة ۲۱۷] ''اس قول تک ﴿وَ الْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾ [البقرة ۲۱۷] ''یہ لوگ آپ ﷺ سے حرمت والے مہینے میں قتال کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ ان میں قتال کرنا تو کبیرہ گناہ ہے..... لیکن فتنہ پھیلانا تو قتل کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ بعض مسلمانوں نے کہا کہ اگر انہوں نے اچھا کام بھی کیا ہے تو اس پر ان کو اجر نہیں ملے گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ الَّذِينَ هَاجَرُوا وَ جَهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَ اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ٥﴾ [البقرة ۲۸۱] ''جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا تو یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

(۱۷۷۴۶) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ سَرِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَحْشٍ الأَسَدِيَّ فَانْطَلَقُوا حَتَّى هَبَطُوا نَخْلَةَ فَوَجَدُوا بِهَا عَمْرَو بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فِي عِيرِ تِجَارَةٍ لِقُرَيْشٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي قَتْلِ ابْنِ الْحَضْرَمِيِّ وَنُزُولِ قَوْلِهِ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ﴾ [البقرة ۲۱۷] قَالَ : فَبَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- عَقَلَ ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ وَحَرَّمَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ كَمَا كَانَ يُحَرِّمُهُ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ [التوبة ۱]

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَكَأَنَّهُ أَرَادَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً﴾ [التوبة ۳۶] وَالآيَةَ الَّتِي

ذَكَرَهَا الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَعَمُّ فِي النَّسْخِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعيف]

(۱۷۷۴۶) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک لشکر روانہ کیا اور اس پر عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا۔ وہ سفر کرتے کرتے ایک نخلستان میں اترے، وہاں پر انہوں نے قریش کے تجارتی قافلے میں عمرو بن حضرمی کو پایا اور انہیں قتل کر دیا اور اسی طرح انہوں نے پوری حدیث بیان کی جس میں اس آیت کے نزول کا بھی ذکر ہے ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ﴾ [البقرة ۲۱۷] اور اس میں انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرمی کی دیت دی اور حرمت والے مہینے کی حرمت کو برقرار رکھا جیسا کہ اس کی حرمت کو وہ لوگ باقی رکھتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ [التوبة ۱] ''اللہ اور اس کا رسول بری ہیں۔''

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس آیت: ﴿وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً﴾ کہ مشرکین سے سب مل کر قتال کرو اس کو نسخ میں عام قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم

(۱۷۷۴۷) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: وَاسْتَفْتَى هَلْ يَصْلُحُ لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يُقَاتِلُوا الْكُفَّارَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَقَالَ سَعِيدٌ: نَعَمْ. وَقَالَ ذَلِكَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ. [صحيح]

(۱۷۷۴۷) مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ کفار سے حرمت والے مہینوں میں مسلمانوں کا قتال کرنا درست ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں! اور کہا کہ یہ سلیمان بن یسار کا قول ہے۔

(۱۷۷۴۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ﴾ [البقرة ۲۱۷] قَالَ: هَذَا شَيْءٌ مَنْسُوخٌ وَقَدْ مَضَى وَلاَ بَأْسَ بِالْقِتَالِ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَغَيْرِهِ. [صحيح]

(۱۷۷۴۸) ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ......﴾ [البقرة ۲۱۷] کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے اور اب حرمت والے مہینوں اور اس کے علاوہ میں ان سے قتال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) باب فَرْضِ الْهِجْرَةِ

ہجرت کی فرضیت کا بیان

قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ فِي الَّذِي يُفْتَنُ عَنْ دِينِهِ قَدَرَ عَلَى الْهِجْرَةِ فَلَمْ يُهَاجِرْ حَتَّى تُوُفِّيَ ﴿إِنَّ الَّذِينَ

تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الأَرْضِ﴾ [النساء ۹۷] الآيَةَ.

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے بارے میں فرمان ہے جو اپنے دین کے بارے میں فتنوں میں مبتلا کیا جاتا ہے اور ہجرت پر قدرت رکھنے کے باوجود ہجرت نہیں کرتا حتیٰ کہ مرجاتا ہے: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ أَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْأَرْضِ قَالُوْٓا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ [النساء ۹۷] ''جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے (ہجرت کیوں نہ کی)؟ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنی جگہ کمزور اور مغلوب تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم ہجرت کر جاتے؟ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ پہنچنے کی بری جگہ ہے۔''

(۱۷۷۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَرَجُلٌ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الأَسَدِيُّ قَالَ : قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ كُتِبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَنَهَانِي أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَيَأْتِي السَّهْمُ يُرْمَى بِهِ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ فِيهِمْ ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ [النساء ۹۷] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِءِ. [صحیح۔ بخاری]

(۱۷۷۴۹) محمد بن عبدالرحمن بن نوفل اسدی نے کہا: مدینہ والوں کو ایک فوج نکالنے کا حکم دیا گیا اور اس میں میرا بھی نام لکھا گیا۔ (اسی دوران) میری ملاقات عکرمہ مولی ابن عباس سے ہوئی تو انہوں نے مجھے بڑی سختی سے منع کیا اور کہا کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ تھے جو مشرکین کی فوج کے ساتھ مل گئے اور ان کی تعداد میں اضافہ کا سبب بنے اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ نہ ملے تو جب بھی مسلمانوں کی طرف سے تیر آتا تو ان کو لگ جاتا اور یہ مرجاتے یا دیے قتل ہو جاتے تو ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ أَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْأَرْضِ قَالُوْٓا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ [النساء ۹۷] ''جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں: تم کس حال میں تھے (ہجرت کیوں نہ کی)؟ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنی جگہ کمزور اور مغلوب تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم ہجرت کر جاتے؟ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ پہنچنے کی بری جگہ ہے۔''

(۱۷۷۵۰) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُسْلِمٍ

حَدَّثَنَاهُ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِى خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِى حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ :مَنْ أَقَامَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ . [ضعیف]

(۱۷۷۵۰) حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے مشرکین کے ساتھ قیام کیا تو وہ اللہ کے ذمہ سے بری ہوگیا۔

(۱۷۷۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِى وَائِلٍ عَنْ أَبِى نُخَيْلَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِىَّ -صلى الله عليه وسلم- وَهُوَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقُلْتُ :يَا نَبِىَّ اللَّهِ ابْسُطْ يَدَكَ حَتَّى أُبَايِعَكَ وَاشْتَرِطْ عَلَىَّ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِالشَّرْطِ مِنِّى. قَالَ: أُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ وَتُؤْتِىَ الزَّكَاةَ وَتُنَاصِحَ الْمُؤْمِنَ وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكَ . [صحیح]

(۱۷۷۵۱) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! اپنا ہاتھ پھیلائیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں اور مجھ پر شرط بھی لگائیے جو آپ میرے بارے میں مناسب جانیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ کی اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ آپ اللہ کی عبادت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور مؤمن کی خیر خواہی کریں اور مشرک سے الگ رہیں۔

(۱۷۷۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِى عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ :بَيْنَا نَحْنُ بِهَذَا الْمِرْبَدِ إِذْ أَتَى عَلَيْنَا أَعْرَابِىٌّ شَعِثُ الرَّأْسِ مَعَهُ قِطْعَةُ أَدِيمٍ أَوْ قِطْعَةُ جِرَابٍ فَقُلْنَا كَأَنَّ هَذَا لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ فَقَالَ أَجَلْ لاَ هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ لِى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَ الْقَوْمُ هَاتِ فَأَخَذْتُهُ فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ :بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِىِّ رَسُولِ اللَّهِ لِبَنِى زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ . قَالَ أَبُو الْعَلاَءِ :وَهُمْ حَىٌّ مِنْ عُكْلٍ :إِنَّكُمْ إِنْ شَهِدْتُمْ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَقَمْتُمُ الصَّلاَةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَفَارَقْتُمُ الْمُشْرِكِينَ وَأَعْطَيْتُمْ مِنَ الْغَنَائِمِ الْخُمُسَ وَسَهْمَ النَّبِىِّ وَالصَّفِىَّ . وَرُبَّمَا قَالَ :وَصَفِيَّهُ فَأَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَأَمَانِ رَسُولِهِ . [ضعیف]

(۱۷۷۵۲) حضرت یزید بن عبداللہ بن شخیر فرماتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ اس اونٹوں کے باڑے میں تھے کہ ہمارے پاس ایک دیہاتی آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے پاس ایک کھال کا ٹکڑا تھا یا چمڑے کا تو ہم نے کہا: لگتا ہے کہ یہ ہمارے شہر کا نہیں۔ اس نے کہا ہاں میں تمہارے شہر کا نہیں ہوں۔ میرے پاس ایک خط ہے جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوا کر دیا تھا تو قوم نے کہا: دکھاؤ! تو میں نے اس سے وہ لے لیا اور اس کو پڑھا تو اس میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط محمد

رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے ہے بنی زہیر بن اقیش کے لیے۔ ابو العلاء نے کہا کہ یہ عکل قبیلے میں سے ایک قبیلہ ہے اگر تم لا الہ الا اللہ کی گواہی دے دو اور نماز قائم کرنے لگ جاؤ اور زکوۃ ادا کرنے لگ جاؤ اور مشرکین سے الگ ہو جاؤ اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور میرا حصہ اور میرے اہل وعیال کا حصہ ادا کرنا۔ جب تم یہ کرنے لگ جاؤ گے تو تم اللہ اور اس کے رسول کی امان میں آجاؤ گے۔

(٨)باب مَا جَاءَ فِی عُذْرِ الْمُسْتَضْعَفِینَ
مستضعفین کے عذر کے بارے میں حکم کا بیان

قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلاً فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا﴾ [النساء ٩٨-٩٩]
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَيُقَالُ عَسَى مِنَ اللَّهِ وَاجِبٌ.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَّ لَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ○ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَ كَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ○﴾ [النساء ٩٨-٩٩] ''مگر جو مرد عورتیں اور بچے جو بے بس ہیں جنہیں نہ تو کسی چارہ کار کی طاقت ہے اور نہ کسی راستے کا علم ہے۔ بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کرے، اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ عسیٰ کا تعلق جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو تو یہ وجوب کے معنی دیتا ہے۔

(١٧٧٥٣) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُلُّ عَسَى فِي الْقُرْآنِ فَهِيَ وَاجِبَةٌ. [ضعيف]

(١٧٧٥٣) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں جتنے بھی عسیٰ استعمال ہوئے ہیں یہ واجب کے معنیٰ میں استعمال ہوئے ہیں۔

(١٧٧٥٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ :أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَلَا هَذِهِ الآيَةَ ﴿إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ﴾ [النساء ٩٨] قَالَ : كُنْتُ وَأُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ. [صحيح۔ بخاری ١٣٥٧]

(١٧٧٥٤) ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی: ﴿إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ

الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَّ لَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا﴾ [النساء ۹۸] اور کہا کہ میں اور میری والدہ ان لوگوں میں شامل تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا ہے۔

(۱۷۷۵۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ كَانَتْ أُمِّي مِنَ النِّسَاءِ وَأَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُفْيَانَ.

[صحیح۔ بخاری]

(۱۷۷۵۵) عبیداللہ بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا: وہ فرمار ہے تھے کہ میں اور میری والدہ مستضعفین میں سے تھے۔ میری والدہ عورتوں میں اور میں بچوں میں شامل تھا۔

(۱۷۷۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اجْتَمَعْنَا لِلْهِجْرَةِ اتَّعَدْتُ أَنَا وَعَيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَهِشَامُ بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَقُلْنَا الْمِيعَادُ بَيْنَنَا التَّنَاضُبُ مِنْ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَمَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ لَمْ يَأْتِهَا فَقَدْ حُبِسَ فَلْيَمْضِ صَاحِبَاهُ فَأَصْبَحْتُ عِنْدَهُ أَنَا وَعَيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَحُبِسَ عَنَّا هِشَامٌ وَفُتِنَ فَافْتُتِنَ وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَكُنَّا نَقُولُ مَا اللَّهُ بِقَابِلٍ مِنْ هَؤُلَاءِ تَوْبَةً قَوْمٌ عَرَفُوا اللَّهَ وَآمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوا رَسُولَهُ ثُمَّ رَجَعُوا عَنْ ذَلِكَ لِبَلَاءٍ أَصَابَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا وَكَانُوا يَقُولُونَهُ لأَنْفُسِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ ﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ﴾ [الزمر ۶۰] قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَتَبْتُهَا بِيَدِي كِتَابًا ثُمَّ بَعَثْتُ بِهَا إِلَى هِشَامٍ فَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَلَيَّ خَرَجْتُ بِهَا إِلَى ذِي طُوًى فَجَعَلْتُ أُصَعِّدُ بِهَا وَأُصَوِّبُ لأَفْهَمَهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ فَهِّمْنِيهَا فَعَرَفْتُ أَنَّمَا أُنْزِلَتْ فِينَا لِمَا كُنَّا نَقُولُ فِي أَنْفُسِنَا وَيُقَالُ فِينَا فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ عَلَى بَعِيرِي فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقُتِلَ هِشَامٌ شَهِيدًا بِأَجْنَادِينَ فِي وِلَايَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [حسن]

(۱۷۷۵۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ہجرت کے لیے اکٹھے ہوئے تو میں نے اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ہشام بن عاص نے آپس میں طے کیا کہ ہم فلاں جگہ صبح صبح اکٹھے ہو کر وہیں سے مدینہ کو ہجرت کرنی ہے تو جو صبح کے وقت وہاں نہ پہنچا اور اس کو روک لیا گیا تو اس کے دونوں ساتھی سفر شروع کر دیں گے تو کہتے ہیں کہ میں اور عیاش بن ابی ربیعہ اس جگہ پر پہنچ گئے اور ہشام بن عاص کو قید کر لیا گیا اور اس کو سخت تکلیفوں میں ڈالا گیا اور وہ ان تکلیفوں اور فتنوں میں گھر گیا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم کہا کرتے تھے کہ اللہ ان لوگوں کی توبہ قبول کرنے والے نہیں کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ انہوں نے اللہ کو پہچانا اور اس پر ایمان لائے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کی۔ پھر دنیا کی مصیبتوں اور تکلیفوں کی وجہ سے اس سے پھر گئے اور وہ اپنے بارے میں کہا

کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیات نازل کیں: ﴿قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ اس قول تک ﴿جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ٥﴾ [الزمر ۶۰] ''اے نبی! میرے بندوں سے کہہ دو، جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم و زیادتی کر لی ہے کہ وہ اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کرنے والا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کو میں نے اپنے ہاتھ سے ایک خط میں لکھ کر ہشام کی طرف بھیج دیا۔ پھر ہشام بن عاص کہتے ہیں کہ جب یہ خط میرے پاس آیا تو میں اسے لے کر ذی طویٰ کی طرف نکل گیا اور میں اس کو اوپر سے نیچے تک (پڑھتا) اور اللہ سے دعا کرتا: یا اللہ! مجھے اس کی سمجھ عطاء فرما تو پھر میں نے پہچان لیا کہ یہ ہمارے بارے میں نازل ہوئیں ہیں کیونکہ ہم اپنے بارے میں کہا کرتے تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ میں اس کے بعد لوٹا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملا۔ آخر کار حضرت ہشام رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق کے دورِ خلافت میں اور ان کے لشکر میں شہید ہوئے۔

(۱۷۷۵۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِيمَنْ كَانَ يُفْتَنُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِمَكَّةَ ﴿ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [النحل ۱۱۰]۔ [ضعیف]

(۱۷۷۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت: ﴿ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ٥﴾ ''جن لوگوں نے فتنے میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی اور جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا، بے شک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربان ہے۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہیں مکہ میں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔

(۱۷۷۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : أَسْلَمَ عَيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَهَاجَرَ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَجَاءَهُ أَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ وَهُوَ أَخُوهُ لأُمِّهِ وَرَجُلٌ آخَرُ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ أُمَّكَ تُنَاشِدُكَ رَحِمَهَا وَحَقَّهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهَا فَأَقْبَلَ مَعَهُمَا فَرَبَطَاهُ حَتَّى قَدِمَا بِهِ مَكَّةَ فَكَانَا يُعَذِّبَانِهِ. [حسن]

(۱۷۷۵۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عیاش بن ابی ربیعہ نے اسلام قبول کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تو ان کے پاس ان کے اخیافی بھائی ابوجہل بن ہشام اور ان کے ساتھ ایک اور آدمی آیا اور انہوں نے ان سے کہا کہ تیری ماں تجھے اپنی قربت اور اپنے حق کی قسم دیتی ہے کہ تو اس کی طرف لوٹ آ تو حضرت عیاش بن ابی ربیعہ ان کے ساتھ لوٹ آئے تو انہوں نے ان کو باندھ دیا اور مدینہ میں لا کر طرح طرح کی سزائیں دیں۔

(۱۷۷۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : كَانَ نَاسٌ بِمَكَّةَ قَدْ أَقَرُّوا بِالإِسْلاَمِ فَلَمَّا خَرَجَ النَّاسُ إِلَى بَدْرٍ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلاَّ أَخْرَجُوهُ فَقُتِلَ أُولَئِكَ الَّذِينَ أَقَرُّوا بِالإِسْلاَمِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ [النساء ٩٧-٩٨] ﴿حِيلَةً﴾ نُهُوضًا إِلَيْهَا وَ﴿سَبِيلاً﴾ [آل عمران ٩٧] طَرِيقًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَتَبَ الْمُسْلِمُونَ الَّذِينَ كَانُوا بِالْمَدِينَةِ إِلَى مَنْ كَانَ بِمَكَّةَ فَلَمَّا كُتِبَ إِلَيْهِمْ خَرَجَ نَاسٌ مِمَّنْ أَقَرُّوا بِالإِسْلاَمِ فَاتَّبَعَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَأَكْرَهُوهُمْ حَتَّى أَعْطَوْهُمُ الْفِتْنَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ ﴿إِلاَّ مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ﴾ [النحل ١٠٦]. [صحيح]

(۱۷۷۵۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض لوگوں نے مکہ میں اسلام کا اقرار کرلیا۔ جب لوگوں نے بدر کی طرف کوچ کیا تو انہوں نے ان کو بھی نکلوا لیا اور ساتھ لے لیا تو یہ لوگ جنہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا قتل کردیے گئے تو ان کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ أَنْفُسِهِمْ ......﴾ اس قول تک ﴿وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ [النساء ۹۷] ''جب ظالم لوگوں کی فرشتے روحیں قبض کرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں: تم کن میں تھے؟'' ((حِيلَةً)) کا معنی ہے اسکی طرف اٹھنا، جانا اور ((سَبِيلًا)) کا معنی ہے مدینہ کی طرف راستہ، پس مدینہ کے مسلمانوں نے مکہ کے مسلمانوں کی طرف خط لکھے جب ان کی طرف خط لکھے گئے تو مکہ کے ان نو مسلمانوں میں سے کچھ نکلے تو مشرکین نے ان کو پکڑ لیا اور ان کو طرح طرح کی مصیبتوں سے دو چار کیا تو ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ ......﴾ [النحل ۱۰۶] ''جس پر جبر کیا گیا اور اس کا دل ایمان سے لبریز ہو تو اس پر کلمہ کفر کہنے پر کوئی گناہ نہیں۔''

(۱۷۷۶۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- لَمَّا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شَيْبَانَ.

[صحيح۔ بخاری]

(۱۷۷۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب ((سمع الله لمن حمده)) کہتے تو سجدہ کرنے سے پہلے آپ ان لوگوں کے لیے دعا کرتے ''اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے اے اللہ۔ مومنین میں سے جو کمزور لوگ ہیں ان کو نجات دے، اے اللہ! اپنی پکڑ کو مضر قبیلے پر سخت کردے اے اللہ! ان پر ایسی قحط سالی ڈال جس طرح تو نے یوسف کے لوگوں پر قحط سالی ڈالی تھی۔

(۹) باب مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فِي طَرِيقِهِ

جو اپنے گھر سے ہجرت کے لیے نکلے اور اسے راستے میں موت آجائے

(۱۷۷۶۱) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ : الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : أَنَّ رَجُلاً مِنْ خُزَاعَةَ كَانَ بِمَكَّةَ فَمَرِضَ وَهُوَ ضَمْرَةُ بْنُ الْعِيصِ أَوِ الْعِيصُ بْنُ ضَمْرَةَ بْنِ زِنْبَاعٍ فَأَمَرَ أَهْلَهُ فَفَرَشُوا لَهُ عَلَى سَرِيرٍ فَحَمَلُوهُ وَانْطَلَقُوا بِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا كَانَ بِالتَّنْعِيمِ مَاتَ فَنَزَلَتْ ﴿وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ﴾ [النساء ۱۰۰] وَكَذَلِكَ قَالَهُ الْحَسَنُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْمُفَسِّرِينَ. [صحیح]

(۱۷۷۶۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خزاعہ قبیلہ سے ایک (مسلمان) آدمی مکہ میں تھا اور وہ بیمار ہو گیا اس کا نام ضمرہ بن عیص تھا یا کہ عیص ابن ضمرہ بن زنباع تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ وہ اسے مدینہ پہنچائیں۔ انہوں نے اسے چارپائی پر اٹھالیا اور مدینہ کی جانب سفر کر دیا۔ جب وہ تنعیم مقام پر پہنچے تو یہ آدمی سفر میں ہی فوت ہو گیا تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ﴾ [النساء ۱۰۰] ”جو شخص اپنے گھر سے اللہ کے لیے ہجرت کرلے اور پھر اسے راستے میں موت آجائے تو اس کا اجر اللہ پر واقع ہو گیا۔“ یہی تفسیر حسن بصری رحمہ اللہ اور دوسرے مفسرین رحمہم اللہ نے کی ہے۔

(۱۰) باب الرُّخْصَةِ فِي الإِقَامَةِ بِدَارِ الشِّرْكِ لِمَنْ لاَ يَخَافُ الْفِتْنَةَ

مشرکین کی بستی میں اس آدمی کو ٹھہرنے کی اجازت جس پر فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : لأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَذِنَ لِقَوْمٍ بِمَكَّةَ أَنْ يُقِيمُوا بِهَا بَعْدَ إِسْلاَمِهِمْ مِنْهُمُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَغَيْرُهُ إِذْ لَمْ يَخَافُوا الْفِتْنَةَ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کو اسلام قبول کرنے کے بعد مکہ میں ٹھہرنے کی اجازت دی۔ ان میں عباس بن عبدالمطلب وغیرہ تھے جبکہ ان پر فتنہ کا آپ کو کوئی ڈر نہ تھا۔

(۱۷۷۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلاَثَةَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ أَسْلَمَ وَأَقَامَ عَلَى سِقَايَتِهِ وَلَمْ يُهَاجِرْ. [ضعیف]

(۱۷۷۶۲) حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا آپ مکہ میں حاجیوں کو پانی پلانے

والے عہدہ پر کام کرتے رہے اور ہجرت نہ کی۔

(۱۷۷۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : ثُمَّ إِنَّ أَبَا الْعَاصِ رَجَعَ إِلَى مَكَّةَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ فَلَمْ يَشْهَدْ مَعَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- مَشْهَدًا ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعْدَ ذَلِكَ فَتُوُفِّيَ فِي ذِي الْحِجَّةِ مِنْ سَنَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَوْصَى إِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ. [ضعيف]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَكَانَ يَأْمُرُ جُيُوشَهُ أَنْ يَقُولُوا لِمَنْ أَسْلَمَ إِنْ هَاجَرْتُمْ فَلَكُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ أَقَمْتُمْ فَأَنْتُمْ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ وَلَيْسَ يُخَيِّرُهُمْ إِلاَّ فِيمَا يَحِلُّ لَهُمْ.

(۱۷۷۶۳) محمد بن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو العاص رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے کے بعد پھر مکہ میں لوٹ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوے میں شرکت نہ کی۔ اس کے بعد پھر مدینہ میں آئے اور ذی الحجہ سن ۱۲ھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی اور زبیر بن عوام کو وصیت کی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے لشکروں کو حکم دیتے تھے کہ وہ اسلام قبول کرنے والوں سے کہیں کہ اگر تم نے ہجرت کی تو تم کو بھی وہی ملے گا جو مہاجرین کو ملتا ہے اور اگر تم نے ہجرت نہ کی تو تم دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہو گے اور ان کو وہی کچھ دیا جاتا ہے جو ان کے لیے جائز اور مناسب ہو۔

(۱۷۷۶٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ : إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ أَوْ خِلاَلٍ فَأَيَّتُهُنَّ أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمُ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ مِثْلَ أَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي كَانَ يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلاَ يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلاَّ أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ وَرَدَتْ أَخْبَارٌ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَعْنَى. [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۷۶۴) حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کسی کو لشکر پر امیر مقرر کر کے بھیجتے تو اسے خاص طور پر تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیتے اور اسے یہ بھی حکم دیتے کہ جب تیری ملاقات اپنے مشرک دشمنوں سے

ہو تو پہلے ان کو تین چیزوں کی دعوت دینا۔ اگر وہ تین میں سے کسی ایک کو بھی قبول کرلیں تو تم ان کی اس بات کو مان لینا اور ان سے قتال نہ کرنا۔ سب سے پہلے ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا۔ اگر وہ قبول کرلیں تو تم بھی ان سے ان کے اسلام کو قبول کرنا اور ان سے قتال نہ کرنا۔ پھر ان کو اس جگہ کو بدلنے کا حکم دینا اور ان کو دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دینا اور ساتھ یہ بھی بتادینا کہ اگر وہ یہ کام کرتے ہیں تو ان کے حقوق و فرائض ویسے ہی ہوں گے جیسے باقی مہاجرین کے ہیں اور اگر وہ ہجرت سے انکار کریں اور اپنے وطن اور شہر کو پسند کریں تو ان سے کہنا کہ اس صورت میں تمہارے حقوق و فرائض دیہات کے مسلمان جیسے ہوں گے اور ان کا مال فی اور مال غنیمت میں کوئی حصہ نہ ہوگا سوائے اس صورت کے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں۔

(۱۷۷۶۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ :إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَيْرُوتِيُّ أَخْبَرَنَا أَبِي أَخْبَرَنِي الأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ -ﷺ- فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ :إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ إِبِلٌ؟ قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟ قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :فَهَلْ تَحْلِبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا؟ قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ الأَوْزَاعِيِّ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۶۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا۔ اس نے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ہجرت کا معاملہ بڑا مشکل ہے۔ کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: ان میں سے کسی اونٹ کو عاریتاً دیتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: کیا اس کے ورود کے دن اس کا دودھ دوہتے ہو اور تقسیم کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: تو پھر ان کو لے کر دریاؤں اور جنگلوں کی طرف نکل جاؤ اور وہاں جا کر اچھے اعمال کرو۔ اللہ تعالیٰ تیرے اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔

(۱۷۷۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُؤَمَّلِ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ :عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ أَبُو الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلاَةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا. قَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ نُنَبِّءُ النَّاسَ بِذَلِكَ؟ قَالَ :إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ اللَّهِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ عَنْ فُلَيْحٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۶۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا۔ چاہے وہ ہجرت کرے یا اپنی ہی پیدائش والی جگہ پر بیٹھا رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس چیز کی لوگوں کو خبر نہ دے دیں؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدین کے لیے تیار کیے ہیں جو اس کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کا ہے اور جب تم اللہ سے سوال کرو تو جنتِ فردوس کا سوال کرو کیونکہ یہ درمیانی اور سب سے اعلیٰ جنت ہے اور اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے ہی جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔

(۱۷۷۶۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : الْعَلاَءُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الإِسْفَرَائِينِيُّ بِهَا أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ : بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ : لاَ هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ جَرِيرٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى. [صحيح۔ متفق عليه]

وَقَوْلُهُ -ﷺ- : لاَ هِجْرَةَ . يَعْنِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ لاَ هِجْرَةَ وُجُوبًا عَلَى مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ بَعْدَ فَتْحِهَا فَإِنَّهَا قَدْ صَارَتْ دَارَ إِسْلاَمٍ وَأَمْنٍ فَلاَ يَخَافُ أَحَدٌ فِيهَا أَنْ يُفْتَنَ عَنْ دِينِهِ وَكَذَلِكَ غَيْرُ مَكَّةَ إِذَا صَارَ فِي مَعْنَاهَا بَعْدَ الْفَتْحِ فِي الأَمْنِ.

(۱۷۷۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فتح مکہ کے دن (آج کے بعد) کوئی ہجرت نہیں، لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمہیں (جہاد) کی طرف بلایا جائے تو پھر تم نکلو۔''

آپ ﷺ کے اس فرمان ((لا هجرة)) کا مطلب یہ ہے (اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے) کہ اہل مکہ میں سے جس نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا ہے اس پر کوئی ہجرت واجب نہیں کیونکہ یہ دار الاسلام اور دار الامن بن گیا ہے اور کسی کو اس کے دین کے متعلق اس شہر میں فتنہ کا ڈر نہیں اور اسی طرح مکہ کے علاوہ دوسری جگہیں جب کہ وہ فتح ہونے کے بعد امن و امان کا گہوارہ بن جائیں (وہاں سے بھی ہجرت کرنا واجب نہیں)۔

(۱۷۷۶۸) وَفِي مِثْلِ ذَلِكَ وَرَدَ مَا أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الأَسْفَاطِيُّ : الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْجَارُودِيُّ

أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ : جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبَدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ : قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لأَهْلِهَا . فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ : عَلَى الإِسْلاَمِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ . فَبَايَعَهُ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ : صَدَقَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۷۷۶۸) حضرت مجاشع بن مسعود سلمی کہتے ہیں کہ میں اپنے بھائی ابومعبد کو فتح مکہ کے بعد رسول اکرم ﷺ کے پاس لے کر آیا اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان سے ہجرت پر بیعت لیں تو آپ نے فرمایا: ''ہجرت جنہوں نے کرنی تھی انہوں نے کر لی اور (اب ہجرت نہیں) تو میں نے کہا: یا رسول! تو پھر آپ ان سے کس چیز پر بیعت لیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام، جہاد اور خیر پر، پھر آپ ﷺ نے ان سے بیعت لی۔ ابوعثمان کہتے ہیں کہ میری ملاقات ابومعبد سے ہوئی تو میں نے ان کو مجاشع کے قول کی خبر دی تو انہوں نے کہا کہ مجاشع نے سچ کہا۔

(۱۷۷۶۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ : سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بِأَبِي يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْ أَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ : بَلْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ يَوْمَ الْفَتْحِ . كَذَا وَجَدْتُهُ وَإِنَّمَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. [ضعيف]

(۱۷۷۶۹) حضرت یعلی بن امیہ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے دن اپنے والد کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا اور آپ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! میرے والد سے ہجرت پر بیعت لیجیے تو آپ نے فرمایا: نہیں'' بلکہ میں ان سے جہاد پر بیعت لیتا ہوں کیونکہ ہجرت فتح مکہ کے دن سے منقطع ہوگئی ہے۔''

(۱۷۷۷۰) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ يَعْلَى أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ : كَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فِي أَبِي أُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْ أَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : بَلْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ . وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ ابْنِ أَخِي يَعْلَى. [ضعيف]

(۱۷۷۷۰) حضرت یعلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ کے دن آپ نے امیہ کے بارے میں بات

کی اور آپ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! میرے باپ سے ہجرت پر بیعت لیجیے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا لیکن میں ان سے جہاد پر بیعت لیتا ہوں۔''

(۱۷۷۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُسْرُوْجِرْدِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي ابْنُ كَاسِبٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَهُوَ بِأَعْلَى مَكَّةَ: إِنَّهُ لاَ دِينَ لِمَنْ لَمْ يُهَاجِرْ فَقَالَ: لاَ أَصِلُ إِلَى بَيْتِي حَتَّى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا وَهْبٍ؟. قَالَ قِيلَ: إِنَّهُ لاَ دِينَ لِمَنْ لَمْ يُهَاجِرْ. فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: ارْجِعْ أَبَا وَهْبٍ إِلَى أَبَاطِحِ مَكَّةَ فَقِرُّوا عَلَى سَكِنَتِكُمْ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِنِ اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا. [صحیح]

(۱۷۷۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صفوان بن امیہ سے کہا گیا اور وہ مکہ کے بالائی حصہ میں تھے کہ جس نے ہجرت نہ کی اس کا کوئی دین نہیں تو انہوں نے کہا کہ جب تک میں مدینہ میں نہیں جاتا اس سے پہلے میں گھر میں داخل نہیں ہوں گا۔ کہتے ہیں کہ وہ مدینہ میں آئے اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کے ہاں اترے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے کہا: اے ابو وہب! تجھے کیا چیز لے آئی تو انہوں نے کہا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ جس نے ہجرت نہیں کی اس کا کوئی دین نہیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب! بطحاء مکہ کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنے گھروں میں سکون کرو کیونکہ ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم کو (جہاد وغیرہ) کے لیے بلایا جائے تو پھر دیر نہ کرنا۔ (قصہ کے علاوہ)

(۱۷۷۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ لَيْسَ لَنَا أُجُورٌ بِمَكَّةَ قَالَ: لَتَأْتِيَنَّكُمْ أُجُورُكُمْ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي جُحْرِ ثَعْلَبٍ. [ضعيف]

(۱۷۷۷۲) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے مکہ میں رہتے ہوئے کوئی اجر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں تمہارا ضرور اجر ملے گا اگرچہ تم لومڑی کی بل میں بھی ہوئے۔

(۱۷۷۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا فُدَيْكُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ فُدَيْكٍ قَالَ: جَاءَ فُدَيْكٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: يَا فُدَيْكُ أَقِمِ الصَّلاَةَ وَآتِ الزَّكَاةَ وَاهْجُرِ السُّوءَ وَاسْكُنْ مِنْ أَرْضِ قَوْمِكَ حَيْثُ شِئْتَ. قَالَ وَأَظُنُّ أَنَّهُ قَالَ: تَكُنْ

مُهَاجِرًا . [ضعیف]

(۱۷۷۷۳) حضرت فدیک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ جس نے ہجرت نہ کی وہ ہلاک ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فدیک! نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور برائی کو چھوڑ دو۔ پھر تمہارا جہاں دل چاہے تو اپنی قوم کی زمین میں رہو۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا یہ خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم یہ کام کرنے والے بن جاؤ گے تو تم مہاجر ہو جاؤ گے۔

(۱۷۷۷۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ فُدَيْكٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- نَحْوَهُ لَيْسَ فِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ :تَكُنْ مُهَاجِرًا . [ضعیف]

(۱۷۷۷۴) یہ حدیث بھی پہلی حدیث کی طرح ہے لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ زبیدی کی روایت میں ہے کہ تم مہاجر بن جاؤ گے۔

(۱۷۷۷۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَدْوِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدِمَ عَلَيْنَا أُنَاسٌ مِنْ قَرَابَاتِنَا فَزَعَمُوا أَنَّهُ لاَ يَنْفَعُ عَمَلٌ دُونَ الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَأَحْسِنُوا عِبَادَةَ اللَّهِ وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ. [صحیح]

(۱۷۷۷۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیہات میں سے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس ہمارے کچھ قریبی لوگ آئے اور انہوں نے آکر یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہجرت اور جہاد کے بغیر کوئی عمل فائدہ مند نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں کہیں بھی رہو، تم اللہ کی عبادت اچھے طریقے سے کرو اور اس پر جنت کی بشارت بھی حاصل کرلو۔

(۱۷۷۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ :أَنَّهُ جَاءَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَكَانَتْ مُجَاوِرَةً قَالَ فَقَالَ عُبَيْدٌ :أَىْ هَنْتَاهُ أَسْأَلُكِ عَنِ الْهِجْرَةِ. قَالَتْ : لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ إِنَّمَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ قَبْلَ الْفَتْحِ حِينَ يُهَاجِرُ الرَّجُلُ بِدِينِهِ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَأَمَّا حِينَ كَانَ الْفَتْحُ حَيْثُ شَاءَ الرَّجُلُ عَبَدَ اللَّهَ لاَ يُمْنَعُ. [صحیح]

(۱۷۷۷۶) عطاء کہتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور وہ اعتکاف بیٹھی تھیں یا مجاورہ کا دوسرا ترجمہ ہے کہ وہ ان کے پڑوس میں رہتی تھیں تو ان سے عبید نے کہا: اے ہنتاہ! (یہ حضرت عائشہ کی کنیت وغیرہ ہے) میں آپ

سے ہجرت کے متعلق سوال کرتا ہوں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں، ہجرت تو فتح مکہ سے پہلے تھی جب آدمی اپنے دین کی خاطر نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرتا تو جب فتح ہوگئی ہے تو اب آدمی جہاں چاہے اللہ کی عبادت کر سکتا ہے اسے عبادت سے منع نہیں کیا جائے گا۔

(۱۷۷۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : زُرْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ قَالَتْ : لاَ هِجْرَةَ الْيَوْمَ إِنَّمَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَفِرُّونَ بِدِينِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مِنْ أَنْ يُفْتَنُوا فَقَدْ أَفْشَى اللَّهُ الإِسْلاَمَ فَحَيْثُمَا شَاءَ رَجُلٌ عَبَدَ رَبَّهُ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ الأَوْزَاعِيِّ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَرُوِّينَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَعْنَى هَذَا.

وَكُلُّ ذَلِكَ يَرْجِعُ إِلَى انْقِطَاعِ الْهِجْرَةِ وُجُوبًا عَنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَغَيْرِهَا مِنَ الْبِلاَدِ بَعْدَ مَا صَارَتْ دَارَ أَمْنٍ وَإِسْلاَمٍ فَأَمَّا دَارُ حَرْبٍ أَسْلَمَ فِيهَا مَنْ يَخَافُ الْفِتْنَةَ عَلَى دِينِهِ وَلَهُ مَا يُبَلِّغُهُ إِلَى دَارِ الإِسْلاَمِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُهَاجِرَ. [صحیح۔ بخاری ۳۰۹۰]

(۱۷۷۷۷) حضرت عطاء کہتے ہیں کہ میں نے عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی تو انہوں نے ان سے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: آج کوئی ہجرت نہیں، ہجرت تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف کی جاتی تھی۔ جب مؤمنین کو ان کے دین کے حوالے سے فتنے میں ڈالا جاتا تھا تو وہ اپنے دین کو بچانے کے لیے رسول کریم ﷺ کے پاس آتے تھے۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو اتنا پھیلا دیا ہے کہ آدمی جہاں چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے۔ اب تو جہاد اور نیت باقی ہے۔

یہ تمام احادیث اہل مکہ سے ہجرت کے انقطاع کے وجوب کی طرف لوٹتی ہیں یا ان کے علاوہ ایسے شہر کی طرف لوٹتی ہیں جو دار الاسلام یا دار الامن بن گئے ہیں اور اگر کوئی آدمی دار الحرب میں ہے اور اس کو وہاں پر اسلام پر چلنا مشکل ہے تو اس کے لیے ہجرت باقی ہے کہ وہ وہاں سے ہجرت کر کے دار الاسلام میں آجائے اور اپنے دین کو بچالے۔

(۱۷۷۷۸) وَفِي مِثْلِ ذَلِكَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : لاَ تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلاَ تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا . [ضعیف]

(۱۷۷۷۸) ابو ہند امیر معاویہ سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: جب تک توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوگا اس وقت تک ہجرت کا دروازہ بھی بند نہیں ہوگا اور توبہ کا دروازہ اس وقت بند ہوگا جب سورج مغرب سے

طلوع ہوگا۔

(۱۷۷۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُوبَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَاضِي دِمَشْقَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ حِسْلٍ :أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا قَالُوا احْفَظْ لَنَا رِكَابَنَا حَتَّى نَقْضِيَ حَاجَتَنَا ثُمَّ تَدْخُلُ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَضِي لَهُمْ حَاجَتَهُمْ ثُمَّ قَالُوا لَهُ ادْخُلْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :حَاجَتُكَ؟ قَالَ :حَاجَتِي أَنْ تُخْبِرَنِي أَنْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ؟ قَالَ :حَاجَتُكَ مِنْ خَيْرِ حَوَائِجِهِمْ لاَ تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوتِلَ الْعَدُوُّ. [صحیح لغیرہ]

(۱۷۷۷۹) حضرت عبداللہ بن سعدی مالک بن حسل قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں، فرماتے ہیں کہ میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ رسول کریم ﷺ کے پاس آیا۔ جب وہ اپنی سواریوں سے اترے تو انہوں نے کہا کہ آپ سواریوں کی حفاظت کریں۔ جب ہم اپنی حاجت پوری کریں گے تو تم رسول کریم ﷺ کے پاس چلے جانا اور اپنی ضرورت پوری کر لینا اور میں سب سے چھوٹا تھا جب وہ اپنی حاجت پوری کر کے آگئے تو انہوں نے مجھے کہا کہ اب تم چلے جاؤ۔ کہتے ہیں کہ جب میں رسول اکرم ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے کہا: میری حاجت اور سوال یہ ہے کہ آپ مجھے ہجرت کے متعلق بتائیے کیا ہجرت منقطع ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک دشمن سے قتال کیا جائے گا ہجرت منقطع نہیں ہوگی۔

(۱۱) باب مَنْ كَرِهَ أَنْ يَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا

جو آدمی اس بات کو ناپسند کرے کہ جس زمین سے اس نے ہجرت کی ہے اسی میں اس کو موت آئے اس کا بیان

(۱۷۷۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :جَاءَنِي النَّبِيُّ -ﷺ- يَعُودُنِي وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ :لاَ .
قُلْتُ :فَالشَّطْرُ؟ قَالَ :لاَ . قُلْتُ فَالثُّلُثُ؟ قَالَ :الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ بِأَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ أُنَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ . [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۸۰) حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ میری عیادت کے لیے میرے پاس آئے اور میں اس بات کو ناپسند کرتا تھا کہ مجھے اسی زمین میں موت آئے جہاں سے میں نے ہجرت کی ہے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں سارے مال کی وصیت کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' میں نے کہا: آدھے مال کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: ایک تہائی مال کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے وارثوں مال داری کی حالت میں چھوڑ جاؤ یہ بہتر ہے اس سے کہ تم ان کو فقیری کی حالت میں چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور آپ جب کبھی بھی اللہ کے راستے میں کچھ خرچ کریں گے تو وہ آپ کے حق میں صدقہ بن جائے گا حتیٰ کہ وہ نوالہ جو تم اپنی بیوی کے منہ کی طرف اٹھاتے ہو (اس پر بھی اجر ملتا ہے) اور شاید کہ رفعت عطاء فرمائے اور تیری وجہ سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچائے اور دوسروں (یعنی کافروں، مشرکوں) کو نقصان۔

(۱۷۷۸۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو : عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ السَّمَّاكُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : يَعُودُنِى وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِى هَاجَرَ مِنْهَا فَقَالَ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ابْنَ عَفْرَاءَ . ثُمَّ ذَكَرَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ فِى الصَّحِيحِ عَنْ أَبِى نُعَيْمٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ سُفْيَانَ. [صحیح۔ بخاری و مسلم]

(۱۷۷۸۱) مذکورہ حدیث کو اسی سند اور اسی معنیٰ کے ساتھ بیان کیا سوائے ان الفاظ کی زیادتی کے ساتھ کہ میں مکہ میں مریض تھا اور آپ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور وہ ناپسند کرتے تھے کہ ان کی وفات اسی زمین پر ہو جس سے انہوں نے ہجرت کی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن عفراء! اللہ تجھ پر رحم کرے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

(۱۷۷۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِى قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى : زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِى وَقَّاصٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّهُ مَرِضَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَى مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَاهُ النَّبِىُّ -ﷺ- يَعُودُهُ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِى؟ قَالَ : إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِى فَتَعْمَلَ عَمَلاً تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلاَّ ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لأَصْحَابِى هِجْرَتَهُمْ وَلاَ تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ . يَرْثِى لَهُ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۸۲) عامر بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ ان کو ان کے والد نے خبر دی کہ وہ فتح مکہ کے سال مکہ میں بیمار ہوئے اور اس بیماری میں ان کو اپنی موت کا اندیشہ ہوا اور نبی ﷺ عیادت کرنے کے لیے آئے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنی ہجرت سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو میرے بعد ہرگز پیچھے نہیں چھوڑا جائے گا۔ پس تم نیک اعمال

کرتے رہو اور جو بھی تم اللہ کی رضا کے لیے کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے تمہارے مقام و مرتبے کو بڑھاتے جائیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تجھے پیچھے چھوڑ دیا جائے اور تیری وجہ سے اللہ بعض لوگوں کو نفع پہنچائیں اور بعضوں کو نقصان۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما اور ان کو ایڑیوں کے بل نہ لوٹا دینا لیکن فقیر سعد بن خولہ، ان کے لیے مرثیہ پڑھتے کہ وہ مکہ میں ہی فوت ہوئے۔

(۱۷۷۸۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَخْتُوَيْهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ. قَالَ سُفْيَانُ :وَسَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْحُمَيْدِيِّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ قُتَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ سُفْيَانَ. [صحيح۔ بخاری، تقدم قبله]

(۱۷۷۸۳) اسی سند اور انہی معنی کے ساتھ مذکورہ بالا روایت منقول ہے سوائے ان الفاظ کے کہ رسول اکرم ﷺ ان کے لیے مرثیہ پڑھتے کہ وہ مکہ میں فوت ہوئے اور سفیان نے کہا کہ سعد بن خولہ بنی عامر بن لؤی قبیلہ کے ایک آدمی ہیں۔

(۱۷۷۸۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ ثَلاَثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ فَبَكَى فَقَالَ :مَا يُبْكِيكَ؟ . قَالَ :قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- :اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا . ثَلاَثَ مِرَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۸۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے تین بیٹے سب کے سب اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مکہ میں ان کی عیادت کرنے کے لیے ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رونے لگ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کون سی چیز رلا رہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ میری موت اس زمین میں واقع ہو جس سے میں نے ہجرت کی ہے۔ جیسا کہ سعد بن خولہ کی وفات اسی شہر میں ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! سعد کو شفا دے۔ اے اللہ! سعد کو شفا دے۔ تین دفعہ آپ ﷺ نے دعا کی۔

(۱۷۷۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَدِمَ فَخَلَّفَ سَعْدًا مَرِيضًا حَيْثُ خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ فَلَمَّا قَدِمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ مُعْتَمِرًا دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ وَجِعٌ مَغْلُوبٌ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِنَّ لِي مَالاً وَإِنِّي أُورَثُ كَلاَلَةً فَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ أَوْ أَتَصَدَّقُ بِهِ. قَالَ :لاَ . قَالَ :فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْهِ؟ قَالَ :لاَ . قَالَ :فَأُوصِي بِشَطْرِهِ؟ قَالَ :

لَا . قَالَ : فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ؟ قَالَ : نَعَمْ وَذَاكَ كَثِيرٌ . قَالَ : أَىْ رَسُولَ اللَّهِ أُصِيبُ بِالدَّارِ الَّتِى خَرَجْتُ مِنْهَا مُهَاجِرًا. قَالَ : إِنِّى لأَرْجُو أَنْ يَرْفَعَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْ يُكَادَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَنْتَفِعُ بِكَ آخَرُونَ يَا عَمْرُو بْنَ الْقَارِىِّ إِنْ مَاتَ سَعْدٌ بَعْدِى فَهَا هُنَا ادْفِنْهُ نَحْوَ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ . وَأَشَارَ بِيَدِهِ هَكَذَا. هَذِهِ الرِّوَايَةُ تُوَافِقُ رِوَايَةَ سُفْيَانَ فِى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ عَامَ الْفَتْحِ وَسَائِرُ الرُّوَاةِ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالُوا فِيهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاخْتُلِفَ فِى هَذِهِ الرِّوَايَةِ عَلَى ابْنِ خُثَيْمٍ فِى اسْمِ حَفَدَةِ عَمْرِو بْنِ الْقَارِىِّ. [ضعیف]

(۱۷۷۸۵) حضرت عمرو قاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب آپ حنین جانے لگے تو آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا اور جب آپ جعرانہ سے عمرہ کرنے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس تشریف لائے اور وہ تکلیف سے نڈھال غشی کی حالت میں تھے۔ (افاقہ کے بعد) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں مال دار آدمی اور میرا وارث بھی کوئی نہیں ہے (یعنی کلالہ) کیا میں سارے مال کی وصیت کر جاؤں یا صدقہ کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے کہا: کیا دو تہائی مال کا صدقہ کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آدھے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے پھر کہا: کیا ایک تہائی مال کو صدقہ کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اور یہ بھی زیادہ ہے۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایسی جگہ پر بیماری میں مبتلا ہوں، جہاں سے میں نے ہجرت کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے درجات کو بلند کرے اور تیرے ذریعے سے کچھ لوگوں کو نقصان پہنچائے اور بعض کو فائدہ۔ پھر آپ نے کہا: اے عمرو بن قاری! اگر میرے بعد سعد فوت ہو جائے تو اسے یہاں دفن کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے راستے کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔ یہ روایت بھی سفیان کی روایت کے موافق ہے جس میں ہے کہ یہ واقعہ عام الفتح میں پیش آیا جبکہ باقی رواۃ زہری کے طریق سے کہتے ہیں کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے سال میں پیش آیا اور اسی طرح اس روایت میں ابن خثیم نام کے آدمی میں بھی اختلاف کیا گیا ہے جو عمرو بن قاری کے پوتے ہیں۔

(۱۷۷۸۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى : زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ قَالَ : خَلَّفَ النَّبِىُّ -صلى الله عليه وسلم- عَلَى سَعْدٍ رَجُلاً فَقَالَ : إِنْ مَاتَ فَلاَ تَدْفِنُوهُ بِهَا . [ضعیف۔ مرسل]

(۱۷۷۸۶) حضرت عبدالرحمن اعرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد پر ایک آدمی مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر وہ یہاں فوت ہو جائیں تو انہیں اس جگہ دفن نہ کرنا۔

(۱۷۷۸۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو بَكْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِى بُرْدَةَ قَالَ قَالَ سَعْدٌ لِلنَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم- أَيُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِى هَاجَرَ مِنْهَا؟ قَالَ : نَعَمْ . هَذَا مُرْسَلٌ وَكَذَلِكَ مَا قَبْلَهُ. [صحیح لغیرہ]

(۱۷۷۸۷) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: کیا یہ بات آدمی کے لیے ناپسندیدہ ہے کہ جس زمین سے اس نے ہجرت کی ہو اسی میں اس کو موت آئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! یہ روایت بھی مرسل ہے اور اس سے ماقبل بھی۔

(۱۷۷۸۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ :الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَفْصٍ بِنَيْسَابُورَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- يَكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِي يُهَاجِرُ مِنْهَا. [صحيح]

(۱۷۷۸۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ آدمی کے لیے یہ چیز ناپسندیدہ ہے کہ جس زمین سے وہ ہجرت کرے اور پھر اسی ہی زمین پر اسے موت آئے۔

(۱۷۷۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ :اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْ مَنَايَانَا فِيهَا حَتَّى تُخْرِجَنَا مِنْهَا . تَابَعَهُ وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ. [صحيح]

(۱۷۷۸۹) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں داخل ہوتے تو فرماتے: اے اللہ! ہمیں اس زمین پر موت نہ دینا جس سے ہم نے ہجرت کی ہے۔ وکیع نے عبداللہ بن سعید کی متابعت کی ہے۔

(۱۷۷۹۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ :الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ الْهَمَذَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :إِنَّمَا النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لاَ تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً. [صحيح۔ متفق عليه]

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ :يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ لاَ تَتَّخِذُوا الأَمْوَالَ بِمَكَّةَ وَأَعِدُّوهَا بِدَارِ هِجْرَتِكُمْ فَإِنَّ قَلْبَ الرَّجُلِ عِنْدَ مَالِهِ.

(۱۷۷۹۰) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ لوگ سو اونٹ کی طرح ہیں جن میں ایک بھی سواری کے قابل نہ ہو۔

ابن شہاب زہری کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اے مہاجرین کی جماعت! اپنے مالوں کو مکہ میں جمع نہ کرو اور ان کو اپنے ہجرت کے گھر میں مہیا نہ کرو، کیونکہ آدمی کا دل اس کے مال کے پاس ہوتا ہے۔

(۱۲)باب مَا جَاءَ فِي التَّعَرُّبِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ

ہجرت کے بعد اعرابی بننے کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے

(۱۷۷۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : آكِلُ الرِّبَا وَمُوكِلُهُ وَشَاهِدَاهُ إِذَا عَلِمَاهُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُوتَشِمَةُ وَلاَوِي الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ -ﷺ-. تَفَرَّدَ بِهِ يَحْيَى بْنُ عِيسَى هَكَذَا. وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَرَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [ضعيف]

(۱۷۷۹۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کھانے والا اور کھلانے والا اور اس کے گواہ بننے والے جاننے کے باوجود اور گودنے والی اور گدوانے والی اور صدقہ کو لپیٹنے والا اور ہجرت کے بعد مرتد اعرابی بننے والا یہ سارے محمد ﷺ کی زبان پر ملعون ہیں۔

(۱۳)باب مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيهِ فِي الْفِتْنَةِ وَمَا فِي مَعْنَاهَا

فتنوں کے زمانے میں اس بارے میں جو رخصت آئی ہے اس کا بیان اور جو اس کے ہم معنیٰ کے بارے میں وارد ہوا ہے

(۱۷۷۹۲) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَدَاوُدُ بْنُ مِخْرَاقٍ الْفَارِيَابِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ : أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ : يَا ابْنَ الأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ أَحَدُهُمَا بَعْدَ الْهِجْرَةِ. قَالَ : لاَ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۹۲) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے تو انہوں نے کہا: اے ابن اکوع! تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے ہو دیہاتی بن کر ہجرت کے بعد۔ انہوں نے کہا: نہیں، لیکن مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیہات میں رہنے کی اجازت دی تھی۔

(۱۷۷۹۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ : لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ خَرَجَ سَلَمَةُ إِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً وَوُلِدَ لَهُ أَوْلاَدٌ فَلَمْ يَزَلْ هُنَاكَ حَتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَيَالٍ فَنَزَلَ يَعْنِي الْمَدِينَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ قُتَيْبَةَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۷۷۹۳) یزید بن ابی عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضرت سلمہ (بن الاکوع رضی اللہ عنہ) ربذہ کی طرف چلے گئے اور وہاں پر ہی ایک عورت سے شادی کر لی اور ان کے ہاں بہت زیادہ اولاد ہوئی۔ وہ ربذہ میں ہی رہے حتیٰ کہ موت سے چند راتیں پہلے مدینہ میں آئے۔

(۱۴)باب أَصْلِ فَرْضِ الْجِهَادِ

جہاد کی فرضیت کی دلیل کا بیان

قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ﴾ [البقرة ۲۱۶] مَعَ مَا ذُكِرَ فِيهِ فَرْضُ الْجِهَادِ مِنْ سَائِرِ الآيَاتِ فِي الْقُرْآنِ.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَ عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ عَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ﴾ [البقرة ۲۱۶] ''اے ایمان والو! تم پر جہاد (قتال) فرض کیا گیا ہے حالانکہ تم اس کو ناپسند کرو گے اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند جانو! اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو اچھا جانو اور وہ تمہارے حق میں بری ہو۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' یہ آیت اور اس جیسی دوسری آیات میں قتال کی فرضیت کا بیان ہے۔

(۱۷۷۹۴) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ: أَلاَ إِنَّ رَبِّي أَوْ إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لاَ يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَأُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً فَقَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا أَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِ بِكَ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةَ أَمْثَالِهِ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ وَغَيْرِهِ عَنْ قَتَادَةَ. [صحیح۔ مسلم ۲۸۶۵]

(۱۷۷۹۴) حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں کہا: ''سنو! میرے رب نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں وہ کچھ سکھاؤں جس سے تم ناواقف ہو، اس علم میں سے جو آج کے دن اس نے مجھے سکھایا ہے۔ پھر حدیث بیان کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے محمد! میں نے تجھے اس لیے بھیجا ہے کہ میں تیری آزمائش کروں اور تیرے ذریعے سے

(دوسروں) کی آزمائش کروں اور میں نے تجھ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جسے پانی بھی نہیں دھو سکتا یا مٹا سکتا تم اسے سوتے اور جاگتے ہوئے پڑھو گے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قریش کو جلا دوں۔ میں نے کہا: اے میرے رب! تب تو وہ میرا سر کچل دیں گے اور اسے روٹی کی مانند کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان کو نکالو جیسے انہوں نے آپ کو نکالا ہے۔ آپ ان سے جہاد کیجیے ہم بھی آپ کا ساتھ دیں گے اور آپ خرچ کریں ہم آپ ﷺ پر خرچ کریں گے اور آپ ﷺ ایک لشکر بھیجیں ہم اس جیسے پانچ لشکر بھیجیں گے اور جو آپ کے مطیع و فرمانبردار ہیں ان کے ساتھ مل کر اپنے نافرمانوں سے قتال کریں۔''

(۱۷۷۹۵) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا أَبُو زِيَادٍ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ الْغَسَّانِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ : لَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِقَبْرِي وَمَسْجِدِي قَدْ بَعَثْتُكَ إِلَى قَوْمٍ رَقِيقَةٍ قُلُوبُهُمْ يُقَاتِلُونَكَ عَلَى الْحَقِّ مَرَّتَيْنِ فَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مِنْهُمْ مَنْ عَصَاكَ ثُمَّ يَغْدُونَ إِلَى الإِسْلاَمِ حَتَّى تُبَادِرَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَالْوَلَدُ وَالِدَهُ وَالأَخُ أَخَاهُ فَانْزِلْ بَيْنَ الْحَيَّيْنِ السَّكُونِ وَالسَّكَاسِكِ . [ضعيف]

(۱۷۷۹۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ شاید کہ تم میری قبر اور میری مسجد سے گزرو اور یقیناً میں نے تجھے ایسی قوم کی طرف بھیجا ہے جن کے دل بہت نرم ہیں اور وہ حق پر آپ کے ساتھ مل کر دو دفعہ قتال کریں گے۔ آپ اپنے فرمانبردار لوگوں سے مل کر نافرمانوں سے قتال کرنا۔ پھر وہ اسلام کی طرف چلیں گے حتیٰ کہ عورت اپنے شوہر سے جلدی کرے گی اور بیٹا اپنے باپ سے اور بھائی اپنے بھائی سے اور تم دو قبیلوں کے درمیان سکون و محبت پیدا کرنا۔

(۱۷۷۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ إِمْلاَءً بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُثَنَّى الْعَبْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْخَصَاصِيَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لأُبَايِعَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ : تَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَتُصَلِّي الْخَمْسَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا اثْنَتَانِ فَلاَ أُطِيقُهُمَا أَمَّا الزَّكَاةُ فَمَا لِي إِلاَّ عَشْرُ ذَوْدٍ هُنَّ رِسْلُ أَهْلِي وَحَمُولَتُهُمْ وَأَمَّا الْجِهَادُ فَيَزْعُمُونَ أَنَّهُ مَنْ وَلَّى فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ فَأَخَافُ إِذَا حَضَرَنِي قِتَالٌ كَرِهْتُ الْمَوْتَ وَجَشِعَتْ نَفْسِي قَالَ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَدَهُ ثُمَّ حَرَّكَهَا ثُمَّ قَالَ : لاَ صَدَقَةَ وَلاَ جِهَادَ فَبِمَ تَدْخُلُ

الْجَنَّةَ؟ . قَالَ ثُمَّ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبَايِعُكَ فَبَايَعَنِي عَلَيْهِنَّ كُلِّهِنَّ. لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ. [ضعيف]

(۱۷۷۹۶) حضرت ابن خصاصیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسلام پر بیعت کرنے کے لیے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر مندرجہ ذیل باتوں کی شرط لگائی: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور پانچ وقت کی نماز ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔'' ابن خصاصیہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان میں سے دو چیزوں کے کرنے کی میں طاقت نہیں رکھتا، یعنی (زکوۃ اور جہاد کی)۔ رہی زکوۃ تو میرے پاس صرف دس اونٹ ہیں جو میرے گھر والوں کا سرکل چلاتے ہیں، یعنی ہم ان کا دودھ استعمال کرتے ہیں اور سواری کرتے ہیں اور رہا جہاد کا معاملہ تو اس کے بارے میں لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ جو میدان جنگ سے بھاگے گا۔ وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹے گا تو میں ڈرتا ہوں کہ میں میدان قتال میں حاضر ہوں تو اس وقت میں موت کو ناپسند کروں اور اپنی جان کو پسند کرلوں اور اس پر حریص بن جاؤں۔ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو بند کرلیا اور پھر اسے ہلا کر کہا کہ نہ صدقہ اور نہ جہاد تو تم جنت میں کیسے جاسکتے ہو۔ ابن خصاصیہ کہتے ہیں: پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کی بیعت کرتا ہوں، پھر آپ نے مجھ سے ان تمام چیزوں پر بیعت لی۔

(۱۷۷۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي طَاهِرٍ الدَّقَّاقُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي بِعَمَلٍ أَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ؟ قَالَ : إِنْ شِئْتَ أَنْبَأْتُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ أَمَّا رَأْسُ الْأَمْرِ فَالإِسْلَامُ مَنْ أَسْلَمَ سَلِمَ وَأَمَّا عَمُودُهُ فَالصَّلَاةُ وَأَمَّا ذُرْوَةُ سَنَامِهِ فَالْجِهَادُ . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [صحيح]

(۱۷۷۹۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں بتادیتا ہوں کہ ان میں سے سر کون ہے اور ستون کون ہے اور کوہان کی بلندی کون سی چیز ہے۔ پھر فرمایا کہ ان چیزوں کا سر اسلام ہے۔ جس نے اسلام قبول کیا وہ سلامت رہا اور ان چیزوں کا ستون نماز ہے اور کوہان کی چوٹی جہاد ہے۔'' پھر حدیث بیان کی۔

(۱۷۷۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا : يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ : جَاهِدُوا . يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ : بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ. [صحيح]

(۱۷۷۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد کرو یعنی مشرکین سے اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں کے ساتھ۔

(۱۷۷۹۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ

يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُذْهِبُ اللَّهُ بِهِ الْغَمَّ وَالْهَمَّ .
وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ أَنَّهُ قَالَ : وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَلاَ يَأْخُذُكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةُ لاَئِمٍ .
قَالَ الشَّيْخُ وَرُوِىَ ذَلِكَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِنْدِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [ضعيف]

(۱۷۷۹۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اپنے اوپر لازم کرلو اس لیے کہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے رنج وغم دور کر دیتا ہے اور ان کے علاوہ دوسروں نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں اور اللہ کے راستے میں قریب و بعید سے جہاد کرو اور اللہ کی حدود کو قریب و بعید قائم کرو اور اللہ کے دین میں تمہیں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرنا چاہیے۔

(۱۷۸۰۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : جَلَسْنَا إِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِدِمَشْقَ وَهُوَ عَلَى تَابُوتٍ مَا بِهِ عَنْهُ فَضْلٌ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : لَوْ قَعَدْتَ الْعَامَ عَنِ الْغَزْوِ. قَالَ : أَبَتْ عَلَيْنَا الْبُحُوثُ يَعْنِي سُورَةَ التَّوْبَةِ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾ [التوبة ٤١] فَلاَ أَجِدُنِي إِلاَّ خَفِيفًا. [حسن]

(۱۷۸۰۰) عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم دمشق میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے میں اور وہ ایک صندوق پر تھے اور ان کے پاس اس سے زائد چیز یا فضل نہ تھا تو ان سے ایک آدمی نے کہا: اگر آپ اس سال غزوے پر نہ جاتے تو یہ بہتر ہوتا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اس ((بحوث)) یعنی سورۃ التوبہ نے روک لیا ہے، یعنی سورۃ التوبہ ہمیں نہیں بیٹھنے دیتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿انْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا﴾ [التوبة ٤١] کہ ''اللہ کے راستے میں ہلکے اور بوجھل جس حال میں بھی ہو نکلو'' تو میں اپنے آپ کو ہلکا پاتا ہوں۔

(۱۷۸۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾ [التوبة ٤١] قَالَ : أَرَى رَبَّنَا يَسْتَنْفِرُنَا شُيُوخًا وَشُبَّانًا جَهِّزُونِي أَىْ بَنِيَّ جَهِّزُونِي فَقَالَ بَنُوهُ : قَدْ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَنَحْنُ نَغْزُو فَقَالَ جَهِّزُونِي فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَمَاتَ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ جَزِيرَةً إِلاَّ بَعْدَ سَبْعَةِ أَيَّامٍ فَدَفَنُوهُ فِيهَا وَلَمْ يَتَغَيَّرْ. [صحيح]

(۱۷۸۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی: ﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا﴾ [التوبة ۴۱] تو انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے رب نے اس میں بوڑھے اور جوانوں کو نکلنے کا کہا ہے تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا: اے بیٹو! میرے لیے تیاری کرو، میرے لیے تیاری کرو تو بیٹوں نے کہا کہ یقیناً آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مل کر غزوے کے لیے ہیں۔ (اب آپ بیٹھیں) اور ہم لڑتے ہیں۔ انہوں نے کہا: میری تیاری کرو حتیٰ کہ سمندر کا سفر کیا اور فوت ہو گئے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ انہیں سات دنوں کے بعد ایک جزیرہ ملا تو اس میں انہیں دفن کیا اور ان کی نعش بالکل صحیح رہی۔

(۱۵) باب مَنْ لَا یَجِبُ عَلَیْهِ الْجِهَادُ
کن پر جہاد کرنا واجب نہیں

(۱۷۸۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: جِهَادُكُنَّ أَوْ حَسْبُكُنَّ الْحَجُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ. [صحيح۔ بخارى ۲۸۷۵]

(۱۷۸۰۲) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا جہاد تمہاری حج ہے یا حج کرنا ہی تمہیں کافی ہے۔

(۱۷۸۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ: زَيْدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ وَأَبُو الْقَاسِمِ: عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ النَّجَّارُ الْمُقْرِءُ بِالْكُوفَةِ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: حَسْبُكُنَّ الْحَجُّ أَوْ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ.

(۱۷۸۰۳) یہ روایت بھی پہلی روایت کی طرح ہے۔ یہاں پر ((حَسْبُكُنَّ الْحَجُّ أَوْ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ)) کے الفاظ ہیں۔ (سابقہ حوالہ)

(۱۷۸۰۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ الْعَلَوِيُّ وَأَبُو الْقَاسِمِ بْنُ النَّجَّارِ الْمُقْرِءُ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرِ بْنُ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنَحْوٍ مِنْ هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قَبِيصَةَ بِالإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

(۱۷۸۰۴) یہ روایت بھی سابقہ روایات کی طرح ہے اور اس کی دونوں سندیں قبیصہ سے منقول ہیں۔ (سابقہ حوالہ)

(۱۷۸۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي مَحْمُودٌ الْوَاسِطِيُّ لَفْظُهُ وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلاَ نُجَاهِدُ مَعَكَ؟ قَالَ : لاَ وَلَكُنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ . وَكَانَتْ عَائِشَةُ خَالَتَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. [صحيح]

(۱۷۸۰۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جہاد کو افضل عمل جانتی ہیں، کیا ہم بھی آپ کے ساتھ جہاد نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں لیکن (عورتوں کے لیے) افضل عمل حج مبرور ہے۔

امام بخاری نے بہت سی جگہوں پر بیان کی ہے۔

(۱۷۸۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَغْزُو الرِّجَالُ وَلاَ نَغْزُو وَلاَ نُقَاتِلُ فَنَسْتَشْهِدَ وَإِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَلاَ تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ [النساء ۳۲]۔ [صحيح]

(۱۷۸۰۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مرد غزوات میں شریک ہوتے ہیں اور ہم شرکت نہیں کرتیں اور نہ ہم قتال کرتی ہیں کہ ہمیں شہادت مل جائے اور اسی طرح مردوں کے مقابلے میں ہمیں وراثت میں آدھا حصہ ملتا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلاَ تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ [النساء ۳۲] ''جس چیز کے ساتھ اللہ نے تمہارے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی تمنا نہ کرو۔''

(۱۷۸۰۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْشٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : عَرَضَنِي رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي. قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَا كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۸۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے احد کی لڑائی میں احد کے دن اپنے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

پیش کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اجازت نہ دی اور اس وقت میری عمر ۱۴ سال تھی۔ پھر خندق کے دن میں نے پیش کیا تو میری عمر ۱۵ سال تھی تو آپ نے مجھے (اس میں حصہ لینے کی) اجازت دے دی۔ نافع کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت میں ان کے پاس گیا اور انہیں یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان میں حد ہے۔ پھر انہوں نے اپنے عاملوں کی طرف لکھا کہ جس کی عمر ۱۵ سال ہو تو وہ اس کو قتال میں شریک کریں اور جو اس سے کم عمر کا ہو تو اس کو اہل وعیال میں بھیج دو۔

(۱۷۸۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ. أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: عُرِضْتُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَنَا وَرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَلَى النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَا وَهُوَ ابْنَا خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَقَبِلَنَا. [صحیح]

(۱۷۸۰۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اور رافع بن خدیج خندق کے دن (جنگ کے لیے) نبی اکرم ﷺ پر پیش کیے گئے اور اس وقت ہم دونوں پندرہ پندرہ سال کے تھے تو آپ نے ہم دونوں کو قبول کر لیا۔

(۱۷۸۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَبَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي عَتَّابٍ الأَعْيَنُ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّي عَمْرُو بْنُ زَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ حَدَّثَنِي أَبِي زَيْدُ بْنُ جَارِيَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- اسْتَصْغَرَ نَاسًا يَوْمَ أُحُدٍ مِنْهُمْ زَيْدُ بْنُ جَارِيَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَعْدٌ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَذَكَرَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَذَا فِي كِتَابِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَرَأَيْتُهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ. [ضعیف]

(۱۷۸۰۹) حضرت زید بن جاریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن چند بچوں کو چھوٹا جانتے ہوئے (جہاد کے لیے) قبول نہ کیا۔ ان میں سے ایک تو میں تھا اور براء بن عازب، زید بن ارقم، سعد، ابوسعید خدری اور ابن عمر رضی اللہ عنہم تھے اور اسی طرح جابر بن عبداللہ اور ایک کتاب میں عثمان بن عبداللہ اور ایک دوسری جگہ ابن عبیداللہ رضی اللہ عنہم کے نام تھے۔

(۱۷۸۱۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَتْ بِي أُمِّي فَقَدِمَتِ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَهَا النَّاسُ فَقَالَتْ: لاَ أَتَزَوَّجُ

إِلاَّ بِرَجُلٍ يَكْفُلُ لِي هَذَا الْيَتِيمَ فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَعْرِضُ غِلْمَانَ الأَنْصَارِ فِي كُلِّ عَامٍ فَيُلْحِقُ مَنْ أَدْرَكَ مِنْهُمْ قَالَ وَعُرِضْتُ عَامًا فَأَلْحَقَ غُلاَمًا وَرَدَّنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَلْحَقْتَهُ وَرَدَدْتَنِي وَلَوْ صَارَعْتُهُ لَصَرَعْتُهُ قَالَ :فَصَارِعْهُ . فَصَارَعْتُهُ فَصَرَعْتُهُ فَأَلْحَقَنِي. [صحیح]

(۱۷۸۱۰) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ماں مجھے مدینہ میں لے کر آئی تو لوگوں نے ان کی طرف نکاح کے پیغام بھیجے تو انہوں نے کہا کہ میں نکاح اس آدمی سے کروں گی جو اس یتیم کی پرورش کرے گا تو انہوں نے انصار میں سے ایک آدمی سے نکاح کر لیا تو آپ ہر سال انصار کے بچوں کو جب ان کو پیش کیا جاتا ان میں سے جس کے اندر صلاحیت معلوم کرتے اس کو لشکر میں بھیج دیتے۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سال مجھے اور میرے ساتھ ایک اور لڑکے کو پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو قبول کر لیا اور مجھے رد کر دیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کو قبول کر لیا ہے اور مجھے واپس کر دیا ہے۔ اگر میں اسے گرا لوں تو کیا پھر میں بھی جا سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو تم دونوں کشتی کر لو تو کہتے ہیں: میں نے اسے پچھاڑ دیا تو آپ ﷺ نے مجھے بھی اجازت دے دی۔

(۱۷۸۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ :أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلاَلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يُكَاتِبُ الْحَرُورِيَّةَ وَلَوْلاَ أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا لَمْ أَكْتُبْ إِلَيْهِ فَكَتَبَ نَجْدَةُ إِلَيْهِ أَمَّا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَغْزُو بِالنِّسَاءِ ؟ وَهَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟

فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ يُدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لَمْ يَقْتُلِ الْوِلْدَانَ فَلاَ تَقْتُلْهُمْ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ فَتُمَيِّزَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ وَكَتَبْتَ مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الأَخْذِ ضَعِيفُ الإِعْطَاءِ فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمُسِ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَصَبَرْنَا عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ.

(ت) وَرُوِّينَا فِي حَدِيثِ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَأَمَّا النِّسَاءُ وَالْعَبِيدُ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شَيْءٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ وَلَكِنْ يُحْذَوْنَ مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ. [صحیح]

(۱۷۸۱۱) یزید بن ہرمز فرماتے ہیں کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا اور وہ آپ سے خلال کے متعلق پوچھ رہے تھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حروریوں سے خط و کتابت کرتے ہیں اور اگر مجھے علم چھپانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں اس کو کبھی نہ لکھتا۔ نجدہ نے ان کو لکھا: اما بعد! مجھے یہ بتائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے ساتھ غزوہ کرتے تھے اور کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے حصہ مقرر کرتے تھے؟ اور کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو قتل کرتے تھے اور یتیم کی یتیمیت کب پوری ہوتی ہے اور خمس کے متعلق بتائیے کہ وہ کس کے لیے ہے؟ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی طرف لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے ساتھ مل کر غزوہ کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں عورتیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوتی تھیں لیکن وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور بیماروں کی تیمارداری کرتی تھیں اور انہیں غنیمت میں سے دیا جاتا تھا لیکن ان کا حصہ مقرر نہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے۔ پس تم بھی ان کو قتل نہ کرنا ماسوائے اس کے کہ تم ان بچوں میں وہ کچھ جان لو جو کچھ خضر علیہ السلام نے جانا تھا اور اسی طرح مومن اور کافر کے درمیان تمیز کرنا پس کافر کو قتل کر دینا اور مومن کو چھوڑ دینا اور اسی طرح تو نے لکھا ہے کہ یتیم کی یتیمیت کب پوری اور مکمل ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا: میری عمر کی قسم! بعض دفعہ آدمی کی داڑھی نکل آتی ہے اور اس کو لین دین کا کوئی پتہ نہیں ہوتا۔ وہ اس معاملے میں بالکل کمزور ہوتا ہے اور جس کو وہ سمجھ بوجھ حاصل ہو جائے جو باقی لوگوں کو ہوتی ہے تو اس کی یتیمیت ختم ہو جاتی ہے اور تم نے مجھ سے خمس کے متعلق سوال کیا ہے تو ہم کہا کرتے تھے: یہ ہمارے لیے ہے لیکن قوم نے ہم پر انکار کر دیا (کہ یہ تمہارا نہیں) تو ہم نے صبر کیا۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ رہے غلام اور عورتیں تو ان کے لیے جب یہ جنگ میں حاضر ہوتے تو کوئی خاص حصہ مقرر نہیں تھا، لیکن وہ قوم کے غنائم میں سے کچھ لے لیتے تھے۔

(۱۷۸۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى الأَنْطَاكِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَانَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَمَرَّ بِأُنَاسٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَاتَّبَعَهُ عَبْدٌ لاِمْرَأَةٍ مِنْهُمْ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ :فُلاَنٌ؟ .قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :مَا شَأْنُكَ؟ . قَالَ :أُجَاهِدُ مَعَكَ. قَالَ :أَذِنَتْ لَكَ سَيِّدَتُكَ؟ . قَالَ :لاَ. قَالَ :ارْجِعْ إِلَيْهَا فَإِنَّ مِثْلَكَ مِثْلُ عَبْدٍ لاَ يُصَلِّى إِنْ مُتَّ قَبْلَ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهَا وَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلاَمَ . فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ فَقَالَتْ :آللَّهِ هُوَ أَمَرَ أَنْ تَقْرَأَ عَلَىَّ السَّلاَمَ؟ قَالَ :نَعَمْ. قَالَتْ :ارْجِعْ فَجَاهِدْ مَعَهُ. [ضعيف]

(۱۷۸۱۲) حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض مغازی میں تھے اور آپ مزینہ کے لوگوں کے قریب سے گزرے تو اس قبیلہ کی عورت کے ایک غلام نے آپ کا پیچھا کیا۔ جب آپ سے راستے میں اس کی ملاقات ہوئی تو اس نے آپ کو سلام بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو فلاں ہے؟ اس نے کہا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟ اس

نے کہا: میں آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری سیدہ نے تمہیں اجازت دی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف لوٹ جاؤ اور تمہاری مثال اس غلام یا بندے کی طرح ہے جو نماز نہیں پڑھتا۔ اگر تو اس کے پاس پہنچنے سے پہلے مر گیا اور اسے میرا سلام کہنا، غلام اپنی سیدہ کے پاس آیا اور اسے آپ ﷺ کا سلام عرض کیا اور پورا واقعہ بیان کیا تو اس نے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتی ہوں کہ کیا آپ ﷺ نے مجھ کو سلام کہنے کا حکم دیا تھا؟ غلام نے کہا: ہاں! تو اس سیدہ نے کہا: پھر تم جاؤ اور آپ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرو۔

(۱۶) باب مَنْ لَهُ عُذْرٌ بِالضَّعْفِ وَالْمَرَضِ وَالزَّمَانَةِ وَالْعُذْرِ فِي تَرْكِ الْجِهَادِ

جس کو جہاد چھوڑنے میں بڑھاپے، بیماری، اپاہج پن یا دائمی مرض کا عذر ہو

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْجِهَادِ ﴿لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [التوبة ۹۱] إِلَى آخِرِ الآيَاتِ الثَّلَاثِ.

اللہ تعالیٰ کا جہاد کے بارے میں فرمان ہے: ﴿لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَ لَا عَلَى الْمَرْضَى وَ لَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَ رَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَ اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ٥﴾ ''ضعیفوں اور بیماروں اور ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں، کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ ہوں۔ ایسے نیکوکاروں پر الزام کی کوئی راہ نہیں، اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت و رحمت والا ہے۔'' [التوبة ۹۱]

(۱۷۸۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ. [صحيح]

(۱۷۸۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بوڑھے، کمزور اور عورتوں کا جہاد حج مبرور ہے۔''

(۱۷۸۱٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [النساء ۹۵] الآيَةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدًا فَكَتَبَهَا فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَا ضَرَارَتَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ [النساء ۹۵]۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شُعْبَةَ. [صحيح۔ متفق عليه: ۱۷۸۱۵]

(۱۷۸۱۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [النساء ۹۵] ''اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھے رہنے والے مومن برابر نہیں ہو سکتے'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو حکم دیا تو انہوں نے اس کو لکھا۔ پھر ابن ام مکتوم آئے اور انہوں نے اپنی بیماری وغیرہ کا عذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ والا حصہ نازل کیا۔ صرف سند ذکر کی ہے۔

(۱۷۸۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ. (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ

(۱۷۸۱۵) ایضاً۔

(۱۷۸۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْقِطْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ جَالِسٌ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَنَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [النساء ۹۵] قَالَ : فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَأَنَا أَكْتُبُهَا فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ تَرَى مَا بِعَيْنَيَّ مِنَ الضَّرَرِ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ. قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَثَقُلَتْ فَخِذُ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَلَى فَخِذِي حَتَّى هَمَّتْ أَنْ تَرُضَّهَا ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ لِي : اكْتُبْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ﴾ [النساء ۹۵]. لَفْظُ حَدِيثِ الْقِطْرِيِّ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ وَغَيْرِهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ. [صحیح۔ متفق علیہ ۱۷۸۱۷]

(۱۷۸۱۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو یہ آیت نازل ہوئی ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [النساء ۹۵] تو کہتے ہیں کہ ابن ام مکتوم آئے اور میں لکھ رہا تھا۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ جانتے ہیں کہ میں آنکھوں سے نابینا ہوں اور اگر میں جہاد کرنے کی طاقت رکھتا تو میں ضرور جہاد کرتا تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کے ران میری ران پر بڑے بھاری اور گراں ہو گئے۔ حتیٰ کے قریب تھا کہ وہ ٹوٹ جاتا پھر آپ کی حالت اچھی ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: لکھو! ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ﴾ [النساء ۹۵]

(۱۷۸۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ السَّكِينَةَ غَشِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ زَيْدٌ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ فَوَقَعَتْ فَخِذُ

رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى فَخِذِى فَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا أَثْقَلَ مِنْ فَخِذِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- ثُمَّ سُرِّىَ عَنْهُ فَقَالَ : اكْتُبْ ﴿لاَ يَسْتَوِى الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِى سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ﴾ [النساء ۹۵]. الآيَةَ كُلَّهَا قَالَ زَيْدٌ فَكَتَبْتُ ذَلِكَ فِى كَتِفٍ فَقَامَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ رَجُلاً أَعْمَى حِينَ سَمِعَ فَضِيلَةَ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ لاَ يَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ فَمَا قَضَى ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ كَلاَمَهُ أَوْ مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ قَضَى كَلاَمَهُ فَغَشِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- السَّكِينَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُهُ عَلَى فَخِذِى فَوَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا الْمَرَّةَ مِثْلَمَا وَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا فِى الْمَرَّةِ الأُولَى ثُمَّ سُرِّىَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : اقْرَأْ. فَقَرَأْتُ ﴿لاَ يَسْتَوِى الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [النساء ۹۵] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- ﴿غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ﴾ [النساء ۹۵] قَالَ زَيْدٌ : فَأَلْحَقْتُهَا وَكَانَ مُلْحَقُهَا عِنْدَ صَدْعٍ فِى الْكَتِفِ. [صحيح لغيره]

(۱۷۸۱۷) حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو سکینت نے ڈھانپ لیا اور میں آپ ﷺ کے پہلو میں تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی ران میری ران پر گری تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی ران سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں پائی۔ پھر آپ کی یہ کیفیت دور ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو! ﴿لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ ......﴾ [النساء ۹۵] پوری آیت۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میں نے کندھے (کی ہڈی) پر لکھی تو ابن ام مکتوم جو نابینا آدمی تھے، کھڑے ہوئے۔ جب انہوں نے مجاہدین کی فضیلت بیٹھنے والوں پر سنی تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس آدمی کا کیا حال ہے جو مومنین کے ساتھ جہاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابھی ابن ام مکتوم کی کلام ختم نہیں ہوئی تھی کہ پھر رسول کریم ﷺ کو سکونت نے ڈھانپ لیا اور آپ ﷺ کی ران میری ران پر آ گئی تو میں نے اس دفعہ بھی ویسے ہی بوجھ محسوس کیا جیسا کہ پہلی دفعہ محسوس کیا تھا۔ پھر آپ ﷺ کی یہ والی حالت جاتی رہی اور آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھیے تو میں نے پڑھی: ﴿لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ﴾ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس ٹکڑے کو اس آیت میں ملا دیا اور یہ ٹکڑا کندھے کی مضبوط ہڈی پر لکھا ہوا تھا۔

(۱۷۸۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِى عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِىُّ عَنْ أَبِى عَقِيلٍ عَنْ أَبِى نَضْرَةَ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لاَ يَسْتَوِى الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ﴾ [النساء: ۹۵] قَالَ : هُمْ أُولُو الضَّرَرِ قَوْمٌ كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لاَ يَغْزُونَ مَعَهُ كَانَتْ تَحْبِسُهُمْ أَوْجَاعٌ وَأَمْرَاضٌ وَآخَرُونَ أَصِحَّاءُ فَكَانَ الْمَرْضَى أَعْذَرَ مِنَ الأَصِحَّاءِ. [صحيح]

(۱۷۸۱۸) ابونضرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا: ﴿لَا

يَسْتَوِي الْقَعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ انہوں نے کہا: اس سے مراد اہل ضرر ہیں، یعنی لوگ جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں آپ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد نہیں کر سکتے تھے۔ تکالیف اور بیماری نے ان کو جانے سے روک لیا تھا اور دوسرے لوگ صحیح ہونے کے باوجود نہیں جاتے تھے۔ لہٰذا بیمار لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کے مقابلے میں معذور قرار دیا۔

(۱۷۸۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ :إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالاً مَا سِرْنَا مَسِيرًا وَلاَ قَطَعْنَا وَادِيًا إِلاَّ كَانُوا مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ .

لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى. [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۸۱۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی سفر کے دوران فرمایا کہ مدینہ میں کچھ مرد ہیں، ہم نے کوئی سفر نہیں کیا اور نہ کوئی وادی طے کی ہے مگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے تھے۔ اب ان کو بیماری نے روک لیا ہے۔

(۱۷۸۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلاَ أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ وَلاَ قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلاَّ وَهُمْ مَعَكُمْ فِيهِ .

قَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَكُونُونَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ :حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ . أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَحَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ مُوسَى عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- نَحْوَهُ. [صحيح۔ بخاری]

(۱۷۸۲۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مدینہ میں کچھ لوگ چھوڑ آئے ہو تم نے کوئی سفر طے نہیں کیا اور نہ تم نے کوئی خرچ کیا اور نہ تم نے کوئی وادی طے کی مگر وہ اس میں تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ ہمارے ساتھ کیسے ہیں جبکہ وہ مدینہ میں بیٹھے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو عذر نے روک رکھا ہے۔

(۱۷۸۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي وَالِدِي إِسْحَاقُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَشْيَاخٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ قَالُوا :كَانَ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ أَعْرَجَ شَدِيدَ الْعَرَجِ وَكَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ بَنُونَ شَبَابٌ يَغْزُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا غَزَا فَلَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَتَوَجَّهُ إِلَى أُحُدٍ قَالَ لَهُ بَنُوهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَعَلَ لَكَ رُخْصَةً فَلَوْ قَعَدْتَ

فَنَحْنُ نَكْفِيكَ فَقَدْ وَضَعَ اللَّهُ عَنْكَ الْجِهَادَ فَأَتَى عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنِيَّ هَؤُلاَءِ يَمْنَعُونِي أَنْ أَخْرُجَ مَعَكَ وَاللَّهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَسْتَشْهِدَ فَأَطَأَ بِعَرْجَتِي هَذِهِ فِي الْجَنَّةِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَمَّا أَنْتَ فَقَدْ وَضَعَ اللَّهُ عَنْكَ الْجِهَادَ .
وَقَالَ لِبَنِيهِ :وَمَا عَلَيْكُمْ أَنْ تَدَعُوهُ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْزُقُهُ الشَّهَادَةَ؟ . فَخَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا. [ضعيف]

(۱۷۸۲۱) بنی سلمہ کے چند شیوخ فرماتے ہیں کہ عمرو بن جموح بہت زیادہ لنگڑے تھے۔ ان کے چار جوان بیٹے تھے۔ رسول اللہ ﷺ جس غزوے میں بھی جاتے وہ آپ کے ساتھ ہوتے اور جب رسول اللہ ﷺ نے احد کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو عمرو بن جموح نے بھی جانا چاہا، لیکن ان کے بیٹوں نے ان کو کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رخصت دی ہے اور آپ کا یہاں بیٹھنا زیادہ بہتر ہے اور آپ کی جگہ ہم آپ کی کفایت کر جائیں گے۔ اللہ نے آپ پر جہاد فرض نہیں کیا تو عمرو بن جموح رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے بیٹے مجھے آپ ﷺ کے ساتھ جانے سے روکتے ہیں اور میں شہادت چاہتا ہوں اور میرے لنگڑے پن نے مجھے جنت میں جانے سے پیچھے چھوڑ دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے آپ سے جہاد کو معاف کر دیا ہے اور آپ ﷺ نے ان کے بیٹوں سے کہا کہ تم اسے کیوں نہیں جانے دیتے! ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شہادت نصیب فرمائے۔ وہ آپ ﷺ کے ساتھ نکلا اور احد کے دن شہید ہو گیا۔

(۱۷) باب الرَّجُلِ لاَ يَجِدُ مَا يُنْفِقُ

جو خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں پاتا

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلاَ عَلَى الَّذِينَ لاَ يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ﴾ [التوبة ۹۱]

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَ لَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ﴾ [التوبة ۹۱] ''اور ان لوگوں پر کوئی حرج نہیں جو خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں پاتے۔''

(۱۷۸۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ لاَ أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلاَ يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلاَ تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۸۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری

جان ہے، اگر مومنوں پر گراں نہ ہو کہ میں کسی بھی لڑائی سے پیچھے نہ رہوں جو اس کے راستہ میں لڑی جائے لیکن میں اتنی وسعت نہیں پاتا کہ ان سب کو سوار کرسکوں۔ ان کے پاس بھی اتنی فراخی نہیں ہے کہ وہ میری پیروی کرسکیں اور ان کے دل اس کو پسند نہیں کرتے کہ وہ میرے لڑائی میں جانے کے بعد بیٹھ رہیں۔

(۱۷۸۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ . [ضعیف]

(۱۷۸۲۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے لیے بطور گناہ یہی کافی ہے کہ وہ اپنی گزر اوقات کی اشیاء کو ضائع کردے۔ وہب بن جابر راوی مجہول ہے۔

(۱۷۸۲٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رِيَاحُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا شَابٌّ مِنَ الثَّنِيَّةِ فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ بِأَبْصَارِنَا قُلْنَا : لَوْ أَنَّ هَذَا الشَّابَّ جَعَلَ شَبَابَهُ وَنَشَاطَهُ وَقُوَّتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَسَمِعَ مَقَالَتَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : وَمَا سَبِيلُ اللَّهِ إِلاَّ مَنْ قُتِلَ؟ مَنْ سَعَى عَلَى وَالِدَيْهِ فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ سَعَى عَلَى عِيَالِهِ فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ سَعَى عَلَى نَفْسِهِ لِيُعِفَّهَا فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ سَعَى عَلَى التَّكَاثُرِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ . [حسن]

(۱۷۸۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے، اچانک ایک نوجوان ثنیہ کی پہاڑیوں سے نمودار ہوا۔ جب ہم نے اس کو دیکھا تو ہم نے کہا: کاش اس جوان کی جوانی، چستی اور قوت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہو۔ راوی کہتا ہے: ہماری بات کو رسول اللہ ﷺ نے سن لیا اور فرمایا: صرف اللہ کے راستہ میں قتل ہونا ہی سبیل اللہ ہے؟ جس نے اپنے والدین کی خدمت کی وہ اس کے راستہ میں ہے اور جس نے اپنے خاندان کی کفالت کی وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے اور جس نے اپنے نفس کی حفاظت کی تاکہ اس کو بچا کر رکھے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے اور جس نے زیادہ مال جمع کرنے کی کوشش کی وہ شیطان کے راستہ پر ہے۔

(۱۸) باب الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلاَ يَغْزُو إِلاَّ بِإِذْنِ أَهْلِ الدَّيْنِ

مقروض آدمی قرض خواہ کی اجازت سے جہاد کرے گا

(۱۷۸۲٥) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَفَّرَ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلاً غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْكَ خَطَايَاكَ. فَلَمَّا جَلَسَ دَعَاهُ فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: إِلاَّ الدَّيْنَ كَذَلِكَ أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ. [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۸۲۵) حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور سوال کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل کر دیا جاؤں کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کر دے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اللہ کے راستہ میں اس حال میں قتل ہوا کہ صبر کرنے والا ہوا اور ثواب کی امید رکھے اور پیش قدمی کرنے والا ہو پیٹھ دکھانے والا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کو مٹا دے گا۔ جب آپ ﷺ بیٹھ گئے تو اس کو بلایا اور کہا: تو کیا کہتا ہے اور بات دہرائی اور کہا: مگر قرض اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

(۱۷۸۲۶) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلاَّ الدَّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الْمُقْرِءِ. (ت) وَقَدْ مَضَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ.

(۱۷۸۲۶) (الف) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں شہید ہونا تمام خطاؤں کو مٹا دیتا ہے مگر قرض باقی رہتا ہے۔

(ب) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ مومن کی جان قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے۔

(۱۹) باب الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ أَبَوَانِ مُسْلِمَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلاَ يَغْزُو إِلَّا بِإِذْنِهِ

جس آدمی کے مسلمان والدین زندہ ہوں یا ان میں سے ایک زندہ ہو تو وہ ان کی اجازت کے بغیر جہاد نہیں کرے گا

(۱۷۸۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ: الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَحْمُوَيْهِ

الْعَسْكَرِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلاَنِسِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لاَ يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ . قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ آدَمَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شُعْبَةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۸۲۷) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور جہاد کی اجازت مانگنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس انہیں میں جہاد کر۔

(۱۷۸۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ :إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ. قَالَ :أَحَيٌّ أَبَوَاكَ؟ قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَإِنَّ فِيهِمَا لَمُجَاهَدًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو. [صحیح]

(۱۷۸۲۸) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں۔ نبی ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں تو آپ نے فرمایا: ان کی طرف جا، ان دونوں میں جہاد کا مقام ہے۔

(۱۷۸۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ نَاعِمَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ أَوِ الْجِهَادِ أَبْتَغِي الأَجْرَ مِنَ اللَّهِ. قَالَ :فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟ . قَالَ :نَعَمْ بَلْ كِلاَهُمَا. قَالَ :فَتَبْتَغِي الأَجْرَ مِنَ اللَّهِ؟ . قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحیح]

(۱۷۸۲۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی ﷺ کی طرف آیا اور کہنے لگا: میں ہجرت یا جہاد پر آپ کی بیعت کرتا ہوں اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر کی امید کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا: ہاں! دونوں زندہ ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید کرتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں! تو آپ نے فرمایا: ان کی طرف لوٹ جا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کر۔

(۱۷۸۳۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الضَّبِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ التَّمَّارُ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَىَّ يَبْكِيَانِ فَقَالَ : ارْجِعْ فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا . [حسن]

(۱۷۸۳۰) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میں ہجرت پر آپ کی بیعت کرنے آیا ہوں اور اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جا اور ان کو خوش کر جس طرح ان کو رلایا ہے۔

(۱۷۸۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلاً هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ هَاجَرْتُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : قَدْ هَجَرْتَ الشِّرْكَ وَلَكِنَّهُ الْجِهَادُ هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ؟ . قَالَ : أَبَوَىَّ. قَالَ : أَذِنَا لَكَ؟ . قَالَ : لاَ. قَالَ : فَارْجِعْ فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ أَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَإِلاَّ فَبَرَّهُمَا . [ضعيف]

(۱۷۸۳۱) حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں: یمن سے ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنا وطن چھوڑ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے شرک کو چھوڑ دیا اور جہاد کیا۔ یمن میں کوئی تیرا رشتہ دار ہے؟ اس نے کہا: میرے والدین۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ان سے اجازت لی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جا اور ان سے اجازت طلب کر۔ اگر وہ اجازت دیں تو جہاد کرو گرنہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کر۔

(۱۷۸۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ : أَنَّ جَاهِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُكَ أَسْتَشِيرُكَ. فَقَالَ : هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟ قَالَ : نَعَمْ. قَالَ : فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلَيْهَا . ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ فِي مَقَاعِدَ شَتَّى فَكَمِثْلِ هَذَا الْقَوْلِ. لَفْظُ حَدِيثِ الصَّغَانِيِّ. [حسن]

(۱۷۸۳۲) معاویہ بن جاہمہ سلمی فرماتے ہیں کہ جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے محاذ

جنگ پر جانے کا ارادہ کیا ہے اور آپ کے پاس مشورہ کرنے آیا ہوں۔ آپ نے پوچھا: کیا تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے کہا: ہاں! فرمایا اسی سے وابستہ رہ، جنت اس کے قدموں میں ہے۔ آپ نے یہ دو تین دفعہ کہا۔

(۱۷۸۳۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ فَقَالَتْ أُمُّ سَعْدٍ : أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ بِبِرِّ الْوَالِدَةِ فَوَاللَّهِ لاَ أَطْعَمُ طَعَامًا وَلاَ أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى تَكْفُرَ أَوْ أَمُوتَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا أَوْ يَسْقُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ أَوْجَرُوهَا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ فَنَزَلَتْ ﴿وَوَصَّيْنَا الإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلاَ تُطِعْهُمَا﴾ [العنکبوت ۸] أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۸۳۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چار آیات میرے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ پھر حدیث کو ذکر کیا۔ اس میں ہے کہ ام سعد نے کہا: کیا اللہ نے والدہ کے ساتھ احسان کا حکم نہیں دیا؟ اللہ کی قسم! میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی حتی کہ تو کفر کرے یا میں مر جاؤں۔ جب وہ اس کو کھلانا یا پلانا چاہتے تو لاٹھی سے اس کا منہ اٹھاتے اور کھانا اور پانی اس کے منہ میں ڈال دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی: ﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا﴾ [العنکبوت ۸] ''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کی ہے اور اگر وہ تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کی نہ مان۔''

(۲۰) باب الْمُسْلِمِ يَتَوَقَّى فِي الْحَرْبِ قَتْلَ أَبِيهِ وَلَوْ قَتَلَهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ

جو مسلمان لڑائی میں اپنے باپ کے قتل سے پرہیز کرتا ہے، اگرچہ وہ اس کو قتل بھی کر دے تو کوئی حرج نہیں ہے

(۱۷۸۳۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ : أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا لَقِيَ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مُرْنِي بِمَا أَحْبَبْتَ وَلاَ أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَعَجِبَ لِذَلِكَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- وَهُوَ غُلاَمٌ فَقَالَ لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ : فَاقْتُلْ أَبَاكَ . قَالَ : فَخَرَجَ مُوَلِّيًا لِيَفْعَلَ فَدَعَاهُ قَالَ : إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لِقَطِيعَةِ رَحِمٍ . [ضعیف]

(۱۷۸۳۴) حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ جب نبی ﷺ سے ملے تو آپ ﷺ سے کہا: جو آپ پسند کریں مجھے حکم دیں۔ میں کسی معاملہ میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ نبی ﷺ نے اس پر تعجب کیا اور وہ ابھی چھوٹے تھے۔ آپ نے ان کو کہا: ''اپنے باپ کو قتل کر!'' جب وہ واپس ہوا تاکہ اس پر عمل کرے تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: ''مجھے رشتے توڑنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔''

(۱۷۸۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَوْذَبٍ قَالَ : جَعَلَ أَبُو أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ يَنْصِبُ الأَلِهَةَ لأَبِي عُبَيْدَةَ يَوْمَ بَدْرٍ وَجَعَلَ أَبُو عُبَيْدَةَ يَحِيدُ عَنْهُ فَلَمَّا كَثَّرَ الْجَرَّاحُ قَصَدَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ فَقَتَلَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ هَذِهِ الآيَةَ حِينَ قَتَلَ أَبَاهُ ﴿لاَ تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ﴾ [المجادلة ۲۲] إِلَى آخِرِهَا. هَذَا مُنْقَطِعٌ. [ضعيف]

(۱۷۸۳۵) حضرت عبداللہ بن شوذب فرماتے ہیں کہ بدر کے دن ابوعبیدہ بن جراح کا والد اس کے لیے معبود کھڑے کرتا تھا اور ابوعبیدہ ان سے کنارہ کشی کرتے تھے۔ جب جراح نے اس عمل میں زیادتی کی تو ابوعبیدہ نے انہیں قتل کرنا چاہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیت اتاری۔ جب ابوعبیدہ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا: ﴿لاَ تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ﴾ [المجادلة ۲۲] ''تو ان لوگوں کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں آپ نہیں پائیں گے کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے۔''

(۱۷۸۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ إِنِّي لَقِيتُ الْعَدُوَّ وَلَقِيتُ أَبِي فِيهِمْ فَسَمِعْتُ لَكَ مِنْهُ مَقَالَةً قَبِيحَةً فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى طَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ أَوْ حَتَّى قَتَلْتُهُ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ -ﷺ- ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ : إِنِّي لَقِيتُ أَبِي فَتَرَكْتُهُ وَأَحْبَبْتُ أَنْ يَلِيَهُ غَيْرِي فَسَكَتَ عَنْهُ. وَهَذَا مُرْسَلٌ جَيِّدٌ. [ضعيف]

(۱۷۸۳۶) حضرت مالک بن عمیر فرماتے ہیں (اور انہوں نے جاہلیت کا دور پایا ہے) کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں دشمن سے ملا۔ ان میں میرا باپ بھی تھا۔ میں نے اس کے منہ سے آپ کے بارے میں ناپسندیدہ بات سنی۔ میں صبر نہیں کر سکا۔ میں نے نیزہ سے اس پر وار کیا۔ نتیجتاً وہ قتل ہو گیا۔ نبی ﷺ اس پر خاموش رہے۔ پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا: میں اپنے باپ کو ملا اور اس کو چھوڑ دیا اور میں نے چاہا کہ اس کو اور میرے علاوہ کوئی پہنچ جائے گا نبی ﷺ پھر بھی خاموش رہے۔

(۲۱) باب مَا جَاءَ فِی کَرَاهِيَةِ أَخْذِ الْجَعَائِلِ وَمَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِيهِ مِنَ السُّلْطَانِ

مزدوری لینے کی کراہیت کا بیان اور بادشاہ کی طرف سے اس میں رخصت کا بیان

(۱۷۸۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ عَنْ أَبِی سَلَمَةَ : سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِیِّ عَنِ ابْنِ أَخِی أَبِی أَيُّوبَ الأَنْصَارِیِّ عَنْ أَبِی أَيُّوبَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : سَيُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الأَمْصَارُ وَسَتَكُونُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ يُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيهَا بُعُوثٌ يَتَكَرَّهُ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الْبَعْثَ فِيهَا فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ يَقُولُ مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا أَلاَ وَذَلِكَ الأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ. [ضعیف]

(۱۷۸۳۷) (الف) ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: تم پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جب تم جمع کیے ہوئے لشکروں میں ہو گے اور تم پر لشکروں کو روک دیا جائے اس زمانہ میں کہ انسان ان میں جانا ناپسند کرے گا اور اپنی قوم سے بچے گا۔ پھر قبائل کو دیکھے گا اور خود کو ان پر پیش کرے گا اور کہے گا: کون ہے جس سے میں کافی ہو جاؤں فلاں لشکر کے سلسلہ میں۔ کون ہے جس سے میں کافی ہو جاؤں فلاں لشکر کے بارے میں۔ خبردار یہ مزدور ہے اپنے خون آخری قطرہ تک۔

(۱۷۸۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الأَرْدَسْتَانِیُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْعِرَاقِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِی الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِیٍّ عَنْ شَقِيقِ بْنِ الْعَيْزَارِ الأَسَدِیِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجَعَائِلِ فَقَالَ : لَمْ أَكُنْ لأَرْتَشِیَ إِلاَّ مَا رَشَانِیَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ تَرْكُهَا أَفْضَلُ فَإِنْ أَخَذْتَهَا فَأَنْفِقْهَا فِی سَبِيلِ اللَّهِ. [ضعیف]

(۱۷۸۳۸) حضرت شقیق بن عیزار فرماتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: میں اجرت نہیں لیتا مگر جو اجرت مجھے میرا رب دے۔ حضرت شقیق فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس چھوڑنا افضل ہے اگر تو لیتا ہے تو فی سبیل اللہ خرچ کر دے۔

(۱۷۸۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الأَعْجَمِ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْجُعْلِ قَالَ : إِذَا جَعَلْتَهُ فِی سِلاَحٍ أَوْ كُرَاعٍ فَلاَ بَأْسَ بِهِ وَإِذَا جَعَلْتَهُ فِی الرَّقِيقِ فَلاَ. وَرُوِّينَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِیِّ أَنَّهُ قَالَ : كَانُوا أَنْ يُعْطُوا أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَنْ يَأْخُذُوا يَعْنِی فِی الْجَعَائِلِ. [ضعیف]

(۱۷۸۳۹) عبید بن ابجم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اجرت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: جب ہتھیار اور گھوڑوں کے سلسلہ میں ہوتو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جب غلاموں پر اجرت ہوتو نہ لے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ان کو یہ پسند تھا کہ ان کو دیا جائے اس کے بدلہ میں کہ وہ خود لیں، یعنی اجرت۔

(۱۷۸٤٠) وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ حُدَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: مَثَلُ الَّذِينَ يَغْزُونَ مِنْ أُمَّتِي وَيَأْخُذُونَ الْجُعْلَ يَتَقَوَّوْنَ عَلَى عَدُوِّهِمْ مَثَلُ أُمِّ مُوسَى تُرْضِعُ وَلَدَهَا وَتَأْخُذُ أَجْرَهَا. أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْفَسَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ. فَذَكَرَهُ. [ضعيف]

(۱۷۸٤٠) حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے جو لوگ لڑائی پر اجرت لیتے ہیں اور اس سے دشمن کے خلاف قوت حاصل کرتے ہیں۔ ان کی مثال موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرح ہے۔ وہ اپنے بیٹے کو دودھ پلاتی تھیں اور اجرت لیتی تھیں۔

(۲۲) باب مَا جَاءَ فِي تَجْهِيزِ الْغَازِي وَأَجْرِ الْجَاعِلِ

غازی کو تیار کرنے اور اس کو بھیجنے والے کے اجر کا بیان

(۱۷۸٤۱) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا: يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا. لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَحَدِيثُ رَوْحٍ مِثْلُهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ عَنْ عَنْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۸٤۱) حضرت زید بن خالد جہنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غازی کو تیار کیا، اس نے جہاد کیا اور جس نے اس کے اہل خانہ کی بہتر کفالت کی، اس نے بھی جہاد کیا۔

(۱۷۸٤۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَ: إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ وَلَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ بِهِ فَقَالَ: إِنَّ فُلاَنًا قَدْ تَجَهَّزَ ثُمَّ مَرِضَ فَاذْهَبْ إِلَيْهِ

فَقُلْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَا تَجَهَّزْتَ بِهِ . فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ لاِمْرَأَتِهِ : انْظُرِي أَنْ تُعْطِيهِ مَا جَهَّزْتِينِي بِهِ وَلاَ تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكَ اللَّهُ لَكِ فِيهِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَفَّانَ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۸۴۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو اسلم سے ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: میں جہاد پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مگر میرے پاس زادراہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں آدمی نے جہاد کی تیاری کی۔ پھر وہ بیمار ہو گیا تو اس کے پاس جا اور اس کو کہہ کہ رسول اللہ ﷺ تجھے سلام کہتے ہیں اور تجھے حکم دیتے ہیں کہ زادراہ مجھے دے دے۔ جس سے میں جہاد کی تیاری کر سکوں۔'' وہ آدمی اس کے پاس گیا اور اس کو کہا: اس نے اپنی بیوی کو کہا جو کچھ میرے لیے تیار کیا تھا وہ دیکھ کر اس کو دے دو اور کوئی چیز روک کر نہ رکھنا اللہ تجھے برکت دے گا۔

(۱۷۸۴۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لَيْسَ عِنْدِي . فَقَالَ رَجُلٌ : أَلاَ أَدُلُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ أَجْرُ مِثْلِ فَاعِلِهِ . قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ : أُبْدِعَ بِي يَقُولُ قُطِعَ بِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۸۴۳) (الف) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں تھک گیا ہوں، مجھے سواری دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس نہیں ہے۔'' ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایسا آدمی بتاؤں جو اس کو سواری دے؟ آپ نے فرمایا: ''بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا اجر میں برابر ہیں۔''

(ب) ایک اور روایت میں ابو معاویہ کہتے ہیں میں تھک گیا ہوں کی بجائے میرا راستہ روک دیا گیا۔

(۱۷۸۴۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ فَذَكَرَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ : مَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكَ وَلَكِنِ ائْتِ فُلاَنًا فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ -ﷺ- فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ. [صحیح]

(۱۷۸۴۴) اعمش فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میرے پاس کچھ نہیں جو میں تم کو سواروں کے لیے دوں۔ ہاں تم فلاں آدمی کے پاس جاؤ۔ وہ گیا۔ اس آدمی نے اس کو سواری دی۔ یہ آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور خبر دی تو آپ نے فرمایا: ''بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا اجر میں برابر ہیں۔

(۱۷۸۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتُوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ الْكِنْدِيِّ التُّجِيبِيِّ عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: لِلْغَازِي أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِي. وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ. [صحیح]

(۱۷۸۴۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غازی کا اجر اس کا ہے اور اس کو تیار کرنے والے کا اجر اس کا ہے۔ غازی کا اجر اور تیار کرنے والے کا اجر برابر ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غازی پر خرچ کرنا لڑائی کی طرح ہے۔

(۱۷۸۴۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ: يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَادَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَخَرَجْتُ إِلَى أَهْلِي وَأَقْبَلْتُ وَقَدْ خَرَجَ أَوَّلُ صَحَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَطَفِقْتُ فِي الْمَدِينَةِ أُنَادِي أَلاَ مَنْ يَحْمِلُ رَجُلاً لَهُ سَهْمُهُ فَنَادَى شَيْخٌ مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ لَنَا سَهْمُهُ عَلَى أَنْ نَحْمِلَهُ عُقْبَةً وَطَعَامُهُ مَعَنَا قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَسِرْ عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ فَخَرَجْتُ مَعَ خَيْرِ صَاحِبٍ حَتَّى أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْنَا فَأَصَابَنِي قَلاَئِصُ فَسُقْتُهُنَّ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَخَرَجَ فَقَعَدَ عَلَى حَقِيبَةٍ مِنْ حَقَائِبِ إِبِلِهِ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُدْبِرَاتٍ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُقْبِلاَتٍ فَقَالَ مَا أَرَى قَلاَئِصَكَ إِلاَّ كِرَامًا. قَالَ: إِنَّمَا هِيَ غَنِيمَتُكَ الَّتِي شَرَطْتُ لَكَ. قَالَ: خُذْ قَلاَئِصَكَ ابْنَ أَخِي فَغَيْرَ سَهْمِكَ أَرَدْنَا.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَغَيْرَ سَهْمِكَ أَرَدْنَا يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ أَنَّا لَمْ نَقْصِدْ بِمَا فَعَلْنَا الإِجَارَةَ وَإِنَّمَا قَصَدْنَا الاِشْتِرَاكَ فِي الأَجْرِ وَالثَّوَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

(۱۷۸۴۶) حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے لیے منادی کی۔ میں اپنے گھر گیا جب واپس آیا تو آپ ﷺ کے ابتدائی ساتھی جا چکے تھے۔ میں نے مدینہ کا چکر لگایا اور اعلان کیا جو شخص ایک آدمی کو سواری دے، اس کا حصہ سواری دینے والے کا ہوگا۔ انصار کے ایک معزز آدمی نے کہا کہ اس کا حصہ ہمارا ہوگا۔ اس کے بدلہ میں ہم اس کو سواری دیں گے اور اس کا کھانا ہمارے ساتھ ہوگا۔ میں نے قبول کر لیا، اس نے کہا: چلو اللہ کی برکت کے ساتھ، میں نکلا اپنے بہترین ساتھی کے ساتھ۔ ہمیں لڑائی بنا ہی مال ملا۔ مجھے کچھ اونٹنیاں ملیں۔ میں نے ان کو پانی پلایا۔ پھر میں اس کے پاس آیا۔ وہ نکلا اور اونٹ کے کجاوے پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے کہا: ان کو پانی پلاؤ آتے اور جاتے ہوئے اور کہا کہ تیری اونٹنیاں بہترین ہیں تو اس نے کہا: یہ نفع ہے جو میں نے آپ کے ساتھ شرط لگائی اس کا۔ یہ غنیمت آپ کی ہے تو اس نے کہا: میرے بھائی اپنی اونٹنیاں لے جاؤ، ہم نے اس کے علاوہ حصہ کا ارادہ کیا تھا۔ شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں ((فَغَيْرَ سَهْمِكَ أَرَدْنَا)) کا مطلب ہے کہ ہم اجرت میں

حصہ نہیں چاہتے تھے بلکہ ہمارا مقصد تو اجر وثواب میں شریک ہونا تھا۔

(۲۳)باب مَنِ اسْتَأْجَرَ إِنْسَانًا لِلْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ

غزوہ میں اپنی خدمت کے لیے کسی کو اجرت پر رکھنا

(۱۷۸۴۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ : الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ -ﷺ- يَبْعَثُنِي فِي سَرَايَاهُ فَبَعَثَنِي ذَاتَ يَوْمٍ وَكَانَ رَجُلٌ يَرْكَبُ بَغْلِي فَقُلْتُ لَهُ ارْحَلْ فَقَالَ مَا أَنَا بِخَارِجٍ مَعَكَ قُلْتُ لِمَ؟ قَالَ : حَتَّى تَجْعَلَ لِي ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ. قُلْتُ الآنَ حِينَ وَدَّعْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- مَا أَنَا بِرَاجِعٍ إِلَيْهِ ارْحَلْ وَلَكَ ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ فَلَمَّا رَجَعْتُ مِنْ غَزَاتِي ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: أَعْطِهَا إِيَّاهُ فَإِنَّهَا حَظُّهُ مِنْ غَزَاتِهِ.

(ت) وَقَدْ مَضَى فِي كِتَابِ الْقَسْمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ فِي مَعْنَاهُ. [حسن]

(۱۷۸۴۷) حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مجھے غزوات میں بھیجتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے مجھے روانہ کیا۔ ایک آدمی میری خچر پر سوار ہوتا تھا۔ میں نے اس کو کہا: سواری تیار کرو اور چلو۔ اس نے کہا: میں تیرے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ میں نے کہا: کیوں؟ اس نے کہا: پہلے میرے لیے تین دینار مقرر کرو۔ میں نے کہا: اب تو میں نکل گیا ہوں اور آپ کی طرف نہیں جاؤں گا۔ سواری تیار کرو اور تجھے تین دینار ملیں گے۔ جب میں لڑائی سے واپس آیا تو میں نے آپ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس کو دے دو۔ یہی لڑائی سے اس کا حصہ ہے۔

(۲۴)باب الإِمَامِ لاَ يُجَمِّرُ بِالْغُزَّى

حکمران لشکر کو گھر واپسی سے نہ روکے

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : فَإِنْ جَمَّرَهُمْ فَقَدْ أَسَاءَ وَيَجُوزُ لِكُلِّهِمْ خِلاَفُهُ وَالرُّجُوعُ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر حکمران غازیوں کو روکے گا وہ غلط کرے گا اور سب اس کی مخالفت کر کے واپس جا سکتے ہیں۔

(۱۷۸۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ يَعْنِي مَحْبُوبَ بْنَ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ : خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكُمْ عُمَّالِي لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلاَ لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ وَلَكِنْ بَعَثْتُهُمْ لِيُعَلِّمُوكُمْ دِينَكُمْ وَسُنَّتَكُمْ فَمَنْ فُعِلَ بِهِ غَيْرَ

ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَىَّ فَأُقِصَّهُ مِنْهُ أَلاَ لاَ تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ فَتُذِلُّوهُمْ وَلاَ تَمْنَعُوهُمْ فَتُكَفِّرُوهُمْ وَلاَ تُجَمِّرُوهُمْ فَتَفْتِنُوهُمْ وَلاَ تُنْزِلُوهُمُ الْغِيَاضَ فَتُضَيِّعُوهُمْ. [ضعیف]

(۱۷۸۴۸) حضرت ابوفراس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں ہمیں کہا: اے لوگو! میں عمال کو تمہارے پاس اس لیے نہیں بھیجتا کہ وہ تمہارے چشموں کو بند کر دیں اور تمہارے مال کو لے لیں۔ ان کو اس لیے بھیجتا ہوں کہ وہ تم کو دین سکھائیں اور سنت سکھائیں۔ اگر ان میں سے کوئی اس کے علاوہ کام کرے تو اس کا معاملہ مجھ تک پہنچاؤ۔ میں اس سے بدلہ لوں گا۔ خبردار! مسلمانوں کو مار کر ان کو ذلیل نہ کرو۔ مسلمانوں کو بار بار ٹوک کر اور منع کر کے کفر پر مجبور نہ کریں اور گھروں کو واپسی سے مجاہدین کو نہ روکیں۔ اگر روکو گے تو وہ فتنہ میں مبتلا ہو جائیں گے اور مجاہدین کو مشکل راستوں پر ڈال کر ضائع نہ کرو۔

(۱۷۸۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الأَنْصَارِيِّ : أَنَّ جَيْشًا مِنَ الأَنْصَارِ كَانُوا بِأَرْضِ فَارِسَ مَعَ أَمِيرِهِمْ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُعَقِّبُ الْجُيُوشَ فِي كُلِّ عَامٍ فَشُغِلَ عَنْهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا مَرَّ الأَجَلُ قَفَلَ أَهْلُ ذَلِكَ الثَّغْرِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِمْ وَأَوْعَدَهُمْ وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالُوا : يَا عُمَرُ إِنَّكَ غَفَلْتَ عَنَّا وَتَرَكْتَ فِينَا الَّذِي أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ -ﷺ- مِنْ إِعْقَابِ بَعْضِ الْغَزِيَّةِ بَعْضًا. [صحیح۔ اخرجہ السجستانی]

(۱۷۸۴۹) عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری فرماتے ہیں کہ انصار کا لشکر اپنے امیر کے ساتھ فارس میں تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ ایک سال بعد لشکر کو واپس بلاتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے غافل ہو گئے۔ جب مقررہ وقت گزر گیا تو سرحد والے لوگ لوٹ آئے۔ امیر نے ان پر سختی کی اور ڈرایا اور یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہم سے غافل ہو گئے اور آپ نے ہمارے بارے میں نبی ﷺ کے حکم کو ترک کر دیا کہ لشکر کو تھوڑا تھوڑا کر کے واپس لایا جائے۔

(۱۷۸۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ اللَّيْلِ فَسَمِعَ امْرَأَةً تَقُولُ :

تَطَاوَلَ هَذَا اللَّيْلُ وَاسْوَدَّ جَانِبُهُ ... وَأَرَّقَنِي أَنْ لاَ حَبِيبَ أُلاَعِبُهُ

فَوَاللَّهِ لَوْلاَ اللَّهُ إِنِّي أُرَاقِبُهُ ... تَحَرَّكَ مِنْ هَذَا السَّرِيرِ جَوَانِبُهُ

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : كَمْ أَكْثَرُ مَا تَصْبِرُ الْمَرْأَةُ عَنْ زَوْجِهَا؟ فَقَالَتْ : سِتَّةَ أَوْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : لاَ أَحْبِسُ الْجَيْشَ أَكْثَرَ مِنْ هَذَا. [ضعیف]

(۱۷۸۵۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو نکلے، انہوں نے ایک عورت کی آواز سنی۔ وہ شعر

پڑھ رہی تھی: ''رات لمبی ہوگئی اور اس کے اطراف سیاہ ہو گئے ہیں۔ میری راتوں کی نیند اڑا دی ہے اس بات نے کہ میرا حبیب (محبوب) نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو میں اس کی دیکھ بھال کرتی۔ اور اس چارپائی کے پہلو حرکت کرتے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: عورت زیادہ سے زیادہ اپنے خاوند کے بغیر کتنا صبر کر سکتی ہے؟ انہوں نے کہا: چھ ماہ یا چار ماہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی لشکر کو اس سے زیادہ نہیں روکوں گا۔

(۲۵) باب شُهُودِ مَنْ لاَ فَرْضَ عَلَيْهِ الْقِتَالُ

جس پر جہاد فرض نہیں اس کا جہاد پر جانا

(۱۷۸۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِى إِسْحَاقَ الْمُزَكِّى وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِى قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِىُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ : أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَقَالَ : قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَغْزُو بِالنِّسَاءِ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَلَمْ يَكُنْ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَلَكِنْ يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ كَمَا مَضَى.

قَالَ الشَّافِعِىُّ : وَمَحْفُوظٌ أَنَّهُ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- الْقِتَالَ الْعَبِيدُ وَالصِّبْيَانُ وَأَحْذَاهُمْ مِنَ الْغَنِيمَةِ.

[صحيح۔ مسلم]

(۱۷۸۵۱) حضرت نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ مل کر لڑائی کی ہے؟ اور کیا ان کو حصہ دیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: عورتیں آپ کے لشکر کے ساتھ ہوتی تھیں اور وہ زخمیوں کا علاج معالجہ کرتی تھیں، لیکن ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ نہیں ہوتا تھا جبکہ آپ ﷺ ان کو عطیۃً کچھ دے دیتے تھے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: درست بات یہ ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ لڑائی میں بچے بھی ہوتے تھے۔ آپ ﷺ ان کو غنیمت سے عطیۃً دیتے تھے۔

(۱۷۸۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلاَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِى سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ لَهُمَا مِنَ الْمَغْنَمِ شَىْءٌ؟ قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُمَا شَىْءٌ إِلاَّ أَنْ يُحْذَيَا. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [صحيح۔ مسلم]

وَذَكَرَ أَبُو يُوسُفَ فِى هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ عَنِ الصَّبِىِّ مَتَى يَخْرُجُ مِنَ الْيُتْمِ؟ وَمَتَى يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمٍ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنَ الْيُتْمِ إِذَا احْتَلَمَ وَيُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمٍ.

(۱۷۸۵۲) حضرت نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا کہ کیا غلام اور عورت کا مالِ غنیمت میں حصہ ہے؟ تو انہوں نے ان کو لکھا کہ ان دونوں کا کوئی حصہ نہیں ہے مگر یہ کہ ان کو عطیہ دیا جائے۔

ابو یوسف نے اس حدیث کے بارے میں اسماعیل بن امیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے لکھا ان کو اور بچے کے بارے میں سوال کیا کہ کب وہ یتیمی سے نکلتا ہے اور اس کے لیے مال غنیمت سے حصہ دیا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا: جب بچہ بالغ ہو جائے تو وہ یتیم نہیں ہوتا اس سے نکل جاتا ہے اور اس کے لیے مال غنیمت میں حصہ بھی ہوگا۔

(۱۷۸۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ الْقُرَشِيِّ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ: وَسَأَلَ عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَخْرُجُ مِنَ الْيُتْمِ وَيَقَعُ حَقُّهُ فِي الْفَيْءِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِذَا احْتَلَمَ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْيُتْمِ وَوَقَعَ حَقُّهُ فِي الْفَيْءِ. يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ وَسَقَطَ مِنْ إِسْنَادِهِ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ. [ضعیف]

(۱۷۸۵۳) اسماعیل بن امیہ سے مذکورہ روایت کے بعد یہ منقول ہے کہ یتیم کب یتیمی سے نکلتا ہے اور مال فی سے کب اس کا حق رکھا جائے گا تو انہوں نے جواب دیا: جب بالغ ہو جائے تو بچہ یتیم نہیں رہتا اور اس کا حق مال فی میں ثابت ہو جاتا ہے۔

(۱۷۸۵۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُوعَبْدِاللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلاَلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يُجَوِّبُ عَلَيْهِ بِحَجَفَةِ الْحَدِيثَ قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُلاَنِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّارِمِيِّ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۸۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن جب کچھ لوگ نبی ﷺ سے الگ ہو گئے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے سامنے ڈھال سے آپ ﷺ کو بچا رہے تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا اور ام سلیم کو وہ اپنی پیٹھوں پر مشکیزے اٹھاتی تھیں اور لوگوں کے منہ میں ڈالتی تھیں۔ پھر واپس آتی تھیں اور مشکیزے بھر کر پھر جاتیں اور لوگوں کے منہ میں پانی ڈالتی تھیں۔

(۱۷۸۵۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَرُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ

مُعَوِّذٍ وَأُمُّ عَطِيَّةَ وَغَيْرِهِمَا. [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۸۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگوں میں ام سلیم اور انصار کی کچھ دوسری عورتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتی تھیں جب لڑائی ہوتی یہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

(۱۷۸۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ بَالُوَيْهِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ :أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ :جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْكُبُ الْمَاءَ عَلَيْهِ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْمَاءَ لاَ يَزِيدُ الدَّمَ إِلاَّ كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى إِذَا صَارَ رَمَادًا أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْقَعْنَبِيِّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى كِلاَهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۸۵۶) (الف) حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ سہل بن سعد سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کے بارے میں سوال ہوا جو احد میں لگا تھا۔ انہوں نے کہا: آپ کے چہرے کو زخمی کیا گیا تھا اور آپ کے رباعی دانت ٹوٹ گئے تھے اور خود آپ کے سر پر ٹوٹ گیا تھا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کا خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب خون نہ رکا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چٹائی کا ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم پر لگائی تو خون بند ہو گیا۔

(۱۷۸۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَيْرٌ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- خَيْبَرَ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ فَلَمْ يَضْرِبْ لِي بِسَهْمٍ وَأَعْطَانِي سَيْفًا فَقَلَّدْتُهُ أَجُرُّ بِنَعْلِهِ فِي الأَرْضِ وَأَمَرَ لِي مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ. [صحيح]

(۱۷۸۵۷) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خیبر کی جنگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر لڑی اور میں اس وقت غلام تھا میرے لیے حصہ تو مقرر نہ ہوا مگر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلوار دی جو میرے گلے میں ڈال دی گئی۔ میں اس کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتا تھا اور آپ نے میرے لیے ردی مال کا بھی حکم دیا۔

(۱۷۸۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ أَمِيحُ أَصْحَابِي الْمَاءَ يَوْمَ بَدْرٍ. وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ : كُنْتُ أَسْقِي. [صحيح۔ سعيد بن منصور]

(۱۷۸۵۸) (الف) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بدر کے دن اپنے ساتھیوں کے لیے پانی بھرتا تھا۔

احمد کی روایت میں ہے: کنت اسقی، یعنی میں پانی پلاتا تھا۔

(۲۶) باب مَنْ لَيْسَ لِلإِمَامِ أَنْ يَغْزُوَ بِهِ بِحَالٍ

حکمران جن لوگوں سے کسی بھی حال میں نہیں لڑ سکتا

(۱۷۸۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : غَزَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَغَزَا مَعَهُ بَعْضُ مَنْ يُعْرَفُ نِفَاقُهُ فَانْخَزَلَ عَنْهُ يَوْمَ أُحُدٍ بِثَلاَثِمِائَةٍ. قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ : هُوَ بَيِّنٌ فِي الْمَغَازِي. [صحيح۔ للشافعي]

(۱۷۸۵۹) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگیں لڑیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض ایسے لوگوں نے بھی جنگ لڑی جن کا نفاق ظاہر تھا اور احد کے دن تین سو آدمی آپ سے الگ ہو گئے تھے۔ شیخ فرماتے ہیں: اس کی وضاحت مغازی میں ہے۔

(۱۷۸۶۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ فَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَغَيْرُهُمْ مِنْ عُلَمَائِنَا عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ قَالَ فِيهَا : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي أَلْفِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّوْطِ بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَأُحُدٍ انْخَزَلَ عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ الْمُنَافِقُ بِثُلُثِ النَّاسِ فَرَجَعَ بِمَنِ اتَّبَعَهُ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ أَهْلِ الرَّيْبِ وَالنِّفَاقِ. [ضعيف]

(۱۷۸۶۰) ابن شہاب رحمہ اللہ اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ احد کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ نکلے تھے۔ جب مدینہ اور احد کے درمیان شوط کے مقام پر پہنچے تو عبداللہ بن ابی منافق لوگوں کی ایک تہائی لے کر الگ ہو گیا اور اہل ریب اور منافق جو اس کے تابع تھے واپس لوٹ آئے۔

(۱۷۸۶۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ فِي قِصَّةِ أُحُدٍ قَالَ : وَرَجَعَ عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ فِي ثَلاَثِمِائَةٍ وَبَقِيَ رَسُولُ

اللَّهِ -ﷺ- فِي سَبْعِمِائَةٍ. [ضعيف]

(۱۷۸۶۱) حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی منافق احد کے دن اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ لوٹ آیا اور نبی ﷺ کے ساتھ سات سو آدمی تھے جو باقی بچے۔

(۱۷۸۶۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبُغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلَاثَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى نَزَلَ أُحُدًا وَرَجَعَ عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فِي ثَلَاثِمِائَةٍ وَبَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي سَبْعِمِائَةٍ. [ضعيف]

(۱۷۸۶۲) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ احد کی طرف چلے۔ جب احد میں پہنچے تو عبداللہ بن ابی اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے لوٹ آیا۔ آپ کے ساتھ سات سو باقی رہ گئے تھے۔

(۱۷۸۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَوْذَبٍ الْوَاسِطِيُّ بِهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ قَوْمٌ مِنَ الطَّرِيقِ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نَقْتُلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا نَقْتُلُهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا﴾ [النساء ۸۸] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شُعْبَةَ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ : ثُمَّ شَهِدُوا مَعَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَتَكَلَّمُوا بِمَا حَكَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَوْلِهِمْ ﴿مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا﴾ [الأحزاب ۱۲]

قَالَ الشَّيْخُ : هُوَ بَيِّنٌ فِي الْمَغَازِي عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ وَغَيْرِهِمَا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ بِالإِسْنَادِ الَّذِي تَقَدَّمَ فِي قِصَّةِ الْخَنْدَقِ : فَلَمَّا اشْتَدَّ الْبَلَاءُ عَلَى النَّبِيِّ -ﷺ- وَأَصْحَابِهِ نَافَقَ نَاسٌ كَثِيرٌ وَتَكَلَّمُوا بِكَلَامٍ قَبِيحٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مَا فِيهِ النَّاسُ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْكَرْبِ جَعَلَ يُبَشِّرُهُمْ وَيَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُفَرَّجَنَّ عَنْكُمْ مَا تَرَوْنَ مِنَ الشِّدَّةِ وَالْبَلَاءِ فَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ آمِنًا وَأَنْ يَدْفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ مَفَاتِيحَ الْكَعْبَةِ وَلَيُهْلِكَنَّ اللَّهُ كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَلَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ مَعَهُ لأَصْحَابِهِ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ مُحَمَّدٍ يَعِدُنَا أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَأَنْ نَقْسِمَ كُنُوزَ فَارِسَ وَالرُّومِ وَنَحْنُ هَا هُنَا لَا يَأْمَنُ أَحَدُنَا أَنْ يَذْهَبَ إِلَى الْغَائِطِ وَاللَّهِ لَمَا يَعِدُنَا إِلَّا غُرُورًا وَقَالَ آخَرُونَ

مِمَّنْ مَعَهُ الَّذِيْنَ لَنَا فَإِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَقَالَ آخَرُونَ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لاَ مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَسَمَّى ابْنُ إِسْحَاقَ الْقَائِلَ الأَوَّلَ مُعَتِّبَ بْنَ قُشَيْرٍ وَالْقَائِلَ الثَّانِيَ أَوْسَ بْنَ قَيْظِيٍّ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۷۸۶۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کی طرف گئے تو کچھ لوگ راستے سے ہی واپس آ گئے جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ان میں دو گروہ تھے، ایک کہتا تھا: ہم ان سے قتال کریں گے۔ ایک کہتا تھا: ہم ان سے قتال نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کر دی: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا﴾ [النساء ۸۸] ''پھر تمہیں کیا ہوا کہ منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے۔ حالانکہ اللہ نے انہیں اس وجہ سے الٹا کر دیا جو انہوں نے کیا۔''

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر یہ لوگ خندق میں شریک ہوئے تو انہوں نے کلام کیا۔ اس میں جو اس نے بیان کیا تھا ﴿مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا﴾ [الاحزاب ۱۲] ''اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے ساتھ دھوکہ کا وعدہ کیا ہے۔''

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ مغازی میں بالتفصیل موسیٰ بن عقبہ سے اور محمد بن اسحاق اور دیگر سے بیان ہوا ہے اور خندق کے قصہ میں گزر گیا ہے کہ جب آزمائش سخت ہو گئی۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں پر اکثر لوگ منافق ہو گئے اور کلام قبیح (ناپسندیدہ) کرنے لگے۔ جب آپ نے آزمائش اور تکلیف کی وجہ سے لوگوں کی یہ حالت دیکھی تو آپ خوشخبری دینے لگے، آپ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو سخت آزمائش تم دیکھ رہے وہ ضرور دور ہو جائے گی۔ مجھے امید ہے ہم بیت اللہ کا طواف پرامن ہو کر کریں گے اور اللہ تعالیٰ مجھے کعبہ کی چابیاں دے گا اور وہ ضرور کسریٰ و قیصر کو ہلاک کرے گا اور تم ان کا خزانہ اس کی راہ میں خرچ کرو گے۔'' منافقوں میں سے ایک آدمی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: کیا تم کو محمد پر حیرانی نہیں ہوئی۔ وہ ہمیں بیت اللہ کے طواف اور فارس و روم کے خزانوں کی تقسیم کے وعدے دیتا ہے جبکہ ہم اپنی حاجت کے لیے جائیں تو بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اللہ کی قسم! یہ ہمارے ساتھ دھوکہ کرتا ہے۔ دوسروں نے کہا: ہمیں اجازت دیں ہمارے گھر اور کچھ نے کہا: اے یثرب والو! یہاں تمہارے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں ہے، لوٹ جاؤ۔ ابن اسحاق نے پہلے قول کا نام معتب بن قشیر اور دوسرے نام اوس بن قیظی نقل کیا ہے۔

(۱۷۸۶٤) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلاَثَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: فَلَمَّا اشْتَدَّ الْبَلاَءُ عَلَى النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- وَأَصْحَابِهِ فَذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ مِثْلَ قَوْلِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهَا وَقَالَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يُخَذِّلُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لاَ مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: ثُمَّ غَزَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَشَهِدَهَا مَعَهُ مِنْهُمْ عَدَدٌ فَتَكَلَّمُوا بِمَا حَكَى اللَّهُ مِنْ قَوْلِهِمْ ﴿لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ﴾ [المنافقون ۸] وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا حَكَى اللَّهُ مِنْ نِفَاقِهِمْ. [ضعیف]

(۱۷۸۶٤) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھیوں پر آزمائش سخت ہوئی (پھر موسیٰ بن عقبہ کی

پوری حدیث مذکورہ نمبر ۱۷۸۶۱ بیان ہوئی ہے) مگر آخر میں یہ ہے کہ کچھ لوگوں نے کہا (جو نبی ﷺ سے مدد کا ہاتھ کھینچ چکے تھے) کہ اے یثرب والو! یہاں سے لوٹ چلو تمہارے لیے یہاں کوئی قیام گاہ نہیں ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: منافقین میں سے کچھ لوگ غزوہ بنی مصطلق میں بھی آپ کے ساتھ انہوں نے بھی نازیبا باتیں کی جن کو اللہ نے حکایتاً بیان فرمایا ہے ﴿یَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِینَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ﴾ [المنافقون ۸] ''اگر ہم مدینہ واپس گئے تو زیادہ عزت والا اس میں سے ذلیل تر کو ضرور ہی نکال باہر کرے گا۔'' اس کے علاوہ دوسری آیات جن میں اللہ نے ان کے نفاق کو بیان فرمایا ہے۔

(۱۷۸۶۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِیٍّ الرُّوذْبَارِیُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَحْمُوَیْهِ الْعَسْكَرِیُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلاَنِسِیُّ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِی إِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِیَّ یَقُولُ سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ یَقُولُ: لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَیٍّ لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى یَنْفَضُّوا وَقَالَ أَیْضًا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِینَةِ لَیُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ أَخْبَرْتُ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَلاَمَنِی الأَنْصَارُ وَحَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَیٍّ مَا قَالَ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ فَأَتَانِی رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَتَیْتُهُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ صَدَّقَكَ وَعَذَرَكَ. وَنَزَلَ ﴿هُمُ الَّذِینَ یَقُولُونَ لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى یَنْفَضُّوا﴾ [المنافقون ۷] الآیَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ عَنْ آدَمَ بْنِ أَبِی إِیَاسٍ.

[صحیح۔ متفق علیه]

(۱۷۸۶۵) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی نے کہا کہ اللہ کے رسول کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو حتیٰ کہ وہ لوٹ جائیں اور اسی طرح کہا: اگر ہم مدینہ واپس گئے تو زیادہ عزت والا ذلیل کو ضرور نکال دے گا۔ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو خبر دی کہ انصاریوں نے مجھے ملامت کی اور عبداللہ بن ابی نے قسم اٹھائی کہ اس نے یہ نہیں کہا۔ میں اپنے گھر آ کر سو گیا۔ نبی ﷺ نے مجھے بلوایا، میں گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تیری تصدیق کی ہے اور عذر بیان کیا ہے۔ قرآن نازل ہوا ﴿هُمُ الَّذِینَ یَقُولُونَ لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى یَنْفَضُّوا﴾ [المنافقون ۷] ''یہ وہی ہیں جو کہتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو تاکہ وہ منتشر ہو جائیں۔''

(۱۷۸۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَعْبِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَیُّوبَ أَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِینِیِّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ یَقُولُ: كُنَّا فِی غَزَاةٍ وَقَالَ سُفْیَانُ مَرَّةً أُخْرَى كُنَّا فِی جَیْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِینَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ: دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ. فَسَمِعَ ذَلِكَ عِنْدَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِینَةِ لَیُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ-: دَعْهُ لاَ یَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا یَقْتُلُ أَصْحَابَهُ. قَالَ: وَكَانَتِ

الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَجَمَاعَةٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

وَرُوِّينَا عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ بِالإِسْنَادِ الَّذِي تَقَدَّمَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَكَذَلِكَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: ثُمَّ غَزَا غَزْوَةَ تَبُوكَ فَشَهِدَهَا مَعَهُ مِنْهُمْ قَوْمٌ نَفَرُوا بِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ لِيَقْتُلُوهُ فَوَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمْ.

قَالَ الشَّيْخُ: رَحِمَهُ اللَّهُ هُوَ بَيِّنٌ فِي الْمَغَازِي. [صحيح۔ متفق علیه]

(۱۷۸۶۶) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کسی غزوہ میں تھے۔ مہاجرین نے کسی انصاری کو تکلیف دہ بات کہہ دی تو جابر نے کہا: اس کو چھوڑ دو، یہ ناپسندیدہ بات ہے۔ عبداللہ بن ابی نے سن لی اور کہا: ان کے اس کام کی وجہ سے اللہ کی قسم اگر ہم مدینہ واپس گئے تو معزز ذلیل کو ضرور نکال دے گا۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو فرمایا: ''اس کو چھوڑ دو تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔'' جب مہاجرین مدینے آئے تو انصار زیادہ تھے۔ پھر مہاجرین زیادہ ہو گئے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: غزوہ تبوک میں بھی منافقین میں سے کچھ لوگ شریک تھے۔ عقبہ کی رات کچھ لوگ آپ کو قتل کرنے کے لیے نکلے تھے مگر اللہ نے آپ کو ان کے شر سے محفوظ رکھا۔

شیخ فرماتے ہیں: اس کی تفصیل مغازی میں ہے۔

(۱۷۸۶۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ فِي قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ: فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- الثَّنِيَّةَ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَنْ خُذُوا بَطْنَ الْوَادِي فَهُوَ أَوْسَعُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَدْ أَخَذَ الثَّنِيَّةَ وَكَانَ مَعَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَنْ يُزَاحِمَهُ فِي الثَّنِيَّةِ أَحَدٌ فَسَمِعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَتَخَلَّفُوا ثُمَّ اتَّبَعَهُ رَهْطٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- حِسَّ الْقَوْمِ خَلْفَهُ فَقَالَ لأَحَدِ صَاحِبَيْهِ: اضْرِبْ وُجُوهَهُمْ. فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ وَرَأَوُا الرَّجُلَ مُقْبِلاً نَحْوَهُمْ وَهُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ انْحَدَرُوا جَمِيعًا وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَضْرِبُ رَوَاحِلَهُمْ وَقَالُوا: إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ أَحْمَدَ وَهُمْ مُتَلَثِّمُونَ لاَ يُرَى شَيْءٌ إِلاَّ أَعْيُنُهُمْ فَجَاءَ صَاحِبُهُ بَعْدَ مَا انْحَدَرَ الْقَوْمُ فَقَالَ: هَلْ عَرَفْتَ الرَّهْطَ؟ فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَلَكِنِّي قَدْ عَرَفْتُ رَوَاحِلَهُمْ فَانْحَدَرَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مِنَ الثَّنِيَّةِ وَقَالَ لِصَاحِبَيْهِ: هَلْ تَدْرُونَ مَا أَرَادَ الْقَوْمُ؟ أَرَادُوا أَنْ يَزْحَمُونِي مِنَ الثَّنِيَّةِ فَيَطْرَحُونِي مِنْهَا فَقَالاَ أَفَلاَ تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ إِذَا اجْتَمَعَ إِلَيْكَ النَّاسُ فَقَالَ: أَكْرَهُ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا قَدْ وَضَعَ يَدَهُ فِي أَصْحَابِهِ بِقَتْلِهِمْ. وَذَكَرَ الْقِصَّةَ. [ضعیف۔ ابن اسحاق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل]

(۱۷۸۶۷) ابن اسحاق غزوہ تبوک کے بارے میں فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنیہ (گھاٹی) پر پہنچے تو آپ کے ایلچی

نے اعلان کیا کہ وادی کے درمیانی حصہ پر قبضہ کرلیں۔ وہ تمہارے لیے وسیع جگہ ہے۔ آپ ﷺ ثنیہ پر چلے گئے آپ کے ساتھ حذیفہ بن یمان، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے اور رسول اللہ ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی ثنیہ کے بارے میں ان سے مقابلہ کرے۔ جب منافقین کے گروہ نے یہ ندا سنی تو یہ پیچھے ہٹ گئے اور منافقین نے ان کی پیروی کی۔ ان کے جانے کے بعد جب آپ ﷺ نے لوگوں ڈ کے خیالات سنے تو اپنے ایک ساتھ سے کہا: (ان کے منہ پر مارو) جب منافقین نے یہ سنا اور دیکھا کہ ایک آدمی ان کی طرف آرہا ہے جو حذیفہ بن یمان تھے تو سب نیچے اتر آئے۔ ایک سواریوں کو مارنے لگا اور انہوں نے کہا: ہم احمد کے ساتھی ہیں وہ نقاب پوش تھے ان کی صرف آنکھیں نظر آتی تھیں۔ جب آپ کا ساتھی آیا قوم کے اترنے کے بعد تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے گروہ کو پہچانا تھا تو اس نے کہا: میں نے ان کو نہیں پہچانا مگر ان کی سواریوں کو پہچانا ہے تو نبی ﷺ ثنیہ سے اترے اور ساتھیوں سے کہا: ''کیا تم جانتے ہو یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ یہ ثنیہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ وہ مجھے اس سے ہٹا دیں۔'' تو ساتھیوں نے کہا: کیا آپ ہم کو حکم دیتے ہیں کہ ہم ان کی گردن ماردیں۔ جب وہ آپ کے پاس آئیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''میں پسند نہیں کرتا کہ لوگ باتیں کریں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔''

(۱۷۸۶۸) وَأَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلَاثَةَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: وَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَافِلاً مِنْ تَبُوكَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ مَكَرَ بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَتَآمَرُوا أَنْ يَطْرَحُوهُ مِنْ عَقَبَةٍ فِي الطَّرِيقِ ثُمَّ ذَكَرَ الْقِصَّةَ بِمَعْنَى ابْنِ إِسْحَاقَ. [ضعيف]

(۱۷۸۶۸) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس آرہے تھے تو راستے میں کچھ لوگوں نے آپ کے خلاف چال چلی اور مشورہ کیا کہ آپ کو راستہ میں عقبہ سے نیچے گرادیں گے۔ پھر ابن اسحاق کے ہم معنی قصہ نقل کیا ہے۔

(۱۷۸۶۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ؟ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرْهُ أَنْ سَأَلَكَ. قَالَ: كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ فِيهِمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الأَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلاَثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَلاَ عَلِمْنَا مَا أَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلاَ يَسْبِقُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ: مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيِّ. [صحيح۔ مسلم]

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَتَخَلَّفَ آخَرُونَ مِنْهُمْ فِيمَنْ بِحَضْرَتِهِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ غَزَاةَ تَبُوكَ أَوْ مُنْصَرَفَهُ

مِنْهَا مِنْ أَخْبَارِهِمْ فَقَالَ ﴿وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَكِنْ كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ﴾ [التوبة ٤٦] قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ﴾ [التوبة ٥٠] قَالَ الشَّيْخُ هُوَ بَيِّنٌ فِي مَغَازِي مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَابْنِ إِسْحَاقَ.

(۱۷۸۶۹) حضرت ابوطفیل فرماتے ہیں کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک آدمی کی حضرت حذیفہ کے ساتھ چپقلش تھی جیسا کہ لوگوں میں ہوتی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو گواہ بنا کر بتاؤ، عقبہ کے کتنے لوگ تھے تو قوم نے کہا: جب اس نے سوال کیا تو بتا دو تو اس نے کہا: ہم چودہ تھے۔ اگر میں بھی ہوں تو پندرہ ہوں گے میں گواہی دیتا ہوں کہ ان میں بارہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑ رہے تھے اور دنیا اور آخرت دونوں میں اور تین کا عذر بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان نہیں سنا تھا اور نہ قوم کا ارادہ معلوم تھا اور یہ غزوہ گرمی میں تھا وہ چلے اور کہتے ہیں کہ پانی قلیل تھا۔ میں سب سے پہلے پہنچا تو دیکھا کہ ایک گروہ اس سے بھی آگے ہے۔ اس نے اس دن ان پر لعنت کی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حاضرین میں سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے۔ پھر اللہ نے غزوہ تبوک کے دوران یا واپسی پر ان کی خبریں نازل کر دیں اور یہ آیات تلاوت کیں: ﴿وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَكِنْ كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ﴾ [التوبة ٤٦] یہاں تک پڑھا ﴿وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ﴾ [التوبة ٥٠] ''اگر وہ نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس کے لیے کچھ سامان ضرور تیار کرتے لیکن انہوں نے اس کا اٹھانا پسند کیا...... اور اس حال میں پھرتے ہیں کہ وہ خوش ہیں۔''

شیخ فرماتے ہیں کہ مغازی میں وضاحت موجود ہے۔

(۱۷۸۷۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلَاثَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- تَجَهَّزَ غَازِيًا يُرِيدُ الشَّامَ فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْخُرُوجِ وَأَمَرَهُمْ بِهِ فِي قَيْظٍ شَدِيدٍ فِي لَيَالِي الْخَرِيفِ فَأَبْطَأَ عَنْهُ نَاسٌ كَثِيرٌ وَهَابُوا الرُّومَ فَخَرَجَ أَهْلُ الْحِسْبَةِ وَتَخَلَّفَ الْمُنَافِقُونَ وَحَدَّثُوا أَنْفُسَهُمْ أَنَّهُ لَا يَرْجِعُ أَبَدًا وَثَبَّطُوا عَنْهُ مَنْ أَطَاعَهُمْ وَتَخَلَّفَ عَنْهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لِأَمْرٍ كَانَ لَهُمْ فِيهِ عُذْرٌ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ

قَالَ وَأَتَاهُ جَدُّ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ نَفَرٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِي الْقُعُودِ فَإِنِّي ذُو ضَيْعَةٍ وَعِلَّةٍ لِي بِهَا عُذْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: تَجَهَّزْ فَإِنَّكَ مُوسِرٌ لَعَلَّكَ تُحْقِبُ بَعْضَ بَنَاتِ الْأَصْفَرِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي بِبَنَاتِ الْأَصْفَرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ﴾ [التوبة ٤٩] عَشْرَ آيَاتٍ يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا

وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَهُ وَكَانَ فِيمَنْ تَخَلَّفَ ابْنُ عَنَمَةَ أَوْ عَنَمَةُ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَقِيلَ لَهُ: مَا خَلَّفَكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-؟ قَالَ: الْخَوْضُ وَاللَّعِبُ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ وَفِيمَنْ

تَخَلَّفَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ ﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ﴾ [التوبة ٦٥] ثَلَاثَ آيَاتٍ مُتَتَابِعَاتٍ. [ضعيف]

(۱۷۸۷۰) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کے لیے ایک لشکر تیار کیا۔ جب لوگوں کو نکلنے کا حکم دیا تو موسم بہت گرم تھا اور موسم خزاں کی راتیں بھی۔ لوگوں نے سستی کا مظاہرہ کیا اور رومیوں سے ڈر گئے جن کو ثواب کی امید تھی وہ نکل گئے۔ منافقین پیچھے رہے اور اپنے جی میں باتیں کرتے تھے کہ جانے والے واپس نہیں آئیں گے اور یہ رکے رہے۔ اطاعت کرنے والوں سے کچھ مسلمان بھی عذر کی وجہ سے پیچھے رہ گئے۔ حضرت عروہ کہتے ہیں: جد بن قیس آپ کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے بیٹھنے کی اجازت دیں میں زمیندار ہوں اور بھی کچھ وجوہات ہیں جو میرے لیے عذر ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیاری کر تو مال دار آدمی ہے شاید تو رومیوں کی لڑکیوں کو اپنے پیچھے سوار کرے۔'' تو اس نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں، رومیوں کی لڑکیاں مجھے فتنے میں مبتلا نہیں کریں گی تو اللہ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ﴾ [التوبة ٤٩] ''ان میں وہ ہے جو کہتا ہے مجھے اجازت دے دیں اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالیں، سن لو وہ فتنے ہی میں تو پڑے ہوئے ہیں اور بے شک جہنم کافروں کو ضرور گھیرنے والی ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین نکلے اور پیچھے رہنے والوں میں ابن عنمہ یا عنمہ جو بنی عمرو بن عوف سے ہے وہ بھی تھا۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ پیچھے کیوں رہا تو اس نے کہا: شغل اور دل لگی کے لیے تو اللہ نے اس کے اور منافقین کے بارے میں آیت نازل فرمادی: ﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ﴾ [التوبة ٦٥] ''اور بلاشبہ اگر تو ان سے پوچھے تو ضرور کہیں گے ہم تو صرف شغل کی بات کر رہے تھے، دل لگی کر رہے تھے۔ کہہ دے: کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کر رہے ہو۔''

(۱۷۸۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ مِنْ بَنِيهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ إِلاَّ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبِ اللَّهُ أَحَدًا حِينَ تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي

حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِى قَبْلَهَا رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا تِلْكَ الْغَزْوَةَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلاَّ وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِى يُرِيدُهُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- كَثِيرٌ لاَ يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ الدِّيوَانَ.

قَالَ كَعْبٌ: فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلاَّ ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللَّهِ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلاَلُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَىْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِى إِنِّى قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُهُ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِى حَتَّى اسْتَحَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِى شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتَمَادَى بِى حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِى فَعَلْتُ فَلَمْ يُقَدَّرْ لِى ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَطُفْتُ فِيهِمْ أَحْزَنَنِى أَنِّى لاَ أَرَى إِلاَّ رَجُلاً مَغْمُوصًا مِنَ النِّفَاقِ أَوْ رَجُلاً مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ فَلَمْ يَذْكُرْنِى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ قَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: مَا فَعَلَ كَعْبٌ؟ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِى سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ يَنْظُرُ فِي عِطْفَيْهِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَمَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا إِلاَّ خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-

قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا بَلَغَنِى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلاً مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِى هَمِّى وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِى رَأْىٍ مِنْ أَهْلِى فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّى الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّى لاَ أَخْرُجُ مِنْهُ أَبَدًا بِشَىْءٍ فِيهِ كَذِبٌ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ.

وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلاً فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلاَنِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَيَكِلُ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ: تَعَالَ. فَجِئْتُ أَمْشِى حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟ فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّى وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ

الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلاً وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثًا كَاذِبًا تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لأَرْجُو عَفْوَ اللَّهِ لاَ وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلاَ أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ قُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ .

فَقُمْتُ وَسَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالُوا :لاَ وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا عَجَزْتَ أَنْ لاَ تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لَكَ فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ :هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِي أَحَدٌ؟ قَالُوا :نَعَمْ رَجُلاَنِ قَالاَ مِثْلَمَا قُلْتَ وَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَمَا قِيلَ لَكَ. فَقُلْتُ :مَنْ هُمَا؟ قَالُوا :مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلاَلُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أُسْوَةٌ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي.

وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ كَلاَمِنَا أَيُّهَا الثَّلاَثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ وَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلاَةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ فِي الأَسْوَاقِ وَلاَيُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلاَةِ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلاَمِ عَلَيَّ أَمْ لاَ ثُمَّ أُصَلِّي فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلاَتِي نَظَرَ إِلَيَّ فَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلاَمَ فَقُلْتُ لَهُ :يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ قَالَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَاشَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَإِذَا فِيهِ : أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلاَ مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِيكَ.

فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا :وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلاَءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهِ التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا

حَتَّى إِذَا مَضَتْ لَنَا أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ. فَقُلْتُ :أُطَلِّقُهَا؟ أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ بِهَا؟ فَقَالَ :لاَ بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلاَ تَقْرَبَنَّهَا وَأَرْسَلَ إِلَى

صَاحِبَىَّ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَقُلْتُ لاِمْرَأَتِى :الْحَقِى بِأَهْلِكِ فَكُونِى عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِىَ اللَّهُ هَذَا الأَمْرَ. قَالَ كَعْبٌ :فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلاَلِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَتْ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ. قَالَ :لاَ وَلَكِنْ لاَ يَقْرَبَنَّكِ . قَالَتْ :إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَىْءٍ وَإِنَّهُ مَا زَالَ يَبْكِى مُذْ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِى هَذَا فَقَالَ لِى بَعْضُ أَهْلِى :لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فِى امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِهِلاَلِ بْنِ أُمَيَّةَ تَخْدُمُهُ فَقُلْتُ :وَاللَّهِ لاَ أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- وَمَا يُدْرِينِى مَا يَقُولُ لِى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِنِ اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ.

فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتَّى كَمُلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ كَلاَمِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلاَةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِى ذَكَرَ اللَّهُ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَىَّ نَفْسِى وَضَاقَتْ عَلَىَّ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ قَدْ جَاءَ الْفَرَجُ وَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلاَةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونِى وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَىَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَىَّ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ إِلَىَّ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِى الَّذِى سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِى نَزَعْتُ ثَوْبَىَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبُشْرَاهُ وَوَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَتَلَقَّانِى النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُونِى بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَقَامَ إِلَىَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِى وَهَنَّأَنِى مَا قَامَ إِلَىَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ وَلاَ أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ :أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُذْ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ. قُلْتُ:أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ؟ قَالَ:لاَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا بُشِّرَ بِبِشَارَةٍ يَبْرُقُ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكَذَلِكَ يُعْرَفُ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِى أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِى صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . فَقُلْتُ :فَإِنِّى أُمْسِكُ سَهْمِى الَّذِى بِخَيْبَرَ. فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا نَجَّانِى بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِى أَنْ لاَ أُحَدِّثَ إِلاَّ صِدْقًا مَا بَقِيتُ فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ابْتَلاَهُ اللَّهُ فِى صِدْقِ الْحَدِيثِ مُذْ حَدَّثْتُ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَحْسَنَ مِمَّا ابْتَلاَنِى مَا تَعَمَّدْتُ مُذْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى يَوْمِى هَذَا كَذِبًا وَإِنِّى لأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِى اللَّهُ فِيمَا بَقِىَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ﴿لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِىِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ الَّذِينَ

اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ [التوبة ۱۱۷-۱۱۹] فَوَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلإِسْلاَمِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَئِذٍ أَنْ لاَ أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوهُ حِينَ نَزَلَ الْوَحْيُ شَرَّ مَا قَالَ لأَحَدٍ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ﴾ [التوبة ۹۵-۹۶]

قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلاَثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا﴾ [التوبة ۱۱۸] وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ وَاعْتَذَرَ فَقَبِلَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۸۷۱) حضرت کعب بن مالک کے قائد (جو آپ کی راہنمائی کرتے تھے نابینا ہونے کی بنا پر) فرماتے ہیں کہ میں نے کعب بن مالک کو سنا، وہ غزوہ تبوک سے اپنے پیچھے رہنے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کعب کہتے ہیں: میں کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا تھا کبھی بھی مگر غزوہ تبوک میں اور غزوہ بدر میں مگر اس میں اللہ نے پیچھے رہنے والے پر سزا نہیں رکھی تھی، کیونکہ آپ ﷺ قریش کے قافلہ کے ارادہ سے نکلے تھے نہ کہ لڑائی کے لیے جبکہ مقرر کرنے کے بغیر ہی دشمن سے سامنا ہو گیا تھا اور میں بیعت عقبہ میں موجود تھا۔ اس میں موجود ہونا مجھے بدر سے زیادہ پسند ہے۔ اگرچہ بدر لوگوں میں بیعت عقبہ سے زیادہ مشہور ہے۔ میرا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ میں غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گیا، حالانکہ اس سے پہلے نہ اتنا قوی تھا اور نہ اتنا سہولت میں تھا۔ جب میں اس غزوے سے پیچھے رہ گیا۔ اس سے پہلے میرے پاس کبھی دو سواریاں نہیں تھیں۔ اس غزوہ میں دو سواریاں تھیں اور رسول اللہ ﷺ اس سے پہلے غزوات کے لیے واضح بات نہیں کرتے تھے جبکہ اس دفعہ واضح بتا دیا تھا اور سخت موسم میں آپ طویل سفر کی طرف نکلے اور کامیابی کی طرف اور دشمن کی زیادہ تعداد کی طرف آپ نے معاملہ کو مسلمانوں کے لیے واضح کیا تاکہ دشمن کی تیاری کے مطابق تیار ہوں اور آپ نے اس طرف کی خبر دی جہاں جانا تھا۔ مسلمان بھی کثرت میں تھے جبکہ حاضری کا انتظام بھی نہیں تھا۔

کعب کہتے ہیں: کوئی غائب ہونے کا گمان ہی کر سکتا ہے مگر وہ یہ جانتا ہے جب تک وحی نہیں آئے گی ہو سکتا مخفی رہے بعد میں نہیں۔

یہ غزوہ آپ ﷺ نے اس وقت برپا کیا جب پھل پک گئے تھے اور سائے اچھے تھے۔ نبی ﷺ اور مسلمان تیار ہوئے۔ میں بھی صبح کے وقت تیاری کرنے لگا تاکہ آپ کے ساتھ تیار ہو سکوں لیکن کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ اپنے دل میں کہا: جب چاہوں گا تو تیاری کرلوں گا میں لیٹ ہوتا رہا یہاں تک کہ لوگوں کی سنجیدگی سخت ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے صبح کی اور میں کوئی فیصلہ نہ کر سکا تو میں نے دل میں کہا: ایک دو دن میں چلا جاؤں گا اور آپ ﷺ سے مل جاؤں گا۔ پھر میں نے صبح کی جب کہ لوگ جا چکے تھے تاکہ تیاری کروں۔ پھر لوٹ آیا اور کوئی فیصلہ نہ کر پایا۔ صبح وشام ہوتی رہی مگر میں کوئی فیصلہ نہ کر سکا میں مسلسل لیٹ ہوتا رہا حتیٰ کہ لشکر جلد نکل گیا اور لڑائی شروع ہوگئی میں نے ارادہ کیا کہ کوچ کروں اور ان کو پالوں۔ کاش میں ایسا کرتا لیکن یہ میرے مقدر میں نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد جب میں لوگوں میں نکلتا تو یہ بات مجھے غم زدہ کر دیتی کہ میں نفاق میں ڈوبے لوگوں کو دیکھتا یا کمزور لوگوں کو دیکھتا جن کا عذر تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو میرا خیال نہ آیا حتیٰ کہ آپ تبوک پہنچ گئے تو آپ نے تبوک میں لوگوں سے پوچھا ''کعب کو کیا ہوا'' تو بنوسلمہ کے آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کو دو چادروں نے روک لیا ہے وہ اس کے کناروں کو دیکھ رہا ہے۔

معاذ بن جبل نے فرمایا: تو نے اچھی بات نہیں کی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم ان کے بارے میں برا خیال نہیں رکھتے، آپ خاموش ہو گئے۔

کعب کہتے ہیں: جب مجھے خبر ملی کہ نبی ﷺ کا قافلہ واپس آرہا ہے تو میری سوچ نے فیصلہ کیا کہ میں جھوٹ کا سہارا لوں گا۔ اب میں جھوٹ یاد کرنے لگا اور دل میں کہا کہ کس طرح آپ کے غصہ سے نجات حاصل کی جائے اور اپنے گھر والوں سے مشاورت میں مدد لی۔ جب کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کو آرہے ہیں تو جھوٹ مجھ سے زائل ہوگیا اور میں جان گیا کہ جھوٹی بات سے میں نجات نہیں پاؤں گا میں نے سچ کا دامن پکڑ لیا۔

آپ صبح کے وقت آئے اور آپ کی عادت تھی۔ جب آتے تو مسجد میں پہلے دو رکعت پڑھتے تھے۔ جب آپ یہ کام کر چکے تو پیچھے رہنے والے اور انہوں نے اپنے عذر پیش کیے اور قسمیں اٹھائیں۔ یہ اسی سے اوپر تھے۔ آپ نے ان کے ظاہری حالات کو قبول کیا ان کی بیعت کو قبول کیا اور ان کے لیے استغفار کیا اور ان کے غیب کو اللہ کی طرف لوٹا دیا۔ میں آیا میں نے سلام کہا آپ ہنسے غصے کے ساتھ تھے اور کہا: ''آؤ'' میں آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کس چیز نے تم کو پیچھے رکھا کیا تو نے بیعت نہیں کی تھی؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں؟ اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! اگر کسی دنیادار کے پاس ہوتا تو عذر کے ساتھ اس کے غصہ سے نکل سکتا تھا کیونکہ مجھے بات کرنے کا فن عطا کیا گیا تھا۔ لیکن میں جانتا تھا اگر آج جھوٹی بات سے آپ کو راضی کرلوں تو ہوسکتا ہے اللہ آپ کو مجھے پر ناراض کر دے اور اگر میں سچی بات کروں تو جو آپ اس معاملہ میں مجھ پر پائیں تو میں اللہ سے معافی کی امید کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! کوئی عذر نہیں ہے میں کبھی اتنا قوی اور سہولت میں نہیں تھا جتنا اب ہوں جبکہ میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے سچ بولا ہے اٹھو یہاں تک کہ اللہ تیرے بارے میں فیصلہ کر دے۔''

میں اٹھا، بنی سلمہ کے کچھ کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم اس سے پہلے تیرے کسی گناہ کو نہیں جانتے تھے۔ پھر بھی تو عذر پیش کرنے سے عاجز کیوں ہوا جیسا کہ دوسروں نے عذر پیش کیے ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کا استغفار تیرے گناہ کے لیے کافی تھا وہ مجھے ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے ارادہ کرلیا کہ جاؤں اور جھوٹ بول کر اپنی خلاصی کرالوں۔ پھر میں نے پوچھا: میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے تو انہوں نے کہا: ہاں دو آدمی ہیں۔ میں نے کہا: وہ کون ہیں؟ جواب ملا مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ ہیں۔ انہوں نے دو نیک آدمیوں کے نام لیے جو بدر میں موجود تھے۔ میں نے ان کو نمونہ بنایا، میں پکا ہوگیا، جب ان کا ذکر کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پیچھے رہنے والوں میں سے ہم تینوں کے ساتھ بات کرنے سے روک دیا تو لوگوں نے اجتناب کیا اور ہم سے بدل گئے۔ یہاں تک کہ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ زمین بھی ہمارا انکار کرتی تھی۔ اسی حالت میں ہم پچاس راتوں تک رہے۔ میرے دونوں ساتھی اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور میں جوان تھا اور طاقت ور تھا۔ میں نماز میں جاتا مسلمانوں کے ساتھ اور بازار کا چکر لگاتا تھا اور کوئی مجھ سے بات نہ کرتا تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا، وہ نماز کے بعد مجلس میں ہوتے ہیں۔ سلام کہتا کہ دیکھوں آپ کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں یا نہیں سلام کے جواب دیتے وقت اور نماز پڑھتا اور آنکھ چرا کر دیکھتا۔ جب میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو آپ اعراض کرتے۔ جب مسلمانوں کی بے رخی طویل ہوگئی تو میں ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر اندر گیا۔ وہ میرا چچازاد تھا اور لوگوں میں محبوب بھی تھا۔ میں نے سلام کہا تو اللہ کی قسم! اس نے جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا: اے ابوقتادہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کیا تو نہیں جانتا ہے میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ وہ خاموش رہے۔ میں نے دہرایا وہ پھر بھی خاموش رہے۔ میں نے تیسری بار دہرایا تو اس نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ میری آنکھیں بہہ پڑیں۔ میں واپس لوٹا اور دیوار پھلانگ کر باہر آیا۔

کعب کہتے ہیں: میں ایک بازار میں تھا کہ ایک شامی ملا جو شام سے غلہ مدینہ میں لاکر فروخت کرتا تھا وہ کہتا تھا: کون ہے جو مجھے کعب سے ملادے۔ لوگ اشارہ کرنے لگے: وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا جو غسان کے بادشاہ کی طرف سے تھا۔ میں چونکہ کاتب تھا تو پڑھ سکتا تھا اس میں لکھا تھا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تیرے ساتھی نے تجھ سے بے وفائی کی ہے اور اللہ نے تجھے ذلت کے لیے نہیں بنایا اور نہ ضائع ہونے کے لیے ہمارے ساتھ مل جاؤ، ہم اچھا برتاؤ کریں گے۔ میں نے اس کو پڑھ کر کہا: یہ بھی ایک آزمائش ہے، میں تنور تلاش کیا اور اس کو تنور میں پھینک دیا۔

پچاس میں سے جب چالیس دن گزر گئے تو رسول اللہ ﷺ کا ایلچی آیا اور اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ۔ کعب نے پوچھا: کیا طلاق دے دوں یا کچھ اور کروں اس نے کہا: نہیں بلکہ اس سے علیحدہ ہو جاؤ قریب نہ جاؤ، اسی طرح میرے دونوں ساتھیوں کو بھی پیغام دیا گیا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا: جب تک اللہ میرے معاملہ کا فیصلہ نہیں کرتا تو اپنے گھر (میکے) چلی جا۔ کعب کہتے ہیں کہ ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگی: اللہ کے رسول! ہلال بن امیہ بوڑھا آدمی ہے اس کی خدمت کو بھی آپ پسند نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: "نہیں مگر وہ تیرے قریب نہ

آئے۔'' اس نے کہا: اللہ کی قسم اس میں تو کوئی سکت نہیں ہے وہ تو اس دن سے آج تک مسلسل رو رہا ہے مجھے میرے گھر والوں نے کہا کہ تو بھی اپنی بیوی کے بارے میں اجازت لے لے جس طرح ہلال بن امیہ کے لیے اجازت دی تو وہ اس کی خدمت کرتی ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب نہیں کروں گا۔ مجھے نہیں خبر کہ رسول اللہ ﷺ کیا کہیں گے، اگر میں اجازت طلب کروں اور میں جوان آدمی ہوں۔

ہم اسی حالت میں رہے کہ پچاس دن گزر گئے۔ پچاسویں رات میں اپنے گھر کی چھت پر صبح کی نماز پڑھی، میں بیٹھا ہوا تھا میں اپنے آپ سے تنگ تھا اور زمین ہم پر تنگ ہو گئی تھی کشادہ ہونے کے باوجود۔ میں نے سلع پہاڑ کے اوپر سے ایک آواز سنی اے خوش ہو جاؤ! میں سجدہ میں گر گیا اور میں جان گیا کہ نجات مل گئی ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد ہماری توبہ کی قبولیت کی خبر دی۔ لوگ مجھے خوشخبری دینے لگے، میرے دو ساتھی مجھے خوشخبری دینے کے لیے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور وہ پہاڑ پر چڑھ گیا، اس کی آواز گھوڑے والے سے پہلے مجھ تک پہنچ گئی۔ جب یہ میرے پاس آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے خوشخبری دینے کی وجہ سے اپنا قمیض اتار کر اس کو پہنایا اور اللہ کی قسم! میرے پاس اس کے علاوہ کوئی تھا بھی نہیں۔ میں نے دو کپڑے ادھار لیے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف چلا، لوگ جوق در جوق مجھے مبارک دیتے اور کہتے: اللہ نے تیری توبہ کو قبول کر لیا تجھے مبارک ہو۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو طلحہ بن عبید اللہ میری طرف بھاگ کر آئے اور مصافحہ کیا اور مبارک دی۔ مہاجرین میں سے ان کے علاوہ اور کوئی میری طرف نہیں آیا اور میں نے طلحہ کے اس عمل کو بھلایا نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا: ''اے کعب! مبارک ہو جب تیری ماں نے تجھ کو جنا اس وقت سے لے کو اس بہترین دن کی'' میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ آپ کی طرف سے یا اللہ کی طرف سے؟ تو آپ نے فرمایا: ''نہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔'' اور جب آپ کو خوشخبری دیتے تو آپ کا چہرہ چمک اٹھتا تھا گویا چاند کا ٹکڑا ہو اور یہ بات آپ کے چہرے پر دیکھی گئی۔ کعب کہتے ہیں: جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے کہا کہ میں اپنی توبہ کی قبولیت کے شکرانے کے طور پر اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا: ''اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھ، یہ تیرے لیے بہتر ہے۔'' تو میں نے کہا کہ میں خیبر کا حصہ رکھتا ہوں تو میں نے کہا: اللہ نے مجھے سچ کی وجہ سے نجات دی ہے۔ اب توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ کبھی جھوٹی بات نہ کروں گا۔ جب تک زندہ رہوں اللہ کی قسم! میں کسی مسلمان کو نہیں جانتا کہ جس کی آزمائش سچ کی وجہ سے ہوئی ہو جتنی آزمائش میری ہوئی اور اس دن کے بعد میں نے کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ بقیہ زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ نے رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل فرمادیا: ﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ [التوبة ۱۱۷ تا ۱۱۹] ''بلاشبہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے نبی پر مہربانی کے ساتھ توبہ قبول فرمائی اور مہاجرین وانصار پر بھی جو تنگ دستی کی گھڑی میں اس کے ساتھ رہے۔ اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہو جائیں پھر وہ ان پر دوبارہ مہربان ہو گیا۔ یقیناً وہ ان پر بہت شفقت کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے اور ان تینوں پر بھی جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہو گئی باوجود اس کے کہ فراخ تھی اور ان پر ان کی جانیں تنگ ہو گئیں اور انہوں نے یقین کر لیا کہ بے شک اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ اس کی جناب سے خالی نہیں۔ پھر اس نے ان پر مہربانی سے توجہ فرمائی تاکہ وہ توبہ کریں یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو! اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔'' اسلام قبول کرنے کے بعد اس سچائی سے بڑھ کر کوئی نعمت مجھے عزیز نہیں ہے جو سچ میں نے اللہ کے رسول کے سامنے بولا اور اس دن میں نے جھوٹ نہیں بولا اگر بولا ہوتا تو ہلاک ہوتا جس طرح جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے اللہ نے وحی کے ذریعہ جھوٹ بولنے کو کہا ہے بہت جو کسی کو کہا جائے۔ اللہ فرماتے ہیں ﴿سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ○ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ○﴾ [التوبة ۹۵-۹۶] ''عنقریب وہ تمہارے لیے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف واپس آؤ گے تاکہ تم ان سے توجہ ہٹالو سوان سے بے توجہی کرو۔ بے شک وہ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اس کے بدلہ میں جو کماتے ہیں۔ تمہارے لیے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ پس اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ بے شک اللہ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔'' کعب کہتے ہیں: تینوں مؤخر ہو گئے اس معاملہ میں جس کو رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کی جانب سے قبول کر لیا جب انہوں نے حلف اٹھا دیا اور ان کی بیعت لے لی اور ان کے لیے استغفار کیا اور ہمارے معاملہ کو لیٹ کر دیا حتیٰ کہ اللہ نے اس کا فیصلہ فرمایا، اس کے بارے میں اللہ نے کہا: ﴿وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا﴾ [التوبة ۱۱۸] ''اور ان تینوں پر بھی جن کے معاملہ کو مؤخر کر دیا گیا تھا۔'' اللہ نے یہاں غزوہ سے لیٹ ہونا ذکر نہیں کیا بلکہ فیصلہ کا لیٹ ہونا کہا ہے ان سے جنہوں نے قسم اٹھا کر اور عذر کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے قبول کر لیا ان سے معاملہ کو لیٹ کیا گیا تھا۔

(۱۷۸۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ: الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رِجَالاً مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- كَانَ إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ -ﷺ- إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلاَفَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ فِيهِمْ ﴿لاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلاَ تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ﴾ [آل عمران ۱۸۸] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنِ الْحُلْوَانِيِّ وَابْنِ عَسْكَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ. [صحيح۔ متفق عليه]
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :فَأَظْهَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ -ﷺ- أَسْرَارَهُمْ وَخَبَرَ السَّمَّاعِينَ لَهُمْ وَابْتِغَاءَهُمْ أَنْ يَفْتِنُوا مَنْ مَعَهُ بِالْكَذِبِ وَالإِرْجَافِ وَالتَّخْذِيلِ لَهُمْ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ كَرِهَ انْبِعَاثَهُمْ إِذْ كَانُوا عَلَى هَذِهِ النِّيَّةِ فَكَانَ فِيهَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ أَمَرَ أَنْ يُمْنَعَ مَنْ عُرِفَ بِمَا عُرِفُوا بِهِ مِنْ أَنْ يَغْزُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ لأَنَّهُ ضَرَرٌ عَلَيْهِمْ ثُمَّ زَادَ فِي تَأْكِيدِ بَيَانِ ذَلِكَ بِقَوْلِهِ ﴿فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ﴾ [التوبة ٨١] قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ﴾ [التوبة ٨٣]

(۱۷۸۷۲) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ منافقین نبی ﷺ کے دور میں اس طرح کرتے کہ جب آپ غزوہ کے لیے نکلتے تو پیچھے رہ جاتے اور نبی ﷺ کی مخالفت میں بیٹھ کر خوش ہوتے تھے اور جب رسول اللہ ﷺ واپس آتے تو یہ لوگ عذر کرتے اور قسم اٹھاتے اور چاہتے کہ اللہ کے رسول ان کی تعریف کریں ایسے کام پر جوانہوں نے نہیں کیا۔ تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ﴾ [آل عمران ۱۸۸] ''ان لوگوں کو ہرگز خیال نہ کر جو ان (کاموں) پر خوش ہوتے ہیں جو انہوں نے کیے اور پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف ان (کاموں) پر کی جائے جو انہوں نے نہیں کیے تو انہیں عذاب سے بچ نکلنے میں کامیاب ہرگز خیال نہ کر اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے راز کھول دیے اور ان کا جاسوسوں کو خبریں دینا بھی ظاہر کر دیا اور ان کا یہ چاہنا کہ آپ کے ساتھیوں کو جھوٹ کا سہارا لے کر فتنہ میں ڈال دیں اور بری خبریں پھیلا کر اور آپ کے ساتھیوں کو آپ کی مدد سے ہاتھ کھینچنے کی ترغیب دلا کر اور اللہ نے خبر دی کہ وہ ان کا اس نیت کے ساتھ جانا ناپسند کرتا ہے یہ اس کی دلیل ہے کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ جس کے بارے میں پتہ چل جائے تو ان کو مسلمانوں کے غزوہ میں شریک نہ کیا جائے کیونکہ وہ خود مسلمانوں کے لیے نقصان کا باعث ہیں۔ پھر اس کی مزید تاکید اس قول سے ہوتی ہے ﴿فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾ [التوبة ٨١] ''پیچھے رہنے والے اللہ کے رسول کی مخالفت میں بیٹھ کر خوش ہوتے ہیں۔ انہوں نے یہاں تک پڑھا: ﴿فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ٥﴾ [التوبة ٨٣] ''پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔''

(١٧٨٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَلَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ دَلُّوَيْهِ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الأَزْهَرِ بْنِ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :إِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ . أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۸۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دین کو فاجر آدمی کے ذریعے بھی تقویت دے

دیتے ہیں۔

(۱۷۸۷۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : نَسْتَعِينُ بِقُوَّةِ الْمُنَافِقِينَ وَإِثْمُهُ عَلَيْهِمْ. وَهَذَا مُنْقَطِعٌ. فَإِنْ صَحَّ فَإِنَّمَا وَرَدَ فِي مُنَافِقِينَ لَمْ يُعْرَفُوا بِالتَّخْذِيلِ وَالإِرْجَافِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعيف۔ عبدالملك بن عبيد من صغار التابعين مجهول الحال]

(۱۷۸۷۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم منافقین سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور ان کا گناہ ان پر ہے۔ یہ منقطع ہے اور اگر یہ صحیح ہو تو یہ ان منافقین کے بارے میں ہے جن کے بارے میں علم نہیں کہ یہ مدد سے ہاتھ کھینچنے پر اکساتے ہیں یا یہ بری باتیں پھیلاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۱۷۸۷۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ مُصَافُّو الْعَدُوِّ فَقَالَ : مَنْ هَؤُلاَءِ ؟ قَالُوا : الْمُشْرِكُونَ. قَالَ : مَنْ هَؤُلاَءِ ؟ قَالُوا : الْمُؤْمِنُونَ. قَالَ فَقَالَ : هَؤُلاَءِ الْمُشْرِكُونَ وَهَؤُلاَءِ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُؤَيِّدُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ بِقُوَّةِ الْمُنَافِقِينَ وَيَنْصُرُ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ بِدَعْوَةِ الْمُؤْمِنِينَ. [ضعيف۔ حبة بن جوين ضعيف الحديث]

(۱۷۸۷۵) حبہ بن جوین فرماتے ہیں کہ ہم سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے اور ہم دشمن کے سامنے تھے تو سلمان نے کہا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ مشرکین ہیں۔ پھر انہوں نے کہا: یہ کون ہیں تو انہوں نے کہا: مومنین ہیں تو حبہ بن جوین کہتے ہیں: سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مشرکین ہیں اور یہ مومنین ہیں اور منافقین۔ اللہ مومنوں کو مضبوط کرے گا منافقین کی قوت سے اور منافقوں کو کامیاب کرے گا مومنوں کی دعوت کی وجہ سے۔

(۱۷۸۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأُشْنَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي غُنْدَرًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّكُمْ سَتُعَانُونَ فِي غَزْوِكُمْ بِالْمُنَافِقِينَ.

(۱۷۸۷۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوات میں منافقین کے ذریعہ تمہاری مدد کی جائے گی۔

(۲۷) باب مَا جَاءَ فِي الاِسْتِعَانَةِ بِالْمُشْرِكِينَ

مشرکین سے مدد حاصل کرنے کا بیان

(۱۷۸۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَدْرَكَهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لأَتَّبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ : لاَ. قَالَ : فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ . قَالَ : ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّجَرَةُ أَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ -ﷺ- كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ لاَ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ قَالَتْ فَرَجَعَ ثُمَّ أَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ : تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ . قَالَ : نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : فَانْطَلِقْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحيح۔ مسلم]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : لَعَلَّهُ رَدَّهُ رَجَاءَ إِسْلاَمِهِ وَذَلِكَ وَاسِعٌ لِلإِمَامِ وَقَدْ غَزَا بِيَهُودِ بَنِي قَيْنُقَاعَ بَعْدَ بَدْرٍ وَشَهِدَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ مَعَهُ حُنَيْنًا بَعْدَ الْفَتْحِ وَصَفْوَانُ مُشْرِكٌ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ : أَمَّا شُهُودُ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ مَعَهُ حُنَيْنًا وَصَفْوَانُ مُشْرِكٌ فَإِنَّهُ مَعْرُوفٌ فِيمَا بَيْنَ أَهْلِ الْمَغَازِي وَقَدْ مَضَى بِإِسْنَادِهِ. وَأَمَّا غَزْوُهُ بِيَهُودِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَإِنِّي لَمْ أَجِدْهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : اسْتَعَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِيَهُودِ قَيْنُقَاعَ فَرَضَخَ لَهُمْ وَلَمْ يُسْهِمْ لَهُمْ.

(۱۷۸۷۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے تو حرہ الوبرہ کے مقام پر آدمی ملا۔ وہ جرأت اور بہادری و دلیری میں مشہور تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اس کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ اس نے آپ کے پاس آ کر کہا: میں آپ کے ساتھ ہونا چاہتا ہوں۔ آپ نے اس سے پوچھا: ''کیا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''واپس جا میں مشرک سے مدد نہیں لوں گا۔'' پھر آگے چلے۔ ایک آدمی اور ملا۔ اس نے بھی پہلے آدمی کی طرح کہا۔ نبی ﷺ نے اس سے وہی سوال کیا جو پہلے سے کیا تھا۔ اس نے کہا: نہیں تو آپ نے اس کو بھی واپس جانے کو کہا اور فرمایا: ''میں مشرک سے ہرگز مدد نہیں لوں گا۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وہ چلا گیا پھر بیداء کے مقام پر ایک آدمی ملا اس نے بھی پہلے آدمیوں کی طرح کہا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان ہے؟'' اس نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: ''چلو۔''

امام شافعی فرماتے ہیں: جن کو واپس بھیجا گیا شائد ان کے اسلام لانے کی امید سے تھا اور اس میں قائد کے لیے وسعت ہے۔ بنو قینقاع کے یہودیوں سے بدر کے بعد جنگ ہوئی ہے اور صفوان بن امیہ آپ کے ساتھ حنین کی جنگ میں شریک تھا اور یہ فتح مکہ کے بعد ہوئی ہے اور اس وقت صفوان بن امیہ مشرک تھا۔

شیخ فرماتے ہیں: مغازی والوں کے ہاں صفوان بن امیہ کا شرک کی حالت میں جنگ میں شریک ہونا تو مشہور ہے۔ یہ

پہلے گزر گیا ہے اور اس کا غزوہ بنوقینقاع میں شریک ہونا یہ میں نے حسن بن عمارہ کی حدیث کے سوا کہیں اور نہیں پایا اور یہ حدیث ضعیف ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنوقینقاع کے یہودیوں سے مدد لی اور ان کو کچھ مال دیا، لیکن ان کا حصہ مقرر نہیں کیا۔

(۱۷۸۷۸) وَقَدْ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَمْرٍو الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِی حُمَيْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى إِذَا خَلَّفَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ إِذَا كَتِيبَةٌ قَالَ : مَنْ هَؤُلاَءِ؟ قَالُوا : بَنِی قَيْنُقَاعَ وَهُوَ رَهْطُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ. قَالَ : وَأَسْلَمُوا؟ قَالُوا : لاَ بَلْ هُمْ عَلَى دِينِهِمْ. قَالَ : قُلْ لَهُمْ فَلْيَرْجِعُوا فَإِنَّا لاَ نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ . هَذَا الإِسْنَادُ أَصَحُّ. [ضعیف]

(۱۷۸۷۸) ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ کے لیے نکلے۔ جب ثنیۃ الوداع سے آگے گئے تو ایک لشکر دیکھا تو آپ نے پوچھا: ''یہ کون ہیں؟'' لوگوں نے کہا: یہ بنوقینقاع کے لوگ ہیں اور وہ عبداللہ بن سلام کا قبیلہ ہے تو آپ نے پوچھا: ''کیا وہ اسلام لے آئے ہیں؟'' لوگوں نے کہا: نہیں بلکہ وہ اپنے دین پر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان سے کہو واپس جائیں ہم مشرکوں سے مدد نہیں لیتے۔ سعید بن منذر مجہول الحال ہے۔

(۱۷۸۷۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِیُّ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِی بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَأَتَيْتُهُ أَنَا وَرَجُلٌ قَبْلَ أَنْ نُسْلِمَ فَقُلْنَا : إِنَّا نَسْتَحِی أَنْ يَشْهَدَ قَوْمُنَا مَشْهَدًا فَلاَ نَشْهَدُهُ قَالَ : أَسْلَمْتُمَا؟ . قُلْنَا : لاَ. قَالَ : فَإِنَّا لاَ نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ . فَأَسْلَمْنَا وَشَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَتَلْتُ رَجُلاً وَضَرَبَنِی الرَّجُلُ ضَرْبَةً فَتَزَوَّجْتُ ابْنَتَهُ فَكَانَتْ تَقُولُ لاَ عَدِمْتَ رَجُلاً وَشَّحَكَ هَذَا الْوِشَاحَ فَقُلْتُ لاَ عَدِمْتِ رَجُلاً عَجَّلَ أَبَاكِ إِلَى النَّارِ. [ضعیف]
جَدُّهُ خُبَيْبُ بْنُ يَسَافٍ وَيُقَالُ إِسَافٍ لَهُ صُحْبَةٌ.

(۱۷۸۷۹) خبیب بن عبدالرحمن اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ کے لیے نکلے۔ میں آپ کے پاس آیا۔ ابھی میں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا کہ ہم نے کہا: ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم لڑائی میں جائے اور ہم نہ جائیں تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم اسلام قبول کر چکے ہو؟'' ہم نے کہا: نہیں تو آپ نے فرمایا: ''ہم مشرکوں کے خلاف مشرکوں سے مدد نہیں لیں گے۔'' پھر ہم نے اسلام قبول کیا اور آپ کے ساتھ لڑائی میں گئے۔ میں نے ایک آدمی کو مارا اور ایک آدمی نے مجھے ضرب لگائی اور میں نے اس کی بیٹی سے شادی کی۔ وہ کہتی تھی: تہی دست نہ کر اس آدمی کو جس نے تجھے یہ جواہر اور موتیوں کا ہار دیا میں اس کو کہتا تو ایسے آدمی کو تہی دست نہ کر جس نے تیرے باپ کو آگ کی طرف جلدی بھیج دیا۔ خبیب

بن عبدالرحمن کے دادا کا نام خبیب بن یساف یا اساف تھا کہا جاتا ہے کہ اس کو صحبت رسول حاصل ہے۔

عبدالرحمن بن خبیب بن یساف مجہول ہے۔

(۱۷۸۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ وَكِيعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ : أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَزَا بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَرَضَخَ لَهُمْ. [ضعيف۔ رجاله كلهم ثقات الا ان الشيباني عن سعد بن مالك مرسل]

(۱۷۸۸۰) شیبانی فرماتے ہیں کہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہود کے کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر لڑائی کی اور ان کو مال بھی دیا۔

(۲۸) باب مَنْ يُبْدَأُ بِجِهَادِهِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

جہاد کن مشرکوں سے شروع کیا جائے

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ﴾ [التوبة ۱۲۳]

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا ہے: ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ﴾ [التوبة ۱۲۳] ''ان لوگوں سے لڑو جو کافروں میں تمہارے قریب ہیں۔''

(۱۷۸۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- تَهَيَّأَ لِلْحَرْبِ فَقَامَ فِيمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنْ جِهَادِ عَدُوِّهِ وَقِتَالِ مَنْ أَمَرَهُ بِهِ مِمَّنْ يَلِيهِ مِنْ مُشْرِكِي الْعَرَبِ. [ضعيف]

قَالَ الشَّافِعِيُّ : فَإِنِ اخْتَلَفَ حَالُ الْعَدُوِّ فَكَانَ بَعْضُهُمْ أَنْكَى مِنْ بَعْضٍ أَوْ أَخْوَفَ مِنْ بَعْضٍ فَلْيَبْدَإِ الإِمَامُ بِالْعَدُوِّ الأَخْوَفِ أَوِ الأَنْكَى وَإِنْ كَانَتْ دَارُهُ أَبْعَدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَتَكُونُ هَذِهِ بِمَنْزِلَةِ ضَرُورَةٍ

قَالَ وَقَدْ بَلَغَ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ أَنَّهُ يَجْمَعُ لَهُ فَأَغَارَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- عَلَيْهِ وَقُرْبَهُ عَدُوٌّ أَقْرَبُ مِنْهُ.

(۱۷۸۸۱) ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لڑائی کا ارادہ کیا۔ آپ ﷺ نے جہاد ان دشمنوں سے شروع کیا جن سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے پہلے قریبی مشرکین سے لڑنے کا حکم دیا تھا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر دشمن کی حالت مختلف ہو یعنی بعض بعض سے زیادہ ضرر کا باعث ہوں اور زیادہ خوف کا باعث ہوں تو سپہ سالار لڑائی اس دشمن سے پہلے کرے گا جس سے خدشہ زیادہ ہو، اگرچہ وہ گھر کے لحاظ سے دور ہو اور یہ ضرورت کے وقت ہوگا۔

فرمایا: جب نبی ﷺ کو خبر ملی کہ حارث بن ابی ضرار لشکر جمع کر رہا ہے تو آپ ﷺ نے اس پر رات کو حملہ کر دیا تھا اور

آپ ﷺ کے اردگرد دشمن تھے جو حارث بن ابی ضرار سے قریب تھے۔

(۱۷۸۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي الْمُصْطَلِقِ يَجْمَعُونَ لَهُ وَقَائِدُهُمُ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ضِرَارٍ أَبُو جُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى نَزَلَ بِالْمُرَيْسِيعِ مَاءٍ مِنْ مِيَاهِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَعَدُّوا لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَتَزَاحَفَ النَّاسُ فَاقْتَتَلُوا فَهَزَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ مِنْهُمْ وَنَفَّلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَبْنَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَنِسَاءَ هُمْ وَأَقَامَ عَلَيْهِ مِنْ نَاحِيَةِ قُدَيْدٍ إِلَى السَّاحِلِ.

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي شَعْبَانَ سَنَةَ سِتٍّ. [ضعيف]

(۱۷۸۸۲) عبداللہ بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو خبر ملی کہ بنو مصطلق والے لشکر تیار کر رہے ہیں اور ان کی قیادت ام المومنین حضرت جویریہ ؓ کا باپ حارث بن ابی ضرار کر رہا ہے تو آپ نکلے۔ جب مریسیع نامی کنویں پر گئے یہ بنو مصطلق کے کنوؤں میں سے ایک تھا۔ انہوں نے آپ کے ساتھ لڑائی کی تیاری کی اور لوگوں نے ایک دوسرے کے قریب ہونا شروع کیا۔ پھر لڑائی کی۔ رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق کو شکست دی۔ کچھ ان میں سے قتل ہوئے اور ان کے بچے مال اور عورتیں رسول اللہ ﷺ نے زائد حاصل کیا اور قدید کے ساحل کی طرف سے ان پر حملہ کیا تھا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: یہ چھ ہجری کو ہوا تھا۔

(۱۷۸۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَتَادَةَ وَأَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ فِي أَوَّلِ الإِسْلاَمِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ أَحْسِبُهُ قَالَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَبَلَغَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ سُفْيَانَ بْنِ نُبَيْحٍ يَجْمَعُ لَهُ فَأَرْسَلَ ابْنَ أُنَيْسٍ فَقَتَلَهُ وَقُرْبَهُ عَدُوٌّ أَقْرَبُ مِنْهُ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۸۸۳) ابن عون کہتے ہیں: میں نافع کو سوال لکھ کر بھیجا کہ قتال (لڑائی) سے دعا کیا ہے؟ انہوں نے لکھا: یہ ابتداء اسلام تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق پر شب خون مارا (رات کو حملہ کیا) اور وہ بھی شب خون مارنے والے تھے جبکہ ان کے جانوروں کو پانی پلایا جارہا تھا تو لڑائی کے اہل لوگوں کو قتل کر دیا گیا اور بچوں کو قیدی بنایا گیا۔ اس دن جویریہ ؓ کو زخم بھی آیا تھا۔

امام شافعی فرماتے ہیں: جب یہ خبر آئی کہ خالد بن سفیان بن نبیح لشکر تیار کر رہا ہے تو اس طرف ابن انیس ؓ کو بھیجا

گیا۔ انہوں نے اس کو قتل کر دیا جبکہ اس سے قریب بھی دشمن موجود تھے۔

(۱۷۸۸۴) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ الْهُذَلِيِّ وَكَانَ نَحْوَ عُرَنَةَ وَعَرَفَاتٍ فَقَالَ : اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ . قَالَ فَرَأَيْتُهُ وَحَضَرَتْ صَلاَةُ الْعَصْرِ فَقُلْتُ إِنِّي لأَخَافُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا أَنْ أُؤَخِّرَ الصَّلاَةَ فَانْطَلَقْتُ أَمْشِي وَأَنَا أُصَلِّي أُومِءُ إِيمَاءً نَحْوَهُ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ قَالَ لِي : مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ : رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَجْمَعُ لِهَذَا الرَّجُلِ فَجِئْتُكَ فِي ذَاكَ قَالَ إِنِّي لَفِي ذَاكَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً حَتَّى إِذَا أَمْكَنَنِي عَلَوْتُهُ بِسَيْفِي حَتَّى بَرَدَ. [ضعیف]

(۱۷۸۸۴) حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خالد بن سفیان کی طرف بھیجا۔ وہ عرنہ اور عرفات کی طرف تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اسے قتل کرو۔'' یہ کہتے ہیں: میں نے اس کو دیکھا اس وقت عصر کی نماز کا وقت آ گیا۔ میں نے سوچا میرے اور اس کے درمیان معاملہ میں نماز کے مؤخر ہونے کا خدشہ ہے تو میں نماز کے لیے نکلا۔ میں اس طرف اشارہ کیا جب میں اس کے قریب ہو گیا تو اس نے مجھے کہا: تو کون ہے؟ میں نے کہا: عرب ہوں۔ مجھے خبر ملی ہے کہ تو اس شخص کے خلاف لشکر جمع کر رہا ہے تو میں بھی اسی سلسلہ میں تیرے پاس آیا ہوں۔ اس نے کہا: میں یہ کام کر رہا ہوں تو میں کچھ دیر اس کے ساتھ چلا جب میں نے اس پر موقع پایا تو اپنی تلوار سے اس پر حملہ کر دیا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔

(۲۹) باب مَا يُبْدَأُ بِهِ مِنْ سَدِّ أَطْرَافِ الْمُسْلِمِينَ بِالرِّجَالِ

مسلمانوں کی پہرہ داری کی ابتداء کن اطراف سے کی جائے

(۱۷۸۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ : هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى الْقُرَشِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا جَرَى لَهُ مِثْلُ الأَجْرِ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ وَأُومِنَ الْفَتَّانَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۸۸۵) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ ایک دن اور رات کو اللہ کے راستہ

میں پہرہ دیتا ہے اس کو ایک ماہ کے روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے اور اگر کوئی پہرہ دیتے ہوئے مرجائے تو اس کا یہ اجر جاری رہتا ہے اور اس کا رزق جاری رکھا جاتا ہے اور اس کو فتنوں سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔''

(۱۷۸۸۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- نَحْوَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۸۸۶) حضرت سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

(۱۷۸۸۷) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ هَاشِمٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۸۸۷) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن اللہ کے لیے پہرہ دینا ساری دنیا سے بہتر ہے اور اللہ کے راستہ میں ایک بار سفر کرنا صبح یا شام کو یہ بھی دنیا اور جو اس پر ہے اس سے بہتر ہے اور ایک کوڑے کے برابر جگہ جنت میں اگر کسی کے لیے ہو تو وہ بھی ساری دنیا سے بہتر ہے۔

(۱۷۸۸۸) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ : زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ : إِنِّي كُنْتُ كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ مِنْكُمْ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ . [صحیح]

(۱۷۸۸۸) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام ابو صالح فرماتے ہیں کہ میں نے منبر پر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک حدیث تم سے چھپائی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اس خوف سے چھپائی ہے کہ تم سب مجھے چھوڑ کر نہ چلے جاؤ۔ پھر مجھے خیال آیا کہ میں بیان کرتا ہوں تاکہ ہر بندہ اختیار کرے اس کو جو اس کو اچھا لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ''اللہ کے راستہ میں ایک دن کا پہرہ دوسرے مقام پر ہزار دن کے پہرے سے بہتر ہے۔'' ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔

(۳۰)باب مَا يَفْعَلُهُ الإِمَامُ مِنَ الْحُصُونِ وَالْخَنَادِقِ وَكُلِّ أَمْرٍ دَفَعَ الْعَدُوَّ قَبْلَ انْتِيَابِهِ

سپہ سالار کا دشمن کو روکنے کے لیے اس کے آنے سے پہلے قلعہ، خندق اور دوسری رکاوٹیں تیار کرنا

(۱۷۸۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ إِمْلاَءً وَأَبُو الْفَضْلِ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي قِرَاءَةً قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ أَخْبَرَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلاَّ عَيْشُ الآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ . [صحيح۔ متفق عليه]

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْقَعْنَبِيِّ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ قُتَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۱۷۸۸۹) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے، ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر نکال رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے اللہ! نہیں ہے کوئی اچھی زندگی مگر آخرت کی بہتر زندگی اے اللہ! بخش دے مہاجرین اور انصار کو۔''

(۱۷۸۹۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ الْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ :

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الإِسْلاَمِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

قَالَ وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ يُجِيبُهُمْ :

اللَّهُمَّ لاَ خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُ الآخِرَهْ فَبَارِكْ فِي الأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

قَالَ : وَيُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ جَفْنَتَيْنِ شَعِيرًا فَيُصْنَعُ لَهُمْ إِهَالَةٌ سَنِخَةٍ وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيحٌ مُنْكَرَةٌ فَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۸۹۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین و انصار مدینہ کے اردگرد خندق کھود رہے تھے اور اپنی کمر پر مٹی اٹھا کر نکال رہے تھے اور کہتے تھے: ہم نے محمد ﷺ سے اسلام پر بیعت کی جب تک باقی رہیں گے اور رسول اللہ ﷺ جواب دیتے تھے:

اے اللہ! کوئی بھلائی نہیں ہے مگر آخرت کی بھلائی۔ اے اللہ! انصار و مہاجرین میں برکت ڈال۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کو دو ٹب جو دیے جاتے اور سالن بنایا جاتا جو بدبودار ہوتا تھا اور وہ حلق میں اٹک جاتا تھا اور اس کی بو اچھی نہ تھی وہ لوگوں کے سامنے رکھ دیا جاتا تھا۔

(۳۱) باب مَا یَجِبُ عَلَی الإِمَامِ مِنَ الْغَزْوِ بِنَفْسِهِ أَوْ بِسَرَایَاهُ فِی کُلِّ عَامٍ عَلَی حُسْنِ النَّظَرِ لِلْمُسْلِمِینَ حَتَّی لاَ یَکُونَ الْجِهَادُ مُعَطَّلاً فِی عَامٍ إِلاَّ مِنْ عُذْرٍ

امام پر واجب ہے کہ وہ خود لڑائی پر جائے یا لشکروں کو ہر سال روانہ کرے تاکہ مسلمانوں کی بہتر نگہداشت ہو سکے اور ایک پورا سال جہاد بند بھی نہ رہے مگر کسی عذر کی وجہ سے

(۱۷۸۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِیهُ أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ مُنِیبٍ حَدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ أَخْبَرَنَا جَرِیرٌ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِی سَبِیلِهِ لاَ یُخْرِجُهُ إِلاَّ إِیمَانًا بِهِ وَتَصْدِیقًا بِرَسُولِهِ أَنْ یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ یُرْجِعَهُ إِذَا رَجَعَ إِلَی مَنْزِلِهِ نَائِلاً مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِیمَةٍ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَی أُمَّتِی مَا تَخَلَّفْتُ خِلاَفَ سَرِیَّةٍ تَغْزُو فِی سَبِیلِ اللَّهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَنْ زُهَیْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَرِیرٍ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۷۸۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص کو ضمانت دیتا ہے جو اللہ کے راستہ میں نکلا اللہ پر ایمان کی حالت میں اور رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرتا ہوا اس بات کی کہ اس کو جنت میں داخل کرے گا یا اس کو واپس لائے گا جب وہ واپس اپنے گھر کی طرف آئے گا تو وہ اجر اور غنیمت پانے والا ہوگا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں کسی لڑائی میں پیچھے نہ رہتا۔

(۱۷۸۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَکْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی وَأَبُو سَعِیدِ بْنُ أَبِی عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِیُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ أَخْبَرَنِی أَبُو الزُّبَیْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ یَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ -ﷺ- یَقُولُ : لاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِی یُقَاتِلُونَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِینَ إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَغَیْرِهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۸۹۲) ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا اور قیامت تک موجود ہوگا۔''

(۳۲) باب الإِمَامُ يَغْزِي مِنْ أَهْلِ دَارٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَعْضَهُمْ وَيُخَلِّفُ مِنْهُمْ فِي دَارِهِمْ مَنْ يَمْنَعُ دَارَهُمْ

سپہ سالار کچھ مسلمانوں کو اپنے ساتھ محاذ پر لے کر جائے گا اور کچھ کو گھروں میں چھوڑے گا جو گھروں کی حفاظت کریں

(۱۷۸۹۳) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ : أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۷۸۹۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کا میرے ساتھ وہ مقام ہو جو مقام ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(۱۷۸۹۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتُوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنِي خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى خَيْبَرَ فَاسْتَخْلَفَ سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ. [صحیح]

(۱۷۸۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر میں تھے تو سباع بن عرفطہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔

(۱۷۸۹۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَضَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِسَفَرِهِ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَاسْتَعْمَلَ عَلَى الْمَدِينَةِ أَبَا رُهْمٍ كُلْثُومَ بْنَ الْحُصَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ خَلَفٍ الْغِفَارِيَّ. [ضعیف]

(۱۷۸۹۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے مدینہ میں اپنی غیر موجودگی میں ابو رہم کلثوم بن حصین بن عبید بن خلف الغفاری کو عامل مقرر کیا تھا۔

(۱۷۸۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ إِلَى بَنِي لِحْيَانَ وَقَالَ :لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ . ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ :أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۸۹۶) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنولحیان کی طرف وفد بھیجا اور فرمایا: ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک جہاد کے لیے نکلے۔'' آپ ﷺ نے بیٹھنے والوں کو کہا: ''جو جہاد پر جانے والے کا اس کے گھر اور مال میں عمدہ طریقہ سے نائب بنا اس کو جہاد پر جانے والے کے اجر کے نصف کے برابر اجر ملے گا۔

(۱۷۸۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ :لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالأَجْرُ بَيْنَهُمَا. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ يَحْيَى وَمِنْ حَدِيثِ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۸۹۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی طرف وفد روانہ کیا اور فرمایا: ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک لازمی جہاد پر جائے اور اجر دونوں میں برابر ہوگا۔

(۳۳) باب مَا عَلَى الْوَالِي مِنْ أَمْرِ الْجَيْشِ

لشکر کے معاملات میں حکمران کی ذمہ داری

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهِ :وَلاَ يَنْبَغِي أَنْ يُوَلِّيَ الإِمَامُ الْغَزْوَ إِلاَّ ثِقَةً فِي دِينِهِ شُجَاعًا بِبَدَنِهِ حَسَنَ الأَنَاةِ عَاقِلاً لِلْحَرْبِ بَصِيرًا بِهَا غَيْرَ عَجِلٍ وَلاَ نَزِقٍ وَيَتَقَدَّمُ إِلَيْهِ أَنْ لاَ يَحْمِلَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَهْلَكَةٍ بِحَالٍ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حکمران کو چاہیے کہ وہ سالار لشکر ایسے آدمی کو بنائے جو دین میں مضبوط اور بہادر ہو اور اچھے وقار والا ہو، جنگی معاملات کو جانتا ہو، گہری نظر رکھنے والا ہو، جنگ کے معاملات میں جلد باز نہ ہو، کم عقل وکم فہم نہ ہو اور وہ جلدی اس کی طرف بڑھ کر مسلمانوں کو کسی حال میں بھی ہلاکت میں مبتلا نہ کرے۔

(۱۷۸۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ. لَفْظُ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ فِي الثَّانِيَةِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَكِّيِّ.

(١٧٨٩٨) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوا اور جو آپ نے لشکر روانہ کیے ان میں سے بھی سات میں میں شریک تھا کبھی ہم پر سپہ سالار ابوبکر ہوتے اور کبھی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ ایک حدیث میں نو لشکروں کا ذکر ہے۔

(١٧٨٩٩) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَعْرُوفِ الإِسْفَرَايِينِيُّ بِهَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو :إِسْمَاعِيلُ بْنُ نُجَيْدٍ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَجِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَمَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ تِسْعَ غَزَوَاتٍ كَانَ يُؤَمِّرُهُ عَلَيْنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(١٧٨٩٩) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات اور زید بن حارثہ کے ساتھ نو غزوات میں شریک ہوا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے ہمارا امیر مقرر کیا تھا۔

(١٧٩٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ إِمْلاَءً وَأَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قِرَاءَةً قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فِي سَرِيَّةٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى مَكَانِ الْحَرْبِ أَمَرَهُمْ عَمْرٌو أَنْ لاَ يُنَوِّرُوا نَارًا فَغَضِبَ عُمَرُ وَهَمَّ أَنْ يَأْتِيَهُ فَنَهَاهُ أَبُو بَكْرٍ وَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَعْمِلْهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَيْكَ إِلاَّ لِعِلْمِهِ بِالْحَرْبِ فَهَدَأَ عَنْهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [حسن لغيره]

(١٧٩٠٠) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجا۔ جبکہ لشکر میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ جب جنگ کے مقام پر پہنچے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے لشکر کو حکم دیا کہ آگ نہ جلائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روک دیا اور ان کو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو امیر اسی لیے بنایا ہے کیونکہ وہ امور جنگ جانتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رک گئے۔

(١٧٩٠١) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ :عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ

بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِى الْمَلِيحِ : أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ فِى مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنِّى مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلاَ أَنِّى فِى الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِى أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لاَ يَجْهَدُ لَهُمْ وَلاَ يَنْصَحُ إِلاَّ لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ عَنْ أَبِى غَسَّانَ وَغَيْرِهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۹۰۱) حضرت ابوملیح سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد معقل بن یسار کی تیمارداری کے لیے گئے تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں تجھ کو ایسی حدیث سنا رہا ہوں، اگر میری موت قریب نہ ہوتی تو میں نہ بتاتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمانوں کا والی ہو اور وہ ان کے لیے جدوجہد نہ کرے اور ان کی خیر خواہی نہ کرے وہ اپنی قوم کے ساتھ جنت میں نہیں جائے گا۔

(۱۷۹۰۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِى أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الإِمَامُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : عَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِىَّ فِى مَرَضِهِ الَّذِى مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ : إِنِّى مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ بِى حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلاَّ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ . [صحیح۔ متفق علیہ]

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ فَرُّوخٍ وَرَوَاهُ الْبُخَارِىُّ عَنْ أَبِى نُعَيْمٍ عَنْ أَبِى الأَشْهَبِ. وَرُوِّينَا فِى الْحَدِيثِ الثَّابِتِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِى خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا.

(۱۷۹۰۲) حضرت عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار مزنی کی عیادت کے لیے گئے۔ اس مرض میں ہی آپ فوت ہو گئے تھے۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور انہوں نے کہا: اگر مجھے علم ہوتا کہ میری زندگی ابھی باقی ہے تو میں یہ حدیث نہ بیان کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بندے کو اللہ کسی قوم کا نگران بنا دے اور وہ اپنی قوم کو دھوکہ دے تو وہ جب بھی مرے گا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی لشکر کو روانہ کرتے اور ان کا امیر مقرر کرتے تو اس کو خاص تقویٰ کی نصیحت کرتے اور جو مسلمان اس کے ساتھ ہوتے ان کے ساتھ بھلائی کی نصیحت کرتے۔

(۱۷۹۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِى غَزْوَةٍ فَأَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ فَكَتَبَ جَرِيرٌ إِلَى

مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللَّهُ. قَالَ: وَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ أَنْ يَقْفُلُوا قَالَ وَمَتَّعَهُمْ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَأَنَا أَدْرَكْتُ قَطِيفَةً مِمَّا مَتَّعَهُمْ. [صحيح۔ بدون القصه]

(۱۷۹۰۳) ابواسحاق کے والد کہتے ہیں کہ ہم جریر بن عبداللہ کے ساتھ تھے۔ ہمیں بھوک لاحق ہوئی تو جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان لکھا کہ ''جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔'' تو معاویہ نے لکھا کہ وہ لوٹ آئیں اور معاویہ نے ان کو مال دیا۔ ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے اس میں سے ایک چادر پائی تھی۔

(۱۷۹۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۹۰۴) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(۱۷۹۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلاَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ مِهْرَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي قَابُوسٍ مَوْلًى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ. [صحيح لغيره]

(۱۷۹۰۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر مہربانی کرو تو آسمان والا تم پر مہربان ہوگا۔

(۱۷۹۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلاً مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَلَى عَمَلٍ فَجَاءَ يَأْخُذُ عَهْدَهُ قَالَ فَأُتِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِبَعْضِ وَلَدِهِ فَقَبَّلَهُ قَالَ: أَتُقَبِّلُ هَذَا؟ مَا قَبَّلْتُ وَلَدًا قَطُّ. فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ بِالنَّاسِ أَقَلُّ رَحْمَةً هَاتِ عَهْدَنَا لَا تَعْمَلْ لِي عَمَلاً أَبَدًا. [حسن]

(۱۷۹۰۶) حضرت ابوعثمان نہدی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنو اسد کے آدمی کے ذمہ ایک کام لگایا۔ جب وہ کام کر کے واپس آیا تو اس وقت حضرت عمر کے پاس ان کا کوئی بچہ لایا گیا تو انہوں نے اس کو بوسہ دیا تو اس نے کہا کہ کیا آپ اس کو بوسہ دیتے ہیں! میں نے کبھی کسی بچے کو بوسہ نہیں دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کے معاملہ میں مہربانی کم ہے ہمارا کام

واپس کر دے اور آئندہ کبھی ہمارے لیے کام نہ کرنا۔

(۱۷۹۰۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ : شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَأَنَا أَرَى أَنَّ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يُرِيدُ بِهِ اللَّهَ وَمَا عِنْدَهُ فَيُخَيَّلُ إِلَيَّ بِآخِرَةٍ أَنَّ قَوْمًا قَرَؤُوهُ يُرِيدُونَ بِهِ النَّاسَ وَيُرِيدُونَ بِهِ الدُّنْيَا أَلَا فَأَرِيدُوا اللَّهَ بِقِرَاءَ تِكُمْ أَلَا فَأَرِيدُوا اللَّهَ بِأَعْمَالِكُمْ أَلَا إِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُكُمْ إِذْ يَتَنَزَّلُ الْوَحْيُ وَإِذِ النَّبِيُّ - ﷺ - بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَإِذْ يُنَبِّئُنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ فَقَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَذَهَبَ النَّبِيُّ - ﷺ - فَإِنَّمَا نَعْرِفُكُمْ بِمَا أَقُولُ لَكُمْ أَلَا مَنْ رَأَيْنَا مِنْهُ خَيْرًا ظَنَنَّا بِهِ خَيْرًا وَأَحْبَبْنَاهُ عَلَيْهِ وَمَنْ رَأَيْنَا مِنْهُ شَرًّا ظَنَنَّا بِهِ شَرًّا وَأَبْغَضْنَاهُ عَلَيْهِ سَرَائِرُكُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ أَلَا إِنَّمَا أَبْعَثُ عُمَّالِي لِيُعَلِّمُوكُمْ دِينَكُمْ وَلِيُعَلِّمُوكُمْ سُنَنَكُمْ وَلَا أَبْعَثُهُمْ لِيَضْرِبُوا ظُهُورَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ أَلَا فَمَنْ رَابَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ فَوَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَأُقِصَّنَّ مِنْهُ. فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ بَعَثْتَ عَامِلاً مِنْ عُمَّالِكَ فَأَدَّبَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ رَعِيَّتِهِ فَضَرَبَهُ إِنَّكَ لَمُقِصُّهُ مِنْهُ.

قَالَ : نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَأُقِصَّنَّ مِنْهُ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ - ﷺ - يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهِ أَلَا لَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ فَتُذِلُّوهُمْ وَلَا تَمْنَعُوهُمْ حُقُوقَهُمْ فَتُكَفِّرُوهُمْ وَلَا تُجَمِّرُوهُمْ فَتَفْتِنُوهُمْ وَلَا تُنْزِلُوهُمُ الْغِيَاضَ فَتُضَيِّعُوهُمْ. [ضعيف]

(۱۷۹۰۷) حضرت ابو فراس فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ لوگوں کو وعظ کر رہے تھے کہ اے لوگو! مجھ پر ایسا زمانہ گزرا ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا وہ قرآن پڑھتے تھے بدلہ اللہ کی رضا اور اجر چاہتے تھے۔ پھر میں تصور کرتا ہوں کہ بعد والوں میں ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھے گی مگر لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اور بدلہ میں دنیا کا مال حاصل کرنے کے لیے۔ خبردار تلاوت قرآن سے اللہ کی رضا طلب کرو۔ خبردار! اپنے اعمال سے اللہ کو راضی کرو۔ خبردار! ہم تم کو جانتے ہیں۔ جب وحی نازل ہو رہی تھی اور نبی ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے۔ اللہ نے ہمیں تمہارے بارے میں خبریں دے دی تھیں۔ اب وحی ختم ہوگئی اور نبی ﷺ فوت ہوگئے اور ہم جانتے ہیں جو تم کو کہتے ہیں۔ خبردار! جس میں ہم بھلائی دیکھتے ہیں اور بھلا خیال کرتے ہیں اور اس کو پسند کرتے ہیں اور جس میں برائی دیکھتے اس کو برا سمجھتے ہیں اور اس پر ناراض ہوتے ہیں اور تمہارے راز اللہ اور تمہارے درمیان ہے۔ خبردار! ہم عمال کو بھیجتے ہیں تاکہ وہ تم کو دین اور سنت سکھائیں اس لیے نہیں بھیجتے کہ وہ تمہاری پیٹھ پر ماریں اور نہ اس لیے کہ وہ تمہارا مال لے لیں۔ خبردار اگر کسی کو ان باتوں میں شک ہو تو وہ ہم تک پہنچائے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے میں اس سے بدلہ لوں گا تو حضرت عمرو بن عاص کھڑے ہو کر کہنے لگے: اے امیر المومنین! اگر آپ کسی عامل کو بھیجیں اور وہ

ادب سکھانے کے لیے کسی کو مارے تو کیا اس سے بھی بدلہ لیں گے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم میں اس سے بھی بدلہ لوں گا۔ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود کو قصاص کے لیے پیش کرتے تھے۔ خبردار! مسلمانوں کو مار کر ذلیل نہ کرو۔ ان کے حقوق غصب نہ کرو، ان کو گھر جانے سے روک کر فتنہ میں مبتلا نہ کرو اور دشوار گزار جگہ اتار کر مسلمانوں کو ہلاک نہ کرو۔

(۱۷۹۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنِي الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَهُ إِذَا حَاصَرْتُمُ الْمَدِينَةَ كَيْفَ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ : نَبْعَثُ الرَّجُلَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَنَصْنَعُ لَهُ هَنَةً مِنْ جُلُودٍ. قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ رُمِيَ بِحَجَرٍ. قَالَ : إِذًا يُقْتَلَ. قَالَ : فَلاَ تَفْعَلُوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَسُرُّنِي أَنْ تَفْتَتِحُوا مَدِينَةً فِيهَا أَرْبَعَةُ آلاَفِ مُقَاتِلٍ بِتَضْيِيعِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ. [صحیح]

(۱۷۹۰۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب تم کسی شہر کا محاصرہ کرتے ہو تو کیا طریقہ اختیار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم شہر کی طرف ایک آدمی کو شہر کی طرف بھیجتے ہیں اور اسے چمڑے کی ڈھال دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اگر اسے پتھر پھینک کر مارا جائے تو؟ عرض کیا: پھر وہ مر جائے گا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اللہ کی قسم! ایک مسلمان کا ضیاع چار ہزار لڑائی کے قابل آدمیوں کے شہر کی فتح کے بدلہ میں بھی پسند نہیں ہے۔

(۱۷۹۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ غَلاَ فِيهَا السَّمْنُ فَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَأْكُلُ الزَّيْتَ فَيُقَرْقِرُ بَطْنُهُ. رِوَايَةُ يَحْيَى قَالَ : وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَأْكُلُهُ فَلَمَّا قَلَّ قَالَ لاَ آكُلُهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ النَّاسُ. قَالَ : فَكَانَ يَأْكُلُ الزَّيْتَ فَيُقَرْقِرُ بَطْنُهُ. قَالَ ابْنُ مُكْرَمٍ فِي رِوَايَتِهِ فَقَالَ : قَرْقِرْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لاَ تَأْكُلُ السَّمْنَ حَتَّى يَأْكُلَهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ لِي : اكْسِرْ حَرَّهُ عَنِّي بِالنَّارِ فَكُنْتُ أَطْبُخُهُ لَهُ فَيَأْكُلُهُ. [صحیح]

(۱۷۹۰۹) حضرت زید بن اسلم کے والد فرماتے ہیں: مسلمانوں پر ایک ایسا سال آیا جس میں گھی کی قیمت بڑھ گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیٹ کی خرابی کی وجہ سے زیتون کھاتے تھے اور یحییٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیل کھاتے تھے۔ جب وہ کم ہو گیا تو انہوں نے کہا: اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک لوگ نہ کھائیں۔ جبکہ آپ پیٹ کے بولنے کی وجہ سے تیل کھایا کرتے تھے۔ ابن مکرم کی روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پیٹ کو مخاطب کر کے کہا: جتنا چاہے بول اللہ کی قسم تو اس وقت تک گھی نہیں کھائے گا جب تک لوگ نہ کھائیں گے۔ پھر انہوں نے مجھے کہا: اس کی گرمی کو آگ سے ختم کرو میں آپ کے لیے اس کو پکاتا تھا اور آپ کھاتے تھے۔

(۱۷۹۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ طَاوُسٍ وَعِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ : أَنَّ حَفْصَةَ وَابْنَ مُطِيعٍ وَعَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَلَّمُوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا لَوْ أَكَلْتَ طَعَامًا طَيِّبًا كَانَ أَقْوَى لَكَ عَلَى الْحَقِّ قَالَ: أَكُلُّكُمْ عَلَى هَذَا الرَّأْيِ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ إِلَّا نَاصِحٌ وَلَكِنْ تَرَكْتُ صَاحِبَيَّ عَلَى جَادَّةٍ فَإِنْ تَرَكْتُ جَادَّتَهُمَا لَمْ أُدْرِكْهُمَا فِي الْمَنْزِلِ. قَالَ: وَأَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ فَمَا أَكَلَ عَامَئِذٍ سَمْنًا وَلَا سَمِينًا حَتَّى أَحْيَا النَّاسُ. [صحیح]

(۱۷۹۱۰) حضرت حفصہ اور ابن مطیع اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے کہا کہ اگر آپ اچھا کھانا کھائیں تو یہ آپ کو حق کا کام کرنے کے لیے مضبوط کرے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم سب کی یہی رائے ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں تو آپ نے فرمایا: میں جانتا ہوں تم میرے خیر خواہ ہو لیکن میں اپنے دونوں ساتھیوں کے راستہ کو چھوڑ دوں اور اگر میں نے ان کا طریقہ چھوڑ دیا تو میں قیامت کے دن ان کو نہیں پا سکوں گا۔ لوگوں پر تنگی کا سال آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پورا سال گھی نہیں کھایا اور نہ بھنا ہوا موٹا گوشت حتیٰ کہ لوگ جان میں آگئے اور ترو تازہ ہو گئے۔

(۱۷۹۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْهُذَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: لَمَّا كَانَتِ الرَّمَادَةُ أَصَابَ النَّاسُ جُوعًا شَدِيدًا فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ رَكِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَابَّةً لَهُ فَرَأَى فِي رَوْثِهَا شَعِيرًا فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَرْكَبُهَا حَتَّى يَحْسُنَ حَالُ النَّاسِ. [ضعیف]

(۱۷۹۱۱) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قحط کے سال مسلمانوں کو سخت فاقے لاحق ہوئے۔ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار تھے تو انہوں نے اس کی لید میں جو کا ایک دانہ دیکھا تو کہا: اللہ کی قسم! میں اس پر سوار نہیں ہوں گا حتیٰ کہ لوگوں کی حالت بہتر ہو جائے۔

(۱۷۹۱۲) وَرُوِّينَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ: أَنَّ عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ بَعَثَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ أَذْرَبِيجَانَ بِخَبِيصٍ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيَشْبَعُ الْمُسْلِمُونَ فِي رِحَالِهِمْ مِنْ هَذَا فَقَالَ الرَّسُولُ اللَّهُمَّ لَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا أُرِيدُهُ وَكَتَبَ إِلَى عُتْبَةَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أَبِيكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أُمِّكَ فَأَشْبِعْ مَنْ قِبَلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ. أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ فَذَكَرَهُ. [حسن]

(۱۷۹۱۲) ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں: عتبہ بن فرقد نے کچھ حلوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آذربائی جان سے بھیجا تو آپ نے قاصد سے پوچھا: کیا مسلمان اس سے سیر ہو گئے ہیں؟ تو اس نے کہا: نہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ نہیں چاہیے اور عتبہ کو لکھا کہ یہ تیری کوشش و محنت سے نہیں ہے نہ تیرے ماں باپ کی کوشش سے ہے۔ پہلے ان مسلمانوں کو سیر کر جو تیرے پاس ہیں اپنے گھر اتنا دے جتنا تو نے اپنے گھر کے لیے رکھا ہے۔

(۱۷۹۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُمَاسَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ : مِنْ أَهْلِ مِصْرَ. قَالَتْ : كَيْفَ وَجَدْتُمُ ابْنَ حُدَيْجٍ فِي غَزَاتِكُمْ هَذِهِ؟ قُلْتُ : خَيْرَ أَمِيرٍ مَا يَنْفُقُ لِرَجُلٍ مِنَّا فَرَسٌ وَلاَ بَعِيرٌ إِلاَّ أَبْدَلَ لَهُ مَكَانَهُ بَعِيرًا وَلاَ غُلاَمٌ إِلاَّ أَبْدَلَ لَهُ مَكَانَهُ غُلاَمًا. فَقَالَتْ : إِنَّهُ لاَ يَمْنَعُنِي قَتْلُهُ أَخِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ وَمَنْ شَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ .

وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَّانَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ الْحَضْرَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُمَاسَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- نَحْوَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۹۱۳) عبدالرحمن بن شماسہ فرماتے ہیں: میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ انہوں نے پوچھا: کن لوگوں میں سے ہے؟ میں نے کہا: مصری ہوں تو آپ نے پوچھا: تم نے اپنی لڑائیوں میں ابن جریج کو کیسا پایا؟ میں نے کہا: وہ اچھا امیر ہے۔ جنگ میں جس کا گھوڑا یا اونٹ کام آیا۔ وہ اس کا بدلہ اونٹ سے دیتا ہے اور اگر کسی کا غلام کام آیا (مارا گیا) تو وہ بدلہ میں اس کو غلام دیتا ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس کا میرے بھائی کو قتل کرنا مجھے حدیث بیان کرنے سے نہیں روکتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے وہ شخص جو مسلمانوں کے معاملات کا وارث ہو کسی طرح بھی ممکن ہو ان پر نرمی کرے تو اے اللہ! اس پر نرمی کر اور جو ان پر مشقت کا ذریعہ بن جائے اے اللہ! تو اس پر مشقت ڈال دے۔

(۱۷۹۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَعْنِي حِينَ حَاصَرَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ كَيْفَ نَذْهَبُ وَلَمْ نَفْتَحْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : فَاغْدُوا لِلْقِتَالِ . فَغَدَوْا عَلَيْهِمْ فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا . فَأَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۷۹۱۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس وقت طائف والوں کا محاصرہ کیا گیا اور نتیجتاً کچھ حاصل نہ ہوا تو رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ان شاء اللہ کل واپس جائیں گے'' تو مسلمانوں نے کہا: کیسے واپس جائیں ہم کامیاب تو ہوئے نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح لڑائی کے لیے تیار رہو'' صبح انہوں نے ان پر حملہ کیا تو ان کو زخم لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم کل واپس جائیں گے'' تو لوگوں نے اس کو پسند کیا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔

(۳۴) باب مَنْ تَبَرَّعَ بِالتَّعَرُّضِ لِلْقَتْلِ رَجَاءَ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ

دو بھلائیوں میں سے ایک کی امید رکھتے ہوئے خود کو لڑائی کے لیے پیش کرنے والا

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : قَدْ بُورِزَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ حَاسِرًا عَلَى جَمَاعَةِ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ بَعْدَ إِعْلاَمِ النَّبِيِّ -ﷺ- إِيَّاهُ بِمَا فِي ذَلِكَ مِنَ الْخَيْرِ فَقُتِلَ.

قَالَ الشَّيْخُ هُوَ عَوْفُ بْنُ عَفْرَاءَ فِيمَا ذَكَرَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَذَلِكَ مَعَ ذِكْرِ مَنْ بَارَزَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَرِدُ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انصار کے ایک آدمی نے حفاظتی ہتھیار کے بغیر ہی مشرکین کے ایک گروہ پر حملہ کر دیا۔ یہ بدر کا موقع تھا جب رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں خیر کی خبر دی تھی تو وہ مارا گیا۔

شیخ فرماتے ہیں: ابن اسحاق کے مطابق یہ بندہ عوف بن عفراء تھا۔

(۱۷۹۱۵) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ شَيْئًا مِنْ قِصَّةِ بَدْرٍ قَالَ : فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالأَرْضُ . قَالَ يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الأَنْصَارِيُّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالأَرْضُ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . قَالَ : بَخٍ بَخٍ.

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ؟ قَالَ : لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلاَّ رَجَاءَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ : فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا . قَالَ : فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ : لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتَّى آكُلَ تَمَرَاتِي هَذِهِ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ. قَالَ : فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ وَغَيْرِهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۹۱۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بدر کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ مشرکین قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کی طرف بڑھو وہ جنت جس کی چوڑائی (عرض) زمین اور آسمان کے درمیان فاصلے کے برابر ہے۔ عمر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس کا عرض (چوڑائی) آسمان و زمین کے درمیانی خلا کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا:

''ہاں!'' تو عمیر نے کہا: واہ واہ۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''تو نے واہ واہ کیوں کہا'' تو عمیر نے کہا کہ صرف اس امید کی وجہ سے کہ میں ان میں سے ہو جاؤں: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ان میں سے ہے۔'' اس نے اپنی پوٹلی سے کھجوریں نکال کر کھانا شروع کیں۔ پھر کہا: اگر ان کھجوروں کو کھانے تک میں مزید رکا تو یہ لمبی زندگی ہوگی، اسی وقت کھجوروں کو پھینکا اور دشمن سے لڑا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔

(۱۷۹۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- يَوْمَ أُحُدٍ : أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ أَنَا؟ قَالَ : فِي الْجَنَّةِ . فَأَلْقَى تُمَيْرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۷۹۱۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ سے کہا اگر آج میں قتل کر دیا جاؤں تو کہاں ہوگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں'' اس نے اپنے سے کھجوریں پھینکیں اور دشمن سے لڑا اور شہید ہو گیا۔

(۱۷۹۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الأَعْرَابِيِّ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ عَمَّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ : غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْمُشْرِكِينَ لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللَّهُ قِتَالاً لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ.

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ هَؤُلاَءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ وَأَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ فَلَقِيَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ : أَيْ سَعْدُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لأَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ.

قَالَ سَعْدٌ : فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعَ فَوَجَدْنَاهُ بَيْنَ الْقَتْلَى وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ جِرَاحَةً مِنْ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ وَقَدْ مَثَّلُوا بِهِ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ.

قَالَ أَنَسٌ : كُنَّا نَقُولُ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾ [الأحزاب ۲۳] فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ. كَذَا فِي كِتَابِي وَالصَّوَابُ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ حُمَيْدٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۷۹۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انس بن مالک کے چچا نضر بن انس بدر کی لڑائی سے غائب رہے۔ جب وہ آئے تو کہا کہ میں پہلی لڑائی سے غائب ہوا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے مشرکین سے لڑی ہے۔ اگر میں حاضر ہوتا تو اللہ دیکھتا کہ میں کیا کرتا۔

جب احد کا موقعہ آیا تو مسلمانوں نے اس کو ظاہر کر دیا اور اس کے کام کو دیکھ لیا۔ اس نے کہا: اے اللہ! میں مشرکوں کے

ارادہ سے بری ہوں اور مسلمان جو کریں میں ان کو معذور سمجھتا ہوں۔ پھر وہ اپنی تلوار لے کر نکلے اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملے۔ ان کو رسول اللہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے احد سے آگے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ جنت کی خوشبو کتنی پیاری ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کی طاقت نہیں رکھتا جو اس نے کیا۔ ہم نے اس کو مقتولین میں پایا۔ ان کو اسی سے اوپر زخم آئے تھے جس میں تلوار نیزہ اور تیر سب کے زخم تھے۔ ان کا مثلہ کر دیا گیا تھا ان کی بہن نے ان کی انگلی کے پورے سے پہچانا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے کہ آیت ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ [الأحزاب ۲۳] ''مومنوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنہوں نے وہ بات سچ کہی جس پر انہوں نے عہد کیا تھا۔'' ان کے اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں اتری ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں: میری کتاب میں اسی طرح ہے مگر صحیح نضر بن انس کی بجائے انس بن نضر ہے۔

(۱۷۹۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ :مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ عُمَرَ الأَنْصَارِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوهُ قَالَ :مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ؟ . فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوهُ أَيْضًا فَقَالَ :مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ؟ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِصَاحِبَيْهِ :مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ هَدَّابِ بْنِ خَالِدٍ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۹۱۸) انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے میدان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات انصار اور دو قریشی اکیلے رہ گئے۔ جب کافروں نے آپ کو گھیرے میں لے لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' کون ہے جو ان کو روکے اس کے لیے جنت ہے یا وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔'' انصار میں سے ایک آگے آیا دشمن سے لڑا اور شہید ہوگیا۔ انہوں نے پھر گھیرا تنگ کیا تو آپ نے فرمایا: ''جو ان کو روکے گا اس کے لیے جنت ہے یا وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔'' دوسرا انصاری آگے بڑھا اور لڑ کر شہید ہوگیا۔ اس طرح ساتوں انصاری شہید ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔''

(۱۷۹۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَازِعِ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ بَعْضِ بَنِي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أُرَاهُ ثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :مَرَرْتُ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقُلْتُ :يَا عَمِّ أَمَا تَرَى مَا يَلْقَى الْمُسْلِمُونَ أَيْ وَأَنْتَ هَا هُنَا؟ قَالَ :فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ :الآنَ يَا ابْنَ أَخِي. فَلَبِسَ سِلاَحَهُ وَرَكِبَ فَرَسَهُ حَتَّى أَتَى الصَّفَّ فَقَالَ أُفٍّ لِهَؤُلاَءِ وَلِمَا يَصْنَعُونَ وَقَالَ لِلْعَدُوِّ أُفٍّ لِهَؤُلاَءِ وَلِمَا يَعْبُدُونَ خَلُّوا عَنْ

سَبِيلِهِ أَوْ قَالَ سَنَنِهِ يَعْنِي فَرَسَهُ حَتَّى أَصْلَى بِحَرِّهَا فَحَمَلَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. [صحیح لغیرہ]

(۱۷۹۱۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ یمامہ کی لڑائی کے دن ثابت بن قیس بن شماس کے پاس سے گزرے وہ مہندی لگا رہے تھے۔ میں نے کہا: آپ کو خبر نہیں کہ مسلمانوں پر کیا لاحق ہو گیا اور آپ یہاں ہیں۔ وہ مسکرائے اور کہا بھتیجے ابھی چلتے ہیں انہوں نے ہتھیار پہنے اور گھوڑے پر سوار ہوئے صفوں تک پہنچ گئے اور کہا افسوس ہے ان پر اور ان کے خون پر اور دشمن سے کہا: افسوس ہے ان پر اور جس کی یہ عبادت کرتے ہیں۔ انہوں نے ان کا راستہ چھوڑ دیا یا کہا کہ ان کے گھوڑے کا راستہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ گھمسان کی جنگ میں پہنچ گئے اور حملہ کیا لڑائی کی اور شہید ہو گئے۔

(۱۷۹۲۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ: أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ تَرَجَّلَ يَوْمَ كَذَا فَقَالَ لَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ لاَ تَفْعَلْ فَإِنَّ قَتْلَكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ شَدِيدٌ. فَقَالَ: خَلِّ عَنِّي يَا خَالِدُ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لَكَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- سَابِقَةٌ وَإِنِّي وَأَبِي كُنَّا مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَمَشَى حَتَّى قُتِلَ. [ضعیف]

(۱۷۹۲۰) ثابت بنانی سے روایت ہے کہ عکرمہ بن ابی جہل ایک لڑائی میں ایک دن پیدل چلنے لگے تو خالد بن ولید نے کہا: ایسا نہ کر تیرا قتل مسلمانوں پر گراں ہوگا۔ انہوں نے کہا: میرا راستہ چھوڑ دیں۔ اے خالد رضی اللہ عنہ! آپ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دینے میں مجھ سے آگے ہیں جبکہ میں اور میرا باپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے دشمن تھے وہ چلے اور شہید ہو گئے۔

(۱۷۹۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَعْوَرُ أَخْبَرَنِي السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ: أَنَّ الْمُسْلِمِينَ انْتَهَوْا إِلَى حَائِطٍ قَدْ أُغْلِقَ بَابُهُ فِيهِ رِجَالٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَجَلَسَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى تُرْسٍ فَقَالَ: ارْفَعُونِي بِرِمَاحِكُمْ فَأَلْقُونِي إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوهُ بِرِمَاحِهِمْ فَأَلْقَوْهُ مِنْ وَرَاءِ الْحَائِطِ فَأَدْرَكُوهُ قَدْ قَتَلَ مِنْهُمْ عَشَرَةً. [حسن]

(۱۷۹۲۱) محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسلمان ایک باغ کے پاس پہنچے جس کا دروازہ بند تھا اور اس باغ میں مشرکین تھے تو براء بن مالک رضی اللہ عنہ ایک ڈھال پر بیٹھ گئے اور کہا کہ مجھے اپنے نیزوں سے اوپر اٹھاؤ اور مجھے ان کی طرف ڈال دو تو انہوں نے اپنے نیزوں سے اٹھایا اور باغ کی دوسری طرف ڈال دیا۔ جب تک انہوں نے اس کو پایا تو وہ ان کے دس آدمی قتل کر چکے تھے۔

(۱۷۹۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الإِمَامُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ: الْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ. قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسَى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ هَذَا؟ قَالَ:

اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ وَشَدَّ عَلَى الْعَدُوِّ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

(۱۷۹۲۲) ابوبکر بن ابی موسیٰ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ جب دشمن حاضر ہوا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جنت تلواروں کے سائے میں ہے'' ایک آدمی اٹھا وہ پراگندہ حالت میں تھا۔ اس نے کہا: اے ابوموسیٰ! تو نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ کہتے ہوئے سنا؟ اس نے کہا: ہاں۔ وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا۔ ان کو سلام کیا اور اپنی تلوار کی میان کو توڑا اور دشمن پر زوردار حملہ کیا اور شہید ہو گیا۔ [صحیح۔ مسلم]

باب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵] ''اور اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو!'' کا بیان

(۱۷۹۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵] فِي النَّفَقَةِ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ الأَعْمَشِ فِي هَذَا قَالَ : هُوَ تَرْكُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. [صحيح۔ بخاری]

(۱۷۹۲۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آیت ﴿وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة: ۱۹۵] ''اور ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔'' نفقہ (خرچ) کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ آیت فی سبیل اللہ خرچ نہ کرنے کے بارے میں ہے۔

(۱۷۹۲٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [البقرة ۱۹۵] الآيَةَ قَالَ يَقُولُ : لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لاَ أَجِدُ شَيْئًا إِنْ لَمْ يَجِدْ إِلاَّ مِشْقَصًا فَلْيَتَجَهَّزْ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ﴿وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵]۔ [ضعيف]

(۱۷۹۲٤) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ کے قول: ﴿وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ [البقرة ۱۹۵] ''اور اللہ کے راستے میں خرچ کرو۔'' کے بارے میں کہتے ہیں: ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ میرے پاس اللہ کے راستہ میں دینے کو کچھ نہیں۔ اگر اس پاس ایک نیزہ ہو تو

اس کے ساتھ تیاری کرے ﴿وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ﴾ [البقرۃ ۱۹۵] ''اور ہاتھوں کو ہلاکت میں طرف مت ڈالو۔''

(۱۷۹۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنِي أَسْلَمُ أَبُو عِمْرَانَ قَالَ : كُنَّا بِالْقُسْطُنْطِينِيَّةِ وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّامِ رَجُلٌ يُرِيدُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ فَخَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ صَفٌّ عَظِيمٌ مِنَ الرُّومِ فَصَفَفْنَا لَهُمْ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الرُّومِ حَتَّى دَخَلَ فِيهِمْ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَصَاحَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَقَالُوا : سُبْحَانَ اللَّهِ أَلْقَى بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ الأَنْصَارِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتَأَوَّلُونَ هَذِهِ الآيَةَ عَلَى هَذَا التَّأْوِيلِ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ إِنَّا لَمَّا أَعَزَّ اللَّهُ دِينَهُ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ فَقُلْنَا فِيمَا بَيْنَنَا بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ فَلَوْ أَقَمْنَا فِيهَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا هَمَمْنَا بِهِ فَقَالَ ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵] فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ فِي الإِقَامَةِ الَّتِي أَرَدْنَا أَنْ نُقِيمَ فِي أَمْوَالِنَا نُصْلِحُهَا فَأُمِرْنَا بِالْغَزْوِ فَمَا زَالَ أَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. [صحيح]

(۱۷۹۲۵) حضرت اسلم ابو عمران کہتے ہیں: ہم قسطنطنیہ میں تھے۔ اس وقت امیر عقبہ بن عامر تھے اور شام میں ایک اور آدمی امیر تھا جس کا نام فضالہ بن عبید تھا۔ روم سے ایک بڑا لشکر نکلا۔ ہم نے ان کے لیے صف بندی کی۔ ایک مسلمان نے رومیوں پر حملہ کیا۔ وہ ان کے پاس داخل ہوا پھر باہر آیا تو لوگ اس کو چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے: اس نے خود کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے۔ ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ یہ کچھ انصاریوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جب دین کی عزت اور مدد گار زیادہ ہو گئے تو ہم بعض ساتھیوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوشیدہ رکھ کر بات کی کہ ہمارے مال ضائع ہو گئے ہیں، اگر ہم وہاں ہوں ان کی اصلاح ہو سکے تو اللہ نے ہماری سوچ کی تردید اس قول سے کی ہے: ﴿وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ﴾ [البقرۃ ۱۹۵] ''اور اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو!'' ہلاکت اس میں تھی جو ہم ارادہ کیا کہ اپنے اموال کی اصلاح کے لیے وہیں رہیں۔ ہمیں جہاد کا حکم دیا گیا۔ پھر ابو ایوب وفات تک جہاد میں مشغول رہے۔

(۱۷۹۲۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَحْمِلُ عَلَى الْكَتِيبَةِ بِالسَّيْفِ فِي أَلْفٍ مِنَ التَّهْلُكَةِ ذَاكَ. قَالَ : لاَ إِنَّمَا التَّهْلُكَةُ أَنْ يُذْنِبَ الرَّجُلُ الذَّنْبَ ثُمَّ يُلْقِي بِيَدَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لاَ يُغْفَرُ لِي. [صحيح]

(۱۷۹۲۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے کہا: میں نے ایک ہزار کے لشکر پر حملہ کیا، کیا یہ ہلاکت سے ہے؟

براء رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں ہلاکت یہ ہے کہ بندہ گناہ کرے پھر اس میں ڈوب جائے اور کہے: مجھے معاف نہیں کیا جائے گا۔

(۱۷۹۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الْعَسْقَلاَنِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ﴿وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵] قَالَ :يَقُولُ إِذَا أَذْنَبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يُلْقِيَنَّ بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَلاَ يَقُولَنَّ لاَ تَوْبَةَ لِي وَلَكِنْ لِيَسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَلْيَتُبْ إِلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. [ضعيف]

(۱۷۹۲۷) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ آیت: ﴿وَ لَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵] کے بارے میں فرماتے ہیں: جب بندہ گناہ کرے تو وہ خود کو ہلاکت میں نہ ڈالے اور ہرگز نہ کہے کہ مجھے معافی نہیں ہے بلکہ اس کو چاہیے وہ معافی مانگے اور اللہ کی طرف رجوع کرے اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

(۱۷۹۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ :عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَوْفٍ الأَحْمَسِيِّ :أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرُوا رَجُلاً شَرَى نَفْسَهُ يَوْمَ نَهَاوَنْدَ فَقَالَ ذَاكَ وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ خَالِي زَعَمَ النَّاسُ أَنَّهُ أَلْقَى بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَذَبَ أُولَئِكَ بَلْ هُوَ مِنَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الآخِرَةَ بِالدُّنْيَا. كَذَا فِي رِوَايَةِ يَعْلَى. [صحيح]

(۱۷۹۲۸) حضرت مدرک بن عوف احمسی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ لوگوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا جس نے نہاوند کی لڑائی کے دن اپنی جان کا سودا کیا تو مدرک نے کہا: اے امیر المومنین! یہ میرے ماموں تھے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اس نے خود کو ہلاکت میں ڈالا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ غلط کہتے ہیں بلکہ اس نے اپنے نفس کے بدلہ میں آخرت کا سودا کیا ہے۔

(۱۷۹۲۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ :لَمَّا أُخْبِرَ عُمَرُ بِقَتْلِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَقِيلَ أُصِيبَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَآخَرُونَ لاَ نَعْرِفُهُمْ قَالَ :وَلَكِنَّ اللَّهَ يَعْرِفُهُمْ قَالَ وَرَجُلٌ شَرَى نَفْسَهُ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ عَوْفٍ :ذَاكَ خَالِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ زَعَمَ نَاسٌ أَنَّهُ أَلْقَى بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ. فَقَالَ عُمَرُ :كَذَبَ أُولَئِكَ بَلْ هُوَ مِنَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الآخِرَةَ بِالدُّنْيَا. قَالَ قَيْسٌ وَالْمَقْتُولُ عَوْفُ بْنُ أَبِي حَيَّةَ وَهُوَ أَبُو شِبْلٍ قَالَ يَعْقُوبُ مَالِكٌ أَشْبَهُ. [صحيح]

(۱۷۹۲۹) حضرت حصین بن عوف کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نعمان بن مقرن کے قتل کی خبر دی گئی اور کہا گیا کہ کچھ دوسرے لوگوں کو بھی نقصان پہنچا ہے جن کو ہم نہیں جانتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ ان کو جانتا ہے تو حصین بن نے کہا کہ ایک آدمی نے اپنے نفس کا سودا کیا ہے۔ احمس کے ایک آدمی نے کہا جس کو مالک بن عوف کہا جاتا ہے کہ یہ میرا ماموں ہے۔ اے امیر المومنین!۔

لوگوں کا خیال ہے کہ اس نے خود کو ہلاکت میں ڈالا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ غلط کہتے ہیں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کے بدلہ آخرت کا سودا کیا ہے۔ قیس کہتے ہیں: مقتول عوف بن ابی حیضہ تھا جبکہ یعقوب کہتے ہیں: مالک زیادہ انسب ہے۔

(۱۷۹۳۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالاَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فَرَجَعَ حَتَّى أُهَرِيقَ دَمُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلاَئِكَتِهِ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي حَتَّى أُهَرِيقَ دَمُهُ. [منکر]

(۱۷۹۳۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کے معاملہ میں تعجب کیا۔ وہ جہاد پر گیا اس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی وہ جان گیا اس کے ساتھ کیا ہوگا۔ وہ لوٹا حتیٰ کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو میرے پاس جو ہے اس کی امید کی وجہ سے وہ لوٹا اور میری شفقت کی وجہ سے حتیٰ کہ قتل کر دیا گیا۔

(۳۶) باب الاِخْتِيَارِ فِي التَّحَرُّزِ

احتیاطی تدابیر اختیار کرنا

(۱۷۹۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي أَبُو أَحْمَدَ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ : أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ أَبَدًا . فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِيَدِهِ فَقَالَ : حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ﴾ [القمر ۴۵-۴۶] . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ شَاهِينَ. [صحيح. بخاری]

(۱۷۹۳۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن اپنے خیمے میں تھے اور کہہ رہے تھے: "اے اللہ! میں تجھے تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: اے اللہ کے رسول! کافی ہو گیا۔ آپ نے اللہ کے سامنے بہت اصرار کر لیا ہے۔ وہ اس وقت ذرہ پہنے ہوئے تھے اور خیمے سے باہر آئے اور یہ آیات پڑھ رہے تھے: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ٥ بَلِ

السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ﴾ [القمر ٤٥-٤٦] ''عن قریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھیں پھیر کر بھاگیں گے۔ بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت زیادہ بڑی مصیبت اور زیادہ کڑوی ہے۔''

(۱۷۹۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ إِمْلاَءً وَقِرَاءَةً حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ فَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ ذَهَبَ لِيَنْهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَ دِرْعَيْنِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَنْهَضَ إِلَيْهَا فَجَلَسَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ تَحْتَهُ فَنَهَضَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى اسْتَوَى عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَوْجَبَ طَلْحَةُ . [حسن]

(۱۷۹۳۲) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ چٹان پر چڑھنے کے لیے گئے اس وقت آپ نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں۔ آپ چٹان پر چڑھ نہ سکے تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ نیچے بیٹھے۔ پھر آپ چٹان کے اوپر چڑھ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طلحہ نے واجب کر لیا'' یعنی جنت کو۔

(۱۷۹۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلاَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الرَّبِيعِ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ. [صحيح]

(۱۷۹۳۳) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ احد کی لڑائی کے دن رسول اللہ ﷺ نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں جب آپ ﷺ نمودار ہوئے۔

(۱۷۹۳٤) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- ظَاهَرَ بَيْنَ دِرْعَيْنِ يَوْمَ أُحُدٍ. [صحيح]

(۱۷۹۳٤) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: احد کے دن رسول اللہ ﷺ دو زرہیں پہن کر نمودار ہوئے تھے۔

(۱۷۹۳۵) وَرَوَاهُ بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ فَذَكَرَهُ. [صحيح]

(۱۷۹۳۵) اس مذکورہ حدیث کو بشر بن سری نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

(۳۷) باب النَّفِیرِ وَمَا یُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَی أَنَّ الْجِهَادَ فَرْضٌ عَلَی الْکِفَایَةِ

جہاد کے لیے نکلنا اور جس بنیاد پر کہا گیا ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے

قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ غَیْرُ أُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِی سَبِیلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِینَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقَاعِدِینَ دَرَجَةً وَکُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَی﴾ [النساء ۹۵]

اللہ فرماتے ہیں: ﴿لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ......﴾ [النساء ۹۵] ''ایمان والوں میں سے بیٹھ رہنے والے جو کسی تکلیف والے نہیں وہ اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں ہیں۔ اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجے میں فضیلت دی ہے اور ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔''

(۱۷۹۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ زِیَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ حَدَّثَنِی عَبْدُ الْکَرِیمِ أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَی عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ﴿لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ [النساء ۹۵] عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَی بَدْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ الأَسَدِیُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شُرَیْحٍ أَوْ شُرَیْحُ بْنُ مَالِكِ بْنِ رَبِیعَةَ بْنِ ضِبَابٍ هُوَ ابْنُ أُمِّ مَکْتُومٍ إِنَّا أَعْمَیَانِ یَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ ﴿لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ غَیْرُ أُولِی الضَّرَرِ﴾ ﴿فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِینَ ... عَلَی الْقَاعِدِینَ دَرَجَةً﴾ فَهَؤُلَاءِ الْقَاعِدُونَ غَیْرُ أُولِی الضَّرَرِ ﴿وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِینَ عَلَی الْقَاعِدِینَ أَجْرًا عَظِیمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ﴾ [النساء ۹۵-۹۶] عَلَی الْقَاعِدِینَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ غَیْرُ أُولِی الضَّرَرِ. أَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ أَوَّلَ الْحَدِیثِ دُونَ سِیَاقَتِهِ مِنْ وَجْهَیْنِ آخَرَیْنِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ. [صحیح۔ بخاری]

قَالَ الشَّافِعِیُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَبَیَّنَ إِذْ وَعَدَ اللَّهُ الْقَاعِدِینَ غَیْرَ أُولِی الضَّرَرِ الْحُسْنَی أَنَّهُمْ لَا یَأْثَمُونَ بِالتَّخَلُّفِ وَأَبَانَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ فِی قَوْلِهِ فِی النَّفِیرِ حِینَ أَمَرَ بِالنَّفِیرِ ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا﴾ [التوبة ۴۱] وَقَالَ ﴿إِلَّا تَنْفِرُوا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا أَلِیمًا﴾ [التوبة ۳۹] وَقَالَ ﴿وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِیَنْفِرُوا کَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ﴾ [التوبة ۱۲۲] فَأَعْلَمَهُمْ أَنَّ فَرْضَهُ الْجِهَادَ عَلَی الْکِفَایَةِ مِنَ الْمُجَاهِدِینَ وَأَبَانَ أَنْ لَوْ تَخَلَّفُوا مَعًا أَثِمُوا مَعًا بِالتَّخَلُّفِ لِقَوْلِهِ تَعَالَی ﴿إِلَّا تَنْفِرُوا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا أَلِیمًا﴾ [التوبة ۳۹]

(۱۷۹۳۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آیت ﴿لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ [النساء ۹۵] ایمان والوں میں بیٹھ رہنے والے برابر نہیں ہیں بدر میں جانے والے اور نہ جانے والے افراد کے بارے میں ہے جب غزوہ

بدر کا واقعہ پیش آیا تو عبداللہ بن جحش اسدی، عبداللہ بن شریح یا شریح بن مالک بن ربیعہ بن خباب وہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہم ہیں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نابینا ہیں کیا ہمارے لیے رخصت ہے تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ ﴿فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً﴾ مومنوں میں بیٹھ رہنے والے بغیر عذر کے جانے والوں کے برابر نہیں ہے اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجہ میں فضیلت دی ہے۔ یہ وہ بیٹھ رہنے والے ہیں جن کا کوئی عذر نہیں ہے: ﴿فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا٥﴾ ﴿دَرَجٰتٍ مِّنْهُ﴾ [النساء ۹۵-۹۶] ''اللہ نے مجاہدین کو اجر عظیم دے کر بیٹھنے والوں پر فضیلت دی ہے'' ان بیٹھنے والوں پر جو بغیر عذر کے بیٹھ رہتے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ واضح ہے کہ جب اللہ نے بغیر تکلیف کے بیٹھنے والوں سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے تو وہ گناہ گار نہیں ہیں، پیچھے رہنے کی وجہ سے۔ اللہ نے نکلنے کے بارے میں اپنے اس قول میں واضح کیا جب نکلنے کا حکم دیا ﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا﴾ [التوبة ۴۱] ''نکلو ہلکے اور بوجھل'' اور فرمایا: ﴿اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾ [التوبة ۳۹] ''اگر تم نہ نکلو تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔'' اور فرمایا: ﴿وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ﴾ [التوبة ۱۲۲] ''اور ممکن نہیں ہے کہ مومن سب کے سب نکل جائیں۔ سو ان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہ نکلے۔'' اللہ نے یہاں بتایا ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے اور واضح کر دیا کہ اگر سب کے سب یک بارگی پیچھے رہیں تو سب گناہ گار ہوں گے پیچھے رہنے کی وجہ سے۔ اللہ کے اس فرمان کی روشنی میں ﴿اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾ [التوبة ۳۹] ''اگر تم نہ نکلو تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔''

(۱۷۹۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ﴿إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ [التوبة ۳۹] ﴿وَمَا كَانَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿يَعْمَلُونَ﴾ [التوبة ۱۲۰۔۱۲۱] نَسَخَتْهَا الآيَةُ الَّتِي تَلِيهَا ﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً﴾ [التوبة: ۱۲۲]۔ [ضعیف]

(۱۷۹۳۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: ﴿اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾ [التوبة ۳۹] ''اگر تم نہ نکلو تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔'' اور یہ فرمایا: ﴿مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ مَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ﴾ ﴿يَعْمَلُوْنَ٥﴾ تک [التوبة ۱۲۰۔۱۲۱] ''مدینہ والوں کا اور ان کے اردگرد جو دیہاتی ہیں ان کا حق نہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہتے۔'' ان دونوں آیات کو آئندہ آنے والی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ وہ یہ ہے: ﴿وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ﴾ [التوبة ۱۲۲] ''اور ممکن نہیں ہے کہ مومن سب کے سب نکل

جائیں سوان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہ نکلے''

(۱۷۹۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ﴾ [النساء ۷۱] عُصَبًا ﴿أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا﴾ [النساء ۷۱] وَقَالَ ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾ [التوبة ٤١] وَقَالَ ﴿إِلاَّ تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ [التوبة ۱۲۲] ثُمَّ نَسَخَ هَذِهِ الآيَاتِ فَقَالَ ﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً﴾ [التوبة ۱۲۲] قَالَ فَتَغْزُو طَائِفَةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَتُقِيمُ طَائِفَةٌ قَالَ فَالْمَاكِثُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- هُمُ الَّذِينَ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَيُنْذِرُونَ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ مِنَ الْغَزْوِ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابِهِ وَفَرَائِضِهِ وَحُدُودِهِ. [ضعيف]

(۱۷۹۳۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ﴾ [النساء ۷۱] ''اے ایمان والو! اپنے بچاؤ کا سامان پکڑو۔ پھر دستوں کی صورت میں نکلو۔'' ابن عباس کہتے ہیں: ثبات کا معنی جماعت ہے اے ایمان والو! ﴿أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا﴾ [النساء ۷۱] ''یا اکٹھے ہو کر نکلو۔'' اور فرمایا ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾ [التوبة ٤١] ''نکلو ہلکے اور بوجھل'' اور فرمایا: ﴿إِلاَّ تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ [التوبة ۳۹] ''اگر تم نہ نکلو تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔'' پھران آیات کو منسوخ کر دیا اور فرمایا: ﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا﴾ [التوبة ۱۲۲] ''اور ممکن نہیں ہے کہ مومن سب کے سب نکل جائیں'' اور فرمایا: ایک گروہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محاذ پر اور ایک پیچھے رہتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہنے والے دین کی سمجھ رکھنے والے ہیں اور وہ قوم کو ڈراتے ہیں جب ان کے پاس آتے ہیں تاکہ وہ ڈرتے رہیں اس بارے میں جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ یہ فرائض اور حدود کے معاملہ میں ہے۔

(۱۷۹۳۹) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ وَأَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ كَمَا مَضَى. [صحيح۔ بخاري]

(۱۷۹۳۹) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایک غازی کو تیار کیا اللہ کے راستہ کے لیے گویا اس نے خود جہاد کیا اور جو غازی کے گھر کا قائم مقام بنا بھلائی کے ساتھ گویا اس نے بھی جہاد کیا۔

(۱۷۹۴۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ إِلَى بَنِي لِحْيَانَ وَقَالَ :لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ . ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ :أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ. [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۹۴۰) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی طرف وفد بھیجا اور فرمایا: ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی نکلے۔'' پھر قاعدین (بیٹھنے والوں) سے کہا: جو بھی جہاد پر جانے والے کا قائم مقام بنے اس کے گھربار میں بھلائی سے تو اس کو جہاد پر جانے والے کے اجر کے آدھے کے برابر اجر دیا جاتا ہے۔

(۱۷۹۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ بِمَرْوٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

(ح) قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وُهَيْبُ بْنُ الْوَرْدِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنَ النِّفَاقِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ. [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۹۴۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جہاد کیے بغیر مر گیا اور اس کے دل میں جہاد کی خواہش بھی پیدا نہیں ہوئی وہ نفاق کی ایک نشانی پر مرے گا۔

(۱۷۹۴۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ قَالاَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ :مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ لَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ . قَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ :قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ . [حسن]

(۱۷۹۴۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جہاد نہ کیا اور نہ غازی کو تیار کیا اور مجاہد کے گھر کا قائم مقام نہ بنا بھلائی کے ساتھ اللہ اس کو مصیبت میں مبتلا کرے گا۔ یزید کہتے ہیں: یہ قیامت سے پہلے ہوگا۔

(۱۷۹۴۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا نَجْدَةُ بْنُ نُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- اسْتَنْفَرَ حَيًّا مِنَ الْعَرَبِ فَتَثَاقَلُوا فَنَزَلَتْ ﴿إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ [التوبة ۳۹] قَالَ : كَانَ عَذَابُهُمْ حَبْسَ الْمَطَرِ عَنْهُمْ. [ضعيف]

(۱۷۹۴۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبیلہ کے لوگوں کو جہاد پر جانے کا کہا تو وہ بوجھل ہوئے تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ [التوبة ۳۹] ''اگر تم نہ نکلو تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔'' اور فرمایا: عذاب کی شکل یہ کہ ان سے بارش کو روک دیا جاتا ہے۔

(۱۷۹۴٤) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَذَكَرَ الْجِهَادَ فَلَمْ يُفَضِّلْ عَلَيْهِ شَيْئًا إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ.

(ق) هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ حَيْثُ فَضَّلَ عَلَيْهِ الْمَكْتُوبَةَ بِعَيْنِهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحيح۔ الطيالسي]

(۱۷۹۴۴) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس میں جہاد کا ذکر کیا اور فرض کے علاوہ کسی چیز کو اس پر افضل قرار نہیں دیا۔ یہ اس کی دلیل ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے کیونکہ اس کو فرض میں سے درجہ میں کم رکھا گیا ہے۔

(۱۷۹٤٥) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْفَرَّاءُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ مَا أَقْعَدَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْغَزْوِ؟ قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُغْزِي وَلَدَهُ وَيَحْمِلُ عَلَى الظَّهْرِ وَمَا أَقْعَدَهُ عَنِ الْغَزْوِ إِلاَّ وَصَايَا عُمَرَ وَصِبْيَانٌ صِغَارٌ وَإِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلَ الأَعْمَالِ بَعْدَ الصَّلاَةِ. [حسن]

(۱۷۹۴۵) حضرت عبداللہ بن عون نے نافع کو لکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما غزوات میں کیوں نہ گئے تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ ان کے بیٹے جہاد پر جاتے اور وہ ان کے بعد ذمہ داری ادا کرتے تھے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وصیت کی وجہ سے پیچھے رہتے تھے کیونکہ ان کے بچے چھوٹے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جہاد فی سبیل اللہ کو نماز فرض کے علاوہ باقی تمام اعمال سے افضل قرار دیتے تھے۔

(۱۷۹٤٦) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : يُجْزِءُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِءُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ . [ضعيف]

(۱۷۹۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جبکہ امام ابو داود کہتے ہیں: حسن بن علی نے اس کو بیان کیا ہے کہ جماعت کی طرف سے ایک آدمی کا سلام کہنا کافی ہے اور بیٹھنے والوں میں سے بھی ایک کا جواب کافی ہے۔

جماع أَبْوَابِ السِّيَرِ

سیرت کے ابواب کا مجموعہ

(۳۸) باب السِّيرَةِ فِي الْمُشْرِكِينَ عَبَدَةَ الأَوْثَانِ

بتوں کے پجاری مشرکوں کے ساتھ آپ کا طریقہ کار

قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ٥] الآيَتَيْنِ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ﴾ [التوبة ٥] ''پس جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو ان مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں پکڑو۔''

(۱۷۹۴۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۹۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جہاد کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ لوگ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں اور جس نے کلمہ پڑھ لیا۔ اس نے اپنا مال جان ہم سے بچا لیا ہے مگر اسلام کے حقوق کی ادائیگی میں اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔''

(۱۷۹۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَيْثُ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِبَرَاءَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَكُنْتُ أُنَادِي حَتَّى صَحِلَ صَوْتِي قُلْتُ : يَا أَبِي بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تُنَادِي؟ قَالَ : أُمِرْنَا أَنْ نُنَادِيَ أَنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ مُؤْمِنٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عَهْدٌ فَأَجَلُهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتِ الأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ

فَإِنَّ اللَّهَ بَرِیءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ وَلَا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ عُرْيَانٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْكَعْبَةِ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ أَوْ بَعْدَ الْيَوْمِ مُشْرِكٌ. [صحیح]

(۱۷۹۴۸) محرز بن ابی ہریرہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو مشرکین سے برأت کے اعلان کے لیے بھیجا تو میں بھی ان کے ساتھ تھا اور میں اعلان کرتا تھا حتی کہ میری آواز بیٹھ گئی۔ میں نے اپنے والد سے کہا: ابو کس چیز کا اعلان کر رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اعلان کریں کہ جنت میں صرف مومن جائیں گے اور جس کا رسول اللہ ﷺ سے کوئی معاہدہ ہے اس کی مدت چار ماہ ہے۔ جب چار ماہ گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بری ہیں اور اب کوئی بیت اللہ کا طواف ننگی حالت میں نہ کرے گا اور نہ کوئی مشرک اس سال کے بعد طواف کرے گا یا کہا: آج کے دن کے بعد کوئی مشرک طواف نہیں کرے گا۔

(۳۹) باب السِّيرَةِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کے ساتھ آپ کا طریقہ کار

قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ [التوبة ۲۹]

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ......﴾ [التوبة ۲۹] ''لڑو ان لوگوں سے جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ یوم آخرت پر اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ دین حق کو اختیار کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے یہاں تک کہ وہ ہاتھ سے جزیہ دیں اور وہ حقیر ہوں۔''

(۱۷۹۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ : اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُمْ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ مِنَ التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ

وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْعَرَبِ وَلاَ يَكُونُ لَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَلاَ مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ إِلاَّ أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ أَبَوْا فَسَلْهُمْ إِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ فَإِنْ فَعَلُوا فَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ . وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَتَمَامُ الْحَدِيثِ يَرِدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۹۴۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لشکر پر امیر بناتے تھے تو اس کو تقویٰ کی نصیحت کرتے اور مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کی نصیحت کرتے اور پھر کہا: ''اس کا نام لے کر جہاد کرو اور اس کے راستہ میں لڑائی کرو۔ جو اللہ کے انکاری ہوں ان سے لڑائی کرو، ان کو قتل کرو، دھوکہ نہ دو، غداری نہ کرو، مثلہ نہ کرو، بچوں کو قتل نہ کرو۔ جب دشمن سے ملو تو ان کو تین شرائط میں سے کسی ایک کے قبول کرنے کی دعوت دیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو قبول کرلیں تو قبول کرو اور اپنا ہاتھ ان سے روک لو۔ ان کو اسلام کی دعوت دو اگر قبول کریں تو تم قبول کرو اور ان سے رک جاؤ۔ پھر ان کو اپنے گھروں سے مہاجرین کے گھروں کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دیں اور ان کو بتائیں کہ اگر وہ اس طرح کریں گے تو ان کو وہ ملے گا جو مہاجرین کو ملے گا اور ان کی ذمہ داری وہ ہی ہوگی جو مہاجرین کی ہے۔ اگر وہ اپنے گھروں سے مہاجرین کی طرف منتقل نہ ہونا چاہیں تو ان کو بتاؤ کہ ان کی حیثیت دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوگی۔ اللہ کے احکامات ان پر جاری کیے جائیں گے جو دیہاتیوں پر جاری ہوتے ہیں۔ ان کو مال فی اور مال غنیمت سے کچھ ان کو نہیں ملے گا۔ ہاں اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد پر جائیں۔ اگر اس کا انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کریں۔ اگر وہ جزیہ دیں تو اپنا ہاتھ ان سے روک لیں۔ اگر اس کو بھی نہ مانیں تو اللہ سے ان کے مقابلہ میں مدد طلب کریں اور ان سے قتال کریں۔

(۴۰) باب السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ

جہاد میں مشرک دشمن کا مال اس کے قاتل کا ہوگا

وَقَدْ مَضَتِ الأَخْبَارُ فِيهِ فِي كِتَابِ قَسْمِ الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ وَنَحْنُ نَذْكُرُ هَا هُنَا طَرَفًا مِنْهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ

مال فی اور مال غنیمت کی تقسیم کے ابواب میں اس کے متعلق گزر گیا ہے یہاں ہم کچھ حصہ ذکر کرتے ہیں۔

(۱۷۹۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَوْمَ حُنَيْنٍ : مَنْ أَقَامَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ فَلَهُ سَلَبُهُ . فَقُمْتُ لأَلْتَمِسَ

بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: سِلاَحُ هَذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي قَالَ فَأَرْضِهِ مِنْهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَلاَّ لاَ يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعُ أَسَدًا مِنْ أُسُدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ. قَالَ :فَعَلِمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ. وَقَالَ أَبُو عَمْرٍو فِي رِوَايَتِهِ :فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَأَدَّاهُ إِلَيَّ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَلَى اللَّفْظِ الأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ الْبُخَارِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنِ اللَّيْثِ :فَقَامَ النَّبِيُّ -ﷺ- فَأَدَّاهُ إِلَيَّ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۹۵۰) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مقتول کے بارے میں دلیل دے دے کہ اس نے قتل کیا ہے تو اس سے لیا گیا مال قاتل کا ہوگا۔'' ابوقتادہ کہتے ہیں کہ میں نے جن کو قتل کیا تھا ان پر گواہی تلاش کر رہا تھا۔ مجھے کوئی نہ ملا جو میرے حق میں گواہی دے۔ میں بیٹھ گیا پھر معاملہ مجھ پر کھل گیا۔ میں اللہ کے رسول ﷺ کو ذکر کیا تو ایک آدمی نے مجلس میں سے کہا کہ اس مقتول کا اسلحہ میرے پاس ہے تو آپ نے فرمایا: اس کو اس معاملہ میں راضی کرو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو بکری کا چھوٹا بچہ بھی قریش کی طرف سے نہیں دیا جائے گا اور اس نے اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو چھوڑا جو اللہ اور اس کے لیے لڑتا تھا اللہ کے رسول ﷺ نے جب علم ہوتو اس کو میری طرف ادا کر دیا تو میں اس سے خرید لیا۔ یہ پہلا مال تھا جو میں نے اپنے لیے جمع کیا ہے۔ ابوعمرو اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور مال مجھے دے دیا۔

(۴۱) باب الْغَنِيمَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ

غنیمت اس کے لیے ہے جو جنگ میں شامل ہو

(۱۷۹۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ :مَعْلُومٌ عِنْدَ غَيْرِ وَاحِدٍ مِمَّنْ لَقِيتُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالرِّدَّةِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّمَا الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ. [صحيح۔ شافعی]

(۱۷۹۵۱) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جن اہل علم سے میں ملا ہوں ان میں سے اکثر سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غنیمت اس کے لیے جو واقعہ میں حاضر ہوا۔

(۱۷۹۵۲) وَبِهَذَا الإِسْنَادِ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ حِكَايَةً عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ :أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ فِي خَمْسِمِائَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَدَدًا لِزِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ وَلِلْمُهَاجِرِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ فَوَافَقَهُمُ الْجُنْدُ قَدِ افْتَتَحُوا النُّجَيْرَ بِالْيَمَنِ فَأَشْرَكَهُمْ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فِي الْغَنِيمَةِ. [ضعيف]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : فَإِنَّ زِيَادًا كَتَبَ فِيهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَتَبَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّمَا الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ وَلَمْ يَرَ لِعِكْرِمَةَ شَيْئًا لأَنَّهُ لَمْ يَشْهَدِ الْوَقْعَةَ فَكَلَّمَ زِيَادٌ أَصْحَابَهُ فَطَابُوا أَنْفُسًا بِأَنْ أَشْرَكُوا عِكْرِمَةَ وَأَصْحَابَهُ مُتَطَوِّعِينَ عَلَيْهِمْ وَهَذَا قَوْلُنَا.

(۱۷۹۵۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کو زیاد بن لبید اور مہاجر بن ابی امیہ کی مدد کے لیے پانچ سو مسلمانوں کے ساتھ روانہ کیا۔ ان کو لشکر ملا وہ یمن میں نجیر کے علاقہ کو فتح کر چکے تھے تو زیاد بن لبید نے ان کو مال غنیمت میں شامل کیا وہ بدر کی غنیمت میں شامل ہونے والوں میں سے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زیاد نے یہ معاملہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لکھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ غنیمت اس کے لیے ہے جو واقعہ میں موجود تھا۔ وہ عکرمہ کے لیے غنیمت سے کچھ حصہ خیال نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ واقعہ میں موجود نہیں تھے تو زیاد نے اپنے ساتھیوں سے اس بارے میں بات کی تو انہوں نے دل کی خوشی سے ان کو شریک کرنے کا کہا رضا کارانہ طور پر۔

(۱۷۹۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُولُ : إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ غَزَوْا أَهْلَ نَهَاوَنْدَ فَأَمَدُّوهُمْ بِأَهْلِ الْكُوفَةِ وَعَلَيْهِمْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقَدِمُوا عَلَيْهِمْ بَعْدَ مَا ظَهَرُوا عَلَى الْعَدُوِّ فَطَلَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ الْغَنِيمَةَ وَأَرَادَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ أَنْ لاَ يَقْسِمُوا لأَهْلِ الْكُوفَةِ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ : أَيُّهَا الأَجْدَعُ تُرِيدُ أَنْ تُشَارِكَنَا فِي غَنَائِمِنَا. قَالَ : وَكَانَتْ أُذُنُ عَمَّارٍ جُدِعَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-. فَكَتَبُوا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ عُمَرُ إِنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ. [صحيح]

(۱۷۹۵۳) طارق بن شہاب کہتے ہیں: اہل بصرہ نے اہل نہاوند سے جنگ لڑی۔ ان کو اہل کوفہ کے ذریعہ مدد ملی اور ان پر امیر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے۔ دشمن پر غلبہ پانے کے بعد وہ عمار کے پاس آئے اور اہل کوفہ نے غنیمت کا مال طلب کیا جبکہ بصرہ والے اہل کوفہ کو مال غنیمت سے حصہ نہیں دینا چاہتے تھے۔ بنو تمیم کے ایک آدمی نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ ہمیں بھی غنیمت کے مال میں شریک کریں گے؟ عمار رضی اللہ عنہ کے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کاٹ دیے گئے تھے تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ غنیمت اس کی ہے جو واقعہ میں موجود ہو۔

(۱۷۹۵٤) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الأَحْمَسِيِّ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ. هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [صحيح]

(۱۷۹۵۴) طارق بن شہاب احمسی کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ غنیمت میں اس کا حصہ ہے جو واقعہ میں شریک ہو۔

(۱۷۹۵۵) وَأَمَّا الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ

قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ حِكَايَةً عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنِ الْمُجَالِدِ عَنْ عَامِرٍ وَزِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ :أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَدْ أَمْدَدْتُكَ بِقَوْمٍ فَمَنْ أَتَاكَ مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ تَتَفَقَّأَ الْقَتْلَى فَأَشْرِكْهُ فِي الْغَنِيمَةِ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :فَهَذَا غَيْرُ ثَابِتٍ عَنْ عُمَرَ وَلَوْ ثَبَتَ عَنْهُ كُنَّا أَسْرَعَ إِلَى قَبُولِهِ مِنْهُ ثُمَّ ذَكَرَ مُخَالَفَةَ أَبِي يُوسُفَ حَدِيثَ عُمَرَ هَذَا.
قَالَ الشَّيْخُ :وَهُوَ مُنْقَطِعٌ وَرَاوِيهِ مُجَالِدٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَحَدِيثُ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ لاَ شَكَّ فِيهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- شَيْءٌ يَثْبُتُ فِي مَعْنَى مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لاَ يَحْضُرُنِي حِفْظُهُ.
قَالَ الشَّيْخُ :إِنَّمَا أَرَادَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي قِصَّةِ أَبَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ حِينَ قَدِمَ مَعَ أَصْحَابِهِ عَلَى النَّبِيِّ -ﷺ- بِخَيْبَرَ بَعْدَ أَنْ فَتَحَهَا فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ وَقَدْ مَضَى ذَلِكَ بِأَسَانِيدِهِ مَعَ سَائِرِ مَا رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ فِي كِتَابِ الْقَسْمِ. [ضعيف]

(۱۷۹۵۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو لکھا: آپ کی مدد کے لیے کچھ لوگ بھیج رہا ہوں۔ ان میں سے جو مقتولین کے اکھڑنے سے پہلے پہنچ جائیں ان کو غنیمت میں شریک کرو۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔ اگر ثابت ہو جائے تو ہم جلدی قبول کریں گے۔ پھر ابو یوسف کی مخالفت ذکر کی ہے جو عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے ساتھ ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: یہ منقطع ہے، اس کا راوی مجالد ضعیف ہے۔ طارق بن شہاب والی حدیث کی سند صحیح ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے اس میں کچھ ثابت ہے جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے موافق ہے مگر مجھے اچھی طرح یاد نہیں تھا۔

شیخ فرماتے ہیں: شاید ان کی مراد ابو ہریرہ کی حدیث ہے۔ جس میں ابان بن سعید بن عاص کا واقعہ ہے۔ جب ان کے پاس نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ خیبر کو فتح کر چکے۔ تھے آپ نے ان کو حصہ نہیں دیا۔ یہ پہلے کتاب القسم میں گزر گیا ہے اور جو کچھ اس میں بیان ہوا ہے۔

(۱۷۹۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قِرَاءَةً حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ مُخَارِقٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بَخْتَرِيٍّ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ. [ضعيف]

(۱۷۹۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ غنیمت کا مال اس کا ہے جو واقعہ میں موجود ہو۔

(۴۲) باب الْجَيْشِ فِي دَارِ الْحَرْبِ تَخْرُجُ مِنْهُمُ السَّرِيَّةُ إِلَى بَعْضِ النَّوَاحِي فَتَغْنَمُ أَوْ يَغْنَمُ الْجَيْشُ

لڑائی والے علاقہ میں لشکر ہو اور ایک گروہ کو ارد گرد کسی علاقہ میں روانہ کریں اس گروہ کو یا لشکر کو مال غنیمت حاصل ہو تو کیا کیا جائے

(۱۷۹۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ. وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : أَبُو عَامِرٍ كَانَ فِي جَيْشِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- وَمَعَهُ بِحُنَيْنٍ فَبَعَثَهُ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- فِي أَتْبَاعِهِمْ وَهَذَا جَيْشٌ وَاحِدٌ كُلُّ فِرْقَةٍ مِنْهُ رِدْءٌ لِلأُخْرَى وَإِذَا كَانَ الْجَيْشُ هَكَذَا فَلَوْ أَصَابَ الْجَيْشُ شَيْئًا دُونَ السَّرِيَّةِ أَوِ السَّرِيَّةُ شَيْئًا دُونَ الْجَيْشِ كَانُوا فِيهِ شُرَكَاءَ.

(۱۷۹۵۷) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابو عامر کو ایک دستے کا امیر بنا کر اوطاس کی جانب روانہ کیا درید بن صمہ کی طرف۔ انہوں نے اس کو پایا اور وہ قتل ہوا۔ اللہ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو عامر حنین کی جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے کچھ پیروکاروں کے ساتھ بھیجا۔ یہ ایک لشکر تھا۔ ہر گروہ دوسرے کا مددگار تھا۔ جب لشکر کی یہ حیثیت ہو تو جس کو بھی غنیمت ملے تو لشکر اور علیحدہ گروہ دونوں اس میں شریک ہوں گے۔

(۱۷۹۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَامَ الْفَتْحِ فَقَالَ فِيهِ : وَالْمُسْلِمُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ تَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلَى قَعَدَتِهِمْ. وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو فَقَالَ : يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّعِهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ. [ضعيف]

(۱۷۹۵۸) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کے موقع پر

خطبہ میں کہا تھا: ''مسلمانوں کو دوسروں پر فوقیت ہے اور مسلمانوں میں سے کمزور ترین آدمی کی ضمان کا بھی خیال رکھا جائے گا۔ دور والوں کو ان پر لوٹایا جائے گا اور فوجی دفاعی دستوں کو ان کے بیٹھنے کی جگہ پر لوٹایا جائے گا۔ عمرو کی روایت میں ہے کہ عقل مندوں کو کمزوروں پر لوٹایا جائے گا اور سبقت لے جانے والوں کو بیٹھنے والوں پر لوٹایا جائے گا۔

(۴۳) باب سَهْمِ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ

گھوڑ سوار اور پیدل کا حصہ

(۱۷۹۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- أَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ.

أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ كَمَا مَضَى فِي كِتَابِ الْقَسْمِ وَقَدْ مَضَتْ سَائِرُ الأَخْبَارِ فِي هَذَا الْبَابِ فِيهِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۹۵۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے آدمی اور گھوڑے کے لیے تین حصہ مقرر کیے: ایک آدمی کے لیے اور دو گھوڑے کے لیے۔

(۴۴) باب تَفْضِيلِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کی فضیلت کا بیان

(۱۷۹۶۰) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شَرِيكٍ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ كُلْثُومِ بْنِ الأَقْمَرِ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ عَرَّبَ الْعِرَابَ رَجُلٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ مُنْذِرٌ الْوَادِعِيُّ كَانَ عَامِلاً لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى بَعْضِ الشَّامِ فَطَلَبَ الْعَدُوَّ فَلَحِقَتِ الْخَيْلُ وَتَقَطَّعَتِ الْبَرَاذِينُ فَأَسْهَمَ لِلْخَيْلِ وَتَرَكَ الْبَرَاذِينَ وَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نِعِمَّا رَأَيْتَ فَصَارَتْ سُنَّةً. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَذْهَبُ إِلَيْهِ مِنْ هَذَا تَسْوِيَةٌ بَيْنَ الْخَيْلِ وَالْعِرَابِ وَالْبَرَاذِينِ وَالْمَقَارِيفِ وَلَوْ كُنَّا نُثْبِتُ مِثْلَ هَذَا مَا خَالَفْنَاهُ. [ضعيف]

(۱۷۹۶۰) کلثوم بن اقمر فرماتے ہیں: ہمارے اندر گھوڑوں کی تعریب کرنے والا پہلا شخص منذر روداعی تھا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے بعض علاقوں کا امیر تھا۔ اس نے دشمن کو تلاش کیا۔ گھوڑے مل گئے اور غیر عربی گھوڑے بے بس ہو گئے۔ اس

نے گھوڑوں کے لیے حصہ مقرر کیا اور غیر عربی گھوڑوں کو چھوڑ دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا تو حضرت نے جواب دیا کہ تیرا خیال اچھا ہے تو یہ طریقہ بن گیا۔ امام شافعی کہتے ہیں: اس بارے میں ہمارا خیال ہے کہ عربی غیر عربی گھوڑوں کو اور جس گھوڑے کی ماں عربی اور باپ غیر عربی یا اس کے الٹ ہو سب کو برابر رکھا جائے گا اور اگر ہم اس طرح برقرار رکھتے تو ہم مخالفت نہ کرتے۔

(۱۷۹۶۱) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا هَنْبَلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي أَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- عَرَّبَ الْعَرَبِيَّ وَهَجَّنَ الْهَجِينَ. كَذَا رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي أَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ سَاكِنُ حِمْصَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ خَالِدٍ مَوْصُولاً. وَرَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَجَمَاعَةٌ عَنْ حَمَّادٍ مُنْقَطِعًا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَهُوَ الْعَلاَءُ عَنْ مَكْحُولٍ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- هَجَّنَ الْهَجِينَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَرَّبَ الْعَرَبِيَّ لِلْعَرَبِيِّ سَهْمَانِ وَلِلْهَجِينِ سَهْمٌ. وَهَذَا مُنْقَطِعٌ وَلاَ تَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ. [منکر]

(۱۷۹۶۱) حبیب بن مسلمہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عربی کو عربی النسل قرار دیا اور حقیر کو حقیر سمجھا اور مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن دوغلی نسل کے گھوڑے کو حقیر قرار دیا اور عربی گھوڑے کو عربی کے لیے اور عربی گھوڑے کو دو حصے اور دوغلے کو ایک حصہ دیا۔

(۱۷۹۶۲) وَقَدْ رُوِیَ فِيهِ حَدِيثٌ آخَرُ مُسْنَدٌ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ :أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بِلاَلٍ الأَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- لَمْ يُعْطِ الْكَوْدَنَ شَيْئًا وَأَعْطَى دُونَ سَهْمِ الْعِرَابِ. وَالْكَوْدَنُ الْبِرْذَوْنُ الْبَطِيءُ. أَبُو بِلاَلٍ الأَشْعَرِيُّ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ. [ضعیف]

(۱۷۹۶۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دوغلی نسل کے گھوڑوں کو کچھ نہیں دیا اور اس کو خالص عربی النسل گھوڑے سے کم دیا دوغلی نسل کا گھوڑا البرذون البطی ہے۔

(۱۷۹۶۳) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ وَحُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ . قَالَ الْبُخَارِيُّ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ فَذَكَرَهُ. وَفِيهِ دَلاَلَةٌ عَلَى أَنَّهُ عَلَّقَ الْمَغْنَمَ بِجِنْسِ الْخَيْلِ وَالْبَرَاذِينُ مِنْ جُمْلَةِ الْخَيْلِ. وَرُوِّينَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْبَرَاذِينِ هَلْ فِيهَا صَدَقَةٌ فَقَالَ وَهَلْ فِي الْخَيْلِ مِنْ صَدَقَةٍ.

[صحیح۔ متفق علیه]

(۱۷۹۶۳) حضرت عروہ بن ابی جعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر رکھ دی گئی ہے اور غنیمت بھی ان کی پیشانیوں میں رکھ دی گئی ہے تو اس میں دلالت ہے کہ غنیمتوں کو گھوڑوں کی جنس سے متعلق کیا گیا ہے تو دوغلی نسل کے گھوڑے بھی اصل میں گھوڑوں کی نسل سے ہیں۔

(۴۵) باب سُهْمَانِ الْخَيْلِ

گھوڑے کے دو حصے ہیں

(١٧٩٦٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْمَغْنَمِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ وَسَهْمٌ فِي ذِي الْقُرْبَى سَهْمُ أُمِّهِ صَفِيَّةَ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ. قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَهَابُ أَنْ يَذْكُرَ يَحْيَى بْنَ عَبَّادٍ وَالْحُفَّاظُ يَرْوُونَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ.

قَالَ الشَّيْخُ قَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بِنَحْوِهِ وَهُوَ مَعَ ذِكْرِ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ فِيهِ مُرْسَلٌ وَقَدْ وَصَلَهُ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ. [ضعيف]

قَالَ الشَّافِعِيُّ بِالإِسْنَادِ الَّذِي مَضَى وَرَوَى مَكْحُولٌ: أَنَّ الزُّبَيْرَ حَضَرَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- خَمْسَةَ أَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهُ وَأَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ لِفَرَسَيْهِ. فَذَهَبَ الأَوْزَاعِيُّ إِلَى قَبُولِ هَذَا عَنْ مَكْحُولٍ مُنْقَطِعًا وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَحْرَصُ لَوْ زِيدَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِفَرَسَيْنِ أَنْ يَقُولَ بِهِ وَأَشْبَهُ إِذْ خَالَفَهُ مَكْحُولٌ أَنْ يَكُونَ أَثْبَتَ فِي حَدِيثِ أَبِيهِ مِنْهُ لِحِرْصِهِ عَلَى زِيَادَتِهِ وَإِنْ كَانَ حَدِيثُهُ مَقْطُوعًا لاَ تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ فَهُوَ كَحَدِيثِ مَكْحُولٍ وَلَكِنَّا ذَهَبْنَا إِلَى أَهْلِ الْمَغَازِي فَقُلْنَا إِنَّهُمْ لَمْ يَرْوُوا أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- أَسْهَمَ لِفَرَسَيْنِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- حَضَرَ خَيْبَرَ بِثَلاَثَةِ أَفْرَاسٍ لِنَفْسِهِ السَّكْبِ وَالظَّرِبِ وَالْمُرْتَجِزِ وَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهَا إِلاَّ لِفَرَسٍ وَاحِدٍ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ رُوِّينَا حَدِيثَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي كِتَابِ الْقَسْمِ مِنْ حَدِيثِ مُحَاضِرٍ مَوْصُولاً.

(۱۷۹۶۴) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ غنیمت کے مال کے چار حصہ بناتے تھے: ایک حصہ اپنے لیے، دو گھوڑے کے لیے، ایک اپنے قریبیوں کے لیے اور اپنی ماں صفیہ کا حصہ خیبر کے دن کا۔ ابن عیینہ یحییٰ بن عباد کے ذکر کرنے سے ڈرتے تھے جبکہ حفاظ اس کو یحییٰ بن عباد سے نقل فرماتے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند سے کہ زبیر خیبر میں آئے۔ آپ نے ان کے لیے پانچ حصے مقرر کیے۔ ایک ان کا

اور چاران کے گھوڑے کے۔ اوزاعی نے اس بات کو قبول کیا ہے کہ یہ مکحول سے منقطع ہے اور ہشام بن عروہ حریص تھے کہ زبیر کے دو گھوڑوں کے لیے زیادہ کیا جائے۔ یہ زیادہ اشبہ ہے جب کہ مکحول مخالف ہیں۔ اگرچہ اس کی حدیث مقطوع ہے۔ اس سے دلیل نہیں لی جائے گی۔ وہ حدیث مکحول کی حدیث کی طرح ہی ہے لیکن ہم اہل مغازی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ان میں سے کسی نے بھی یہ روایت نہیں کی کہ آپ نے دو گھوڑوں کا حصہ مقرر کیا ہو جبکہ اس میں اختلاف نہیں ہے کہ آپ خیبر میں تین گھوڑوں کے ساتھ گئے تھے۔ ① سکب ② ظرب ③ مرتجز آپ نے ان میں سے صرف ایک کا حصہ لیا تھا۔

(۱۷۹۶۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبَى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُمِّ الزُّبَيْرِ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ. [ضعيف]

(۱۷۹۶۵) یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر بن عوام کے لیے خیبر کے دن چار حصے مقرر کیے تھے: ایک حصہ ان کا اور ایک ان کے قریبی کا صفیہ بنت عبدالمطلب زبیر کی ماں کا اور دو حصے گھوڑے کے۔

(۴۶) باب الْعَبِيدِ وَالنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ يَحْضُرُونَ الْوَقْعَةَ

اگر لڑائی میں عورتیں بچے اور غلام شریک ہوں

(۱۷۹۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الأُمَوِيُّ وَأَبُو الْفَضْلِ: الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ (ح) قَالَ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ: أَنَّ نَجْدَةَ بْنَ عَامِرٍ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ مَنْ ذَوُو الْقُرْبَى الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَضَ لَهُمْ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَهَلْ يُقْتَلُ صِبْيَانُ الْمُشْرِكِينَ وَهَلْ لِلنِّسَاءِ وَالْعَبِيدِ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ مِنْ سَهْمٍ مَعْلُومٍ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْلاَ أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَقَعَ فِي شَيْءٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَنَا شَاهِدٌ أَمَّا ذَوُو الْقُرْبَى فَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّهُمْ قَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَأَمَّا صِبْيَانُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لَمْ يَقْتُلْ مِنْهُمْ أَحَدًا فَلاَ تَقْتُلْ إِلاَّ أَنْ تَعْلَمَ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلاَمِ الَّذِي قَتَلَهُ وَأَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنِ انْقِضَاءِ يُتْمِ الْيَتِيمِ فَإِذَا بَلَغَ الْحُلُمَ وَأُونِسَ مِنْهُ رُشْدُهُ

فَقَدِ انْقَضَى يُتْمُهُ فَادْفَعْ إِلَيْهِ مَالَهُ وَأَمَّا النِّسَاءُ وَالْعَبِيدُ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ وَلَكِنْ يُحْذَوْنَ مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ. [صحيح۔ مسلم]

(١٧٩٦٦) نجدہ بن عامر نے حضرت عبداللہ بن عباس کو خط لکھا کہ مجھے بتاؤ وہ کون سے رشتہ دار ہیں جن کا اللہ نے ذکر کیا ہے ان کو مال فی میں سے دیا جائے گا جو اللہ نے رسول کو بغیر جنگ کے عطا کیا ہے اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوگی، کیا مشرکین کے بچوں کو قتل کیا جائے گا؟ اگر عورتوں اور غلام جنگ میں جائیں تو کیا ان کے لیے حصہ مقرر ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ یہ اس میں مبتلا ہو جائے تو میں نہ لکھتا تو انہوں نے لکھا، میں وہاں موجود تھا کہ رشتے داروں سے مراد ہمارے نزدیک صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار ہیں جبکہ ہماری قوم نے اس کا انکار بھی کیا ہے۔ رہے مشرکین کے بچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بچے کو قتل نہیں کیا تو تم بھی قتل نہ کرو۔ ہاں اگر تم جان لو جو خضر نے جانا تھا جس بچے کو اس نے قتل کیا تھا اور یتیمی کی آخری مدت احتلام کا آنا یا سمجھداری کا پتہ چلتا ہے تو اس کی یتیمی ختم ہوگئی۔ اب ان کا مال ان کو دے دو اور اگر عورتیں اور بچے جنگ میں جائیں تو ان کے لیے مقرر حصہ تو نہیں ہے ہاں ان کو غنیمت میں سے کچھ تحفۃً دے دو۔

(١٧٩٦٧) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي جَعْفَرٍ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ : فِيمَا كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ فِي كِتَابِهِ ذَلِكَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَخْرُجُ مِنَ الْيُتْمِ وَيَقَعُ حَقُّهُ فِي الْفَيْءِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّهُ إِذَا احْتَلَمَ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْيُتْمِ وَوَقَعَ حَقُّهُ فِي الْفَيْءِ.

(١٧٩٦٧) یزید بن ہرمز فرماتے ہیں کہ نجدہ نے اس کی طرف خط لکھا تھا۔ میں یہ بھی تھا کہ یتیم کب یتیمی کی عمر سے نکل جاتا ہے اور اس کا حق مال فی میں ثابت ہو جاتا ہے تو عبداللہ بن عباس نے ان کو لکھا کہ بالغ ہونے پر یتیم کی یتیمی ختم ہو جاتی ہے اور مال فی میں اس کا حق ثابت ہو جاتا ہے۔

(١٧٩٦٨) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ : شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَأَمَرَ بِي فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأُخْبِرَ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ. [صحيح]

(١٧٩٦٨) ابو لحم کے غلام عمیر فرماتے ہیں کہ میں اپنے سرداروں کے ساتھ خیبر میں موجود تھا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے بارے میں بات کی تو انہوں نے مجھے حکم دیا، مجھے تلوار پہنائی گئی، میں اس کو کھینچ رہا تھا، میرے بارے میں خبر دی گئی کہ میں غلام ہوں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے مال میں کچھ ردی مال دینے کا حکم دیا۔

(١٧٩٦٩) وَأَمَّا الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ وَخَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالاَ : أَسْهَمَ

رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِلْفَارِسِ لِفَرَسِهِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا فَصَارَ لَهُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا وَأَسْهَمَ لِلنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. فَهَذَا مُنْقَطِعٌ. وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْصُولٌ صَحِيحٌ فَهُوَ أَوْلَى وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ. [ضعیف]

(۱۷۹۶۹) خالد بن معدان اور مکحول فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑ سوار کے گھوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک حصہ مقرر کیا۔ اس طرح اس کے تین حصے ہو گئے اور پیدل کو ایک حصہ ملا اور آپ نے عورتوں اور بچوں کے لیے بھی حصہ مقرر کیا۔

(۴۷) باب الرَّضْخِ لِمَنْ يُسْتَعَانُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ عَلَى قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ

ذمی سے مشرکوں کے خلاف مدد لے کر ان کو تھوڑا سا مال عطیہ دینا

(۱۷۹۷۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ أَبُو يُوسُفَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : اسْتَعَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِيَهُودِ قَيْنُقَاعَ فَرَضَخَ لَهُمْ وَلَمْ يُسْهِمْ لَهُمْ.

(ج) تَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوكٌ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِّينَا قَبْلَ هَذَا فِي كَرَاهِيَةِ الاِسْتِعَانَةِ بِالْمُشْرِكِينَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعیف]

(۱۷۹۷۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنو قینقاع کے یہود سے مدد لی اور ان کو اس کا بدلہ کچھ مال عطیہ دیا لیکن ان کو حصہ مقرر کر کے نہیں دیا۔ یہ پہلے بھی بیان ہو چکی ہے۔

(۱۷۹۷۱) فَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- غَزَا بِنَاسٍ مِنَ الْيَهُودِ فَأَسْهَمَ لَهُمْ فَهَذَا مُنْقَطِعٌ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُنْقَطِعًا. [ضعیف۔ منقطع]

قَالَ الشَّافِعِيُّ :وَالْحَدِيثُ الْمُنْقَطِعُ عِنْدَنَا لاَ يَكُونُ حُجَّةً.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَرَوَى الْوَاقِدِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ فُطَيْرٍ الْحَارِثِيِّ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِعَشَرَةٍ مِنَ الْيَهُودِ مِنْ يَهُودِ الْمَدِينَةِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَهُمْ كَسُهْمَانِ الْمُسْلِمِينَ. وَهَذَا مُنْقَطِعٌ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

(۱۷۹۷۱) زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ یہودی لوگوں کو ساتھ ملا کر جہاد کیا ہے اور ان کا حصہ بھی مقرر کیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منقطع ہے اس لیے حجت نہیں ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: فطیر حارثی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے دس یہودیوں کو ساتھ لے کر خیبر کی طرف گئے اور ان کے لیے مسلمانوں کی طرح حصہ بھی مقرر کیا۔ یہ بھی منقطع ہے۔